

ڈاکٹر محمد یونس بٹ

ڈبل ٹربل

فہرست

ڈبل ٹربل 1

کردار	اداکار
سرمد	جاوید شیخ
ساجدہ	ماریہ واسطی
سویرا	فرح شاہ
عالی	اسمٰعیل تارہ
اور	اور
ٹیکسی ڈرائیور	نعیم بٹ

ان ڈور دن کا وقت

ساجدہ کا گھر

(سرمد کمرے میں ٹائی لگا رہا ہے۔ سین اوپن ہوتا ہے تو ٹائی کو کھینچتا ہے۔ یکدم گلا گھٹتا ہے۔ ٹائی اتار پھینکتا ہے اور Relax سا ہوتا ہے۔)

سرمد: ٹائی پہننے کا یہی فائدہ ہے کہ اتارتے ہوئے بڑا اچھا لگتا ہے۔

(کمرے میں سرمد کی بیوی ساجدہ آتی ہے۔ ساجدہ پڑھی لکھی، معصوم اور گھریلو بیوی ہے۔)

ساجدہ: یہ آپ نے کیا پہنا ہے!

سرمد: پہلے اس کو سوٹ کہتے تھے، آج کل کچھ اور کہتے ہیں؟ جان تم ہی تو کہتی ہو، یہ سوٹ مجھ پر بڑا سوٹ کرتا ہے۔

ساجدہ: میں نے یہ کب کہا؟

سرمد: اچھا دوسری نے کہا ہوگا... وہ میرا مطلب کسی دوسرے سوٹ کے بارے میں تم نے کہا ہوگا۔ چلو چھوڑو، یہ بتاؤ کراچی سے تمہارے لئے کیا لاؤں؟

ساجدہ: آپ کراچی جا رہے ہیں؟

سرمد: (خود کلامی) اس بار پتہ نہیں اسے کونسا شہر کہا ہے۔ (لاڈ سے) جان مذاق کر رہا تھا، ویسے میں کہاں جا رہا ہوں؟

ساجدہ: آپ نے اسلام آباد کا کہا تھا۔

سرمد: وہیں تو جا رہا ہوں۔ تم میرا کتنا خیال رکھتی ہو۔ (وہ خوش سی ہوتی ہے۔ سرمد خود کلامی کرتا ہے) بے وقوف بیوی بھی اللہ کی کتنی بڑی نعمت ہے۔ (وہ متوجہ ہوتی ہے) وہ میں کہہ رہا ہوں، مجھ جیسے بے وقوف کے لئے تم جیسی بیوی اللہ کی کتنی بڑی نعمت ہے۔

(یکدم موبائل کی گھنٹی بجتی ہے)

ہیلو! کون!

(دوسری طرف سویرا ہے، سرمد کی دوسری بیوی۔ ماڈرن اداکاری کی شوقین، معصوم اور سٹائلش ہے۔ گھر بھی سٹائلش ہے۔ گھر کے کسی کمرے سے بات کر رہی ہے۔)

سویرا: میری آواز نہیں پہچان رہے؟

سرمد: وہ آواز خراب ہے۔ اسی لئے پہچان نہیں سکا (ڈر کر) نہیں آپ کی آواز نہیں، میری آواز خراب ہے۔ اس لئے پہچان نہ سکا... جی.. جی.. جی.. جان!

ساجدہ: (سن کر متوجہ ہو کر) جان!

سرمد: (فون پر ہاتھ رکھ کر) وہ... نئی فلم بنا رہا ہوں، اس کا پروڈیوسر ہے.. جان محمد.. (فون پر) جی جان!

سویرا: یہ کون ہے تمہارے پاس!

سرمد: میرے پاس... (ساجدہ کو دیکھتا ہے۔ فون پر ہاتھ رکھ کر) وہ پاس کا پوچھ رہا ہے۔ ٹکٹ کی جگہ پاس دکھا کر سفر کرتے ہیں ناں ہم...

سویرا: (سن رہی ہے۔ پھر کہتی ہے) جہاز پر سوار ہو گئے!

سرمد: ہاں سوار ہوں....

ساجدہ: (دیکھ کر) کس پر سوار ہیں....

سرمد: (فون پر ہاتھ رکھ کر) وہ پروڈیوسر کہہ رہا ہے اداکاروں کے سر پر سوار رہنا۔ وہ رعب ڈالنا پڑتا ہے ناں ڈائریکٹر کو...

سویرا: میں آپ کو لینے ایئرپورٹ پہنچ رہی ہوں...

سرمد: کیا ایئرپورٹ.... (ساجدہ کو دیکھ کر فون پر ہاتھ رکھ کر) وہ پروڈیوسر پہنچ رہا ہے ایئرپورٹ (ساجدہ کو) تم جلدی کرو... بھئی جلدی کرو۔

ساجدہ: جلدی کروں (اٹھ کر کچھ جلدی جلدی جانے لگتی ہے، پھر واپس آتی ہے) پر کیا جلدی کروں؟

سرمد: او ہو تیاری! (ساجدہ سر ہلاتی ہے جیسے سمجھ آ گئی)

سویرا: کس چیز کی تیاری کی بات کر رہے ہو؟

سرمد: (فون پر) وہ جہاز اڑنے کی تیاری کر رہا ہے ناں... دل تو چاہتا ہے تمہاری آواز سنتا

رہوں۔ ہیلو! ہیلو!... لگتا ہے سگنل جا رہے ہیں... ہیلو ہیلو!

(ٹی وی پر جہاز اڑنے کا منظر ہے۔ سرمد فوراً موبائل وہاں رکھ کر ٹی وی کی آواز تیز کر دیتا ہے۔ جہاز کے روانہ ہونے کی آواز کٹ کر کے دکھاتے ہیں۔ سویرا کے کانوں میں شور کی آوازیں آتی ہیں۔)

سویرا: لگتا ہے جہاز ٹیک آف کر رہا ہے۔

ان ڈور — دن کا وقت

ساجدہ کا گھر

(ڈرائنگ روم میں سرمد انتظار کر رہا ہے، بے چینی سے پھر رہا ہے۔)

سرمد: میں نے اسے بیگ تیار کرنے کو کہا تھا، کہیں بیگ بنانے نہ بیٹھ گئی ہو۔ سویرا... نو! نو! یہ تو ساجدہ ہے... ساجدہ...

ساجدہ: جان تیاری ہو گئی۔

(وہ خود تیار ہو کر باہر جانے کے لئے آ کھڑی ہوتی ہے۔ سرمد دیکھ کر چونک جاتا ہے۔ ساجدہ سمجھتی ہے شاید میں اسے اچھی نہیں لگی۔)

ساجدہ: کیا میں پیاری نہیں لگ رہی؟

سرمد: اللہ کو پیاری لگ رہی ہو۔ میرا مطلب اتنی پیاری کہ جتنا بھی جھوٹ بولو، کم ہے۔ ویسے تمہیں تیار ہونے کی کیا ضرورت تھی! کوئی فرق نہیں پڑتا۔

ساجدہ: جی!

سرمد: مطلب میک اپ کے بغیر بھی تم بلا کی سی حسین ہو۔

ساجدہ: بلا کی سی حسین....

سرمد: بلا سی حسین، ویسے تم نے یہ تیاری کس سلسلے میں کی ہے؟

ساجدہ: میں تمہیں سی آف کرنے جاؤں گی۔

سرمد: سی آف... پر میں سمندر کے سفر پر نہیں جا رہا جو تم مجھے سی آف کرو گی۔ ایئر آف کر سکتی ہو۔

ساجدہ: میاں کو چھوڑنے بیویاں ایئرپورٹ نہیں جاتیں....

سرمد: میاں کو چھوڑنے جانا تو کورٹ میں چاہیے.... وہ مذاق کر رہا ہوں۔

ساجدہ: آپ نے خود ہی تو تیاری کرنے کا کہا تھا۔

سرمد: میں نے تو کہا تھا میرا بیگ تیار کر دو۔

ساجدہ: (جاتے ہوئے) وہ بھی کر دیتی ہوں۔ پر آج میں خود آپ کو ایئرپورٹ چھوڑنے جاؤں گی اور جہاز میں بٹھا کر آؤں گی۔

(ساجدہ جاتی ہے)

سرمد: جہاز میں بٹھا کر.... مر گئے.... ایئرپورٹ پر تو سویرا مجھے لینے آ رہی ہے۔ وہ سمجھ رہی ہے، میں کراچی سے آ رہا ہوں۔ اب کیا کروں.....

(فون کرتا ہے۔ دوسری طرف عالی فون اٹھاتا ہے جو سرمد کا دوست اور اسسٹنٹ بھی ہے۔ پروڈکشن ہاؤس کا دفتر ہے جس میں مختلف ایکٹروں اور فلموں کی تصویریں لگی ہیں۔ وہاں میز پر عالی سویا اٹھتا ہے۔ فون اٹھاتا ہے۔)

سرمد: اتنی دیر عالی کے بچے۔

عالی: میری تو شادی نہیں ہوئی میرے بچے کہاں سے ہوں گے، رانگ نمبر ہے۔

سرمد: عالی جلدی گھر آؤ، گڑبڑ ہو گئی۔

عالی: اچھا ہو گئی..... چلو کام ختم ہوا۔

سرمد: بات تو سن۔ میں ساجدہ کی طرف ہوں۔ وہ کہہ رہی ہے مجھے چھوڑنے ایئرپورٹ جائے گی۔ ادھر سویرا وہاں لینے پہنچی ہو گی۔ سوچو کیا کروں؟

عالی: دو شادیاں آپ نے کی تھیں، سوچیں.... ویسے سوچتے ہوتے تو کرتے کیوں۔

سرمد: فوراً پہنچ...

آؤٹ ڈور — دن کا وقت

سڑک کا منظر

(کوئی ایسی سڑک جس کے دونوں جانب گھر ہیں۔ سویرا کی گاڑی ایک گھر کے

سامنے آ کر رک جاتی ہے۔ وہ بار بار اسٹارٹ کرنے کی کوشش کرتی ہے۔)

سویرا: اسے بھی ابھی خراب ہونا تھا۔ سرمد کا جہاز ایئرپورٹ پر اتر چکا ہوگا۔ اب کیا کروں۔

ان ڈور   دن کا وقت

ساجدہ کا گھر

(ڈرائنگ روم کا منظر۔ وہاں بیگ رکھے سرمد کھڑا ہے۔ ساجدہ بھی تیار ہے۔ سرمد بہانے سے بیگ میں کچھ چیک کر رہا ہے اور عالی کا انتظار کر رہا ہے۔ بیل ہوتی ہے)

سرمد: حیرانی کی بات ہے عالی اتنی جلدی آ گیا۔

ساجدہ: دیکھتی ہوں کون ہے۔

سرمد: عالی ہوگا۔

ساجدہ: آپ کو کیسے پتہ وہ ہے؟

سرمد: وہ میرا خیال ہے۔ اتنی اونچی بیل وہی بجا سکتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں۔

(باہر سویرا کھڑی ہے۔ سرمد دروازہ کھولتے ہوئے)

سرمد: اتنی جلدی، تم نے تو کمال کر دیا.......

(کھولتا ہے۔ اس وقت سویرا کا دھیان ذرا اِدھر اُدھر ہے۔ سرمد فوراً دروازہ بند کر دیتا ہے۔ سویرا آواز سن کر دیکھتی ہے)

سویرا: بھئی دروازہ تو کھولیں۔

(اندر دکھاتے ہیں، سرمد گھبرایا کھڑا ہے۔)

ساجدہ: تم نے دروازہ نہیں کھولا، کون ہے؟

سرمد: وہ باہر... کوئی نہیں، کوئی نہیں۔

(بیل ہوتی ہے)

ساجدہ: تو بیل کیسے بج رہی ہے؟

سرمد: بجلی سے۔ بجلی سے ہی بجتی ہے.... وہ ہو سکتا ہے کوئی کمپنی کی چیزوں کی مشہوری کرنے والی ہو.... دروازہ نہ کھولنا۔

(پھر بیل ہوتی ہے۔ سرمد پریشان ہے۔)

سرمد: اسے پتہ تو نہیں چل گیا کہ یہ میرا گھر ہے۔

ساجدہ: کسے پتہ نہیں چل گیا؟ دیکھتی ہوں کون ہے؟

سرمد: نہیں وہ.... دروازہ نہیں کھولنا..... میرا مطلب ایسے ہی بے عزتی ہوگی۔

ساجدہ: بے عزتی کیوں ہوگی؟

سرمد: وہ ہم چیزیں نہیں خریدیں گے تو... بے عزتی ہوگی ناں....

ساجدہ: ہماری مرضی۔ کوئی زبردستی ہے۔ بیل پر بیل دیئے جا رہی ہے۔

سرمد: لگتا ہے کسی نے میرے خلاف سازش کی ہے۔

ساجدہ: بیل بجانے میں کیا سازش ہو سکتی ہے؟

سرمد: کہ ہمارا بل زیادہ آئے.... دیکھو، وہ دروازہ نہ کھولنا.....

(ساجدہ کھولتی ہے۔ سرمد گھبرا کر بیگ اٹھا کر سیڑھیوں سے اوپر بھاگتا ہے۔ اوپر چھپ کر سنتا ہے۔ دیکھتا ہے ساجدہ نے سویرا سے کچھ بات کی۔ سویرا کو اندر بلایا، وہ جھانک کر بچوں کی طرح نیچے دیکھ رہا ہے۔ ڈر رہا ہے کہ سویرا کو نظر نہ آ سکے۔ دونوں کی باتیں سننا چاہ رہا ہے۔)

سرمد: پتہ نہیں دونوں کیا باتیں کر رہی ہیں۔ یا اللہ اس بار بچا لے۔ اس کے بعد کبھی دوسری شادی نہیں کروں گا۔ کی بھی تو تیسری کروں گا۔

(پریشان ہو کر فرش پر بیٹھ جاتا ہے۔ ساجدہ اوپر آ کے اسے یوں دیکھ کر حیران ہوتی ہے۔ یہ شرمندہ ہو کر ورزش کا پوز بنا لیتا ہے)

سرمد: وہ... کیا پوچھ رہی ہے؟

ساجدہ: اس کی گاڑی خراب ہو گئی ہے۔ مدد کے لئے آئی ہے۔

سرمد: شکر ہے؟

ساجدہ: اس کی گاڑی خراب ہو گئی ہے، تم کہہ رہے ہو شکر ہے؟

سرمد: وہ میرا مطلب کوئی گڑبڑ نہیں۔ تم اخبار نہیں پڑھتیں، آج کل خواتین گھروں میں داخل ہو کر گڑبڑیں کر دیتی ہیں۔

ساجدہ: آپ ذرا اس کی گاڑی کو دیکھ لیں۔

سرمد: دیکھی ہوئی ہے۔

ساجدہ: جی؟

سرمد: وہ میرا مطلب ہے میں کسی غیر محرم کی گاڑی کیوں دیکھوں؟

ساجدہ: وہ اپنے میاں کو ایئرپورٹ لینے جارہی ہے۔ اس کی گاڑی اسٹارٹ ہو گئی تو ہم کو بھی ٹیکسی نہیں لینا پڑے گی۔ اس کے ساتھ ایئرپورٹ چلے جائیں گے۔

سرمد: جی! بالکل نہیں۔ میں اپنی بے عزتی برداشت نہیں کرسکوں گا۔ مطلب میری بے عزتی ہے کسی غیر سے لفٹ لوں۔

ساجدہ: اچھا اس کی گاڑی دیکھ تو لیں شاید آپ سے سٹارٹ ہو جائے۔

سرمد: اسے کہو تھوڑا دھکا لگوالے۔ بیٹری ڈلوائے سال تو ہو گیا، بیٹری ڈاؤن ہے۔

ساجدہ: آپ کو کیسے پتہ؟

سرمد: وہ مجھے ... نہیں پتہ۔ ویسے ہی کہہ رہا تھا۔ اسے کہو ساتھ جو مکینک ہے، اس سے بات کرے۔ میں اتنا بڑا ڈائریکٹر گاڑیوں کو دھکے لگاؤں وہ بھی گھر میں۔ باہر کی بات تو اور ہے۔

ساجدہ: اچھا!

ان ڈور — دن کا وقت

ساجدہ کا گھر

(ڈرائنگ روم کا منظر۔ وہاں سویرا بیٹھی ہے، ساجدہ آتی ہے)

سویرا: سوری آپ کو ڈسٹرب کیا۔

ساجدہ: کوئی بات نہیں۔ وہ میرے میاں کہہ رہے ہیں، بغل میں مکینک ہے۔

سویرا: کس کی بغل میں؟

ساجدہ: مطلب ساتھ والی سڑک پر۔

سویرا: ایک فون کرلوں۔ میرے میاں ایئرپورٹ پر انتظار نہ کر رہے ہوں۔

ساجدہ: آجائیں۔ میرے میاں نے بھی ایئرپورٹ جانا ہے ابھی۔ وہ اسلام آباد جارہے

ہیں۔ آجائیں ان سے بھی ملواتی ہوں۔

ان ڈور — دن کا وقت

بیڈ روم

(سرمد اور ساجدہ کے بیڈ روم کا منظر ہے۔ دیکھتا ہے ساجدہ سویرا کو ساتھ لئے اوپر آرہی ہے۔)

سرمد: مرگئے! یہ تو اسے اوپر لا رہی ہے۔ اب کیا کروں۔

(سرمد کو کچھ سمجھ نہیں آتی کہ کیا کرے۔ اِدھر اُدھر بھاگتا ہے۔ پھر باتھ روم میں جا چھپتا ہے)

سویرا: آپ کے میاں نظر نہیں آرہے؟

ساجدہ (بلند آواز) جان آپ کہاں ہیں؟

(باتھ روم میں سرمد کو سمجھ نہیں آتی، کیا کرے)

سرمد: (خود کلامی) بولا تو سویرا آواز ہی نہ پہچان لے۔

ساجدہ: جان آپ کہاں ہیں؟

(سرمد کو کچھ سمجھ نہیں آتی۔ وہ پانی چلا دیتا ہے تاکہ اس کی آواز سے پتہ چلے کہ وہ اندر ہے۔ اس کوشش میں اس سے شاور کھل جاتا ہے اور وہ بھیگنے لگتا ہے)

ساجدہ: (سویرا کو) کرلیں فون! لگتا ہے وہ باتھ روم میں ہیں۔

(سویرا فون کرتی ہے۔ سرمد باتھ روم کا شاور بند کرتا ہے تو موبائل کی بیل بجنے لگتی ہے۔ ساجدہ سنتی ہے کہ باتھ روم سے بیل کی آواز آتی ہے۔ سرمد گھبرا کر جلدی جلدی موبائل بند کر دیتا ہے۔)

سویرا: ابھی ایئرپورٹ کے اندر ہی ہیں، فون نہیں اٹھا رہے۔

(باتھ روم کے سوراخ سے دیکھتا ہے۔ اسے وہ دونوں باہر جاتی نظر آتی ہیں۔ یہ آرام سے دروازہ کھولتا ہے۔)

سرمد: چلی گئیں؟

(باہر نکلتا ہے۔ ساجدہ سامنے کھڑی ہے)

ساجدہ: یہ آپ نے کپڑے گیلے کرلئے؟

سرمد: وہ خود ہی شاور چل گیا! میں کپڑے بدل لوں۔

ساجدہ: بڑی اچھی خاتون ہے۔ کہہ رہی تھی کسی دن خاوند کے ساتھ آئے گی ملنے۔

سرمد: کیا؟ ہم نے نہیں ملنا کسی سے۔ میرا مطلب راہ چلتے تعلقات نہ بنایا کرو۔ جاؤ اسے بھیجو، مجھے ایئرپورٹ بھی پہنچنا ہے۔

ان ڈور — دن کا وقت

ڈرائنگ روم

(ساجدہ کے ڈرائنگ روم میں پریشان سویرا کھڑی ہے۔ باہر سے عالی اندر آتا ہے۔ یکدم سامنے سویرا کو دیکھ کر گھبرا جاتا ہے۔)

عالی: اوہو! میں بھابی سویرا کے گھر آگیا، مجھے تو دوسرے گھر جانا تھا۔ (جانے لگتا ہے۔ سوچ کر رکتا ہے) پر یہ تو ساجدہ بھابی کا گھر ہے۔

سویرا: عالی بھائی آپ یہاں کیسے؟

عالی: وہ بھابی... آپ بتائیں۔ خیر تو ہے۔ (خود کلامی) لگتا ہے آج سرمد کی خیر نہیں۔

سویرا: عالی میں بہت پریشان ہوں۔

عالی: میاں کی دوسری بیوی کا پتہ چلے تو پریشانی تو ہوتی ہے۔

سویرا: ہیں تم کس کی باتیں کر رہے ہو۔ میں سرمد کو لینے ایئرپورٹ جا رہی تھی۔

عالی: اس گھر سے شارٹ کٹ ہے؟

سویرا: وہ میرا ایئرپورٹ پر انتظار کر رہے ہوں گے۔

عالی: وہ ایئرپورٹ پر (عالی ہنستا ہے، وہ چونکتی ہے) وہ میرا مطلب واقعی انتظار کر رہے ہوں گے۔

سویرا: تم کیسے آئے، میری باہر گاڑی دیکھ لی ہو گی۔

عالی: ہاں وہ آپ کی گاڑی دیکھ لی... ویسے آپ نے گاڑی کہاں کھڑی کی ہے؟

سویرا: کیا مطلب؟

ساجدہ: (آتی ہے) عالی تم کیسے آئے؟

عالی: وہ میں... وہ... ویسے ہی....

ساجدہ: یہ میرے میاں کے دوست ہیں۔

سویرا: میرے میاں کے بھی دوست ہیں۔

عالی: ایک ہی تو میرا پکا دوست ہے۔

ساجدہ: ایک کیسے ہوا، دو ہوئے۔ ایک اس کا میاں، ایک میرا۔

عالی: خواتین کا حساب بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ میرا مطلب آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں... غلط میں بھی نہیں کہہ رہا۔ (سویرا کو) وہ بھابی آپ پریشان نہ ہوں۔ پریشان تو وہ اندر ہو رہا ہو گا۔

سویرا: اندر!

عالی: مطلب ایئرپورٹ کے اندر... میں آپ کی گاڑی دیکھتا ہوں۔ ذرا ان کے میاں کی حالت دیکھ آؤں۔

ساجدہ: ہیں ان کی حالت کو کیا ہوا! ہو سکتا ہے کچھ ہوا ہی ہو... سوٹ سمیت نہا رہے تھے۔

عالی: میں پتہ کرتا ہوں۔ ان حالات میں ڈبل.... نمونیا ہو جاتا ہے۔

ان ڈور — دن کا وقت

بیڈ روم

(سرمد پریشان بیڈ روم میں ہے۔ اندر عالی آتا ہے تو وہ فوراً دروازہ بند کر لیتا ہے)

سرمد: اتنی دیر لگا دی۔ اتنی دیر میں تو میں.....

عالی: شادی کر لیتا ہوں!

سرمد: عالی! یار کچھ کرو!

عالی: پہلے بھی کہہ چکا ہوں، شادی نہیں کروں گا۔

سرمد: یہ بتاؤ، اب میں کیا کروں؟

عالی: دونوں بیویاں نیچے ہیں۔ دو بیویوں کو زیادہ دیر اکٹھے نہیں چھوڑنا چاہیے کیونکہ خاوندوں کے علاوہ ان کے پاس گفتگو کا کوئی موضوع نہیں ہوتا اور اگر دونوں کو پتہ چل گیا، دونوں کا موضوع ایک ہی ہے تو پھر.....

سرمد: کچھ سوچو بھی! بیٹری نئی ڈلوا دی ہوتی تو گاڑی خراب ہوتی نہ یہاں وہ رکتی۔

عالی: میرا خیال ہے تمہارے خلاف بیٹری والوں نے سازش کی ہے۔

سرمد: جلدی کرو کچھ!

عالی: شادی تو ہے نہیں جو منٹ میں کر لی جائے۔ سوچنے کا کام ہے۔ (سوچتے ہوئے) نیچے وہ ہیں، تم کسی اور سمت سے ایئرپورٹ بھاگ جاؤ۔ میں سنبھال لوں گا۔

سرمد: گھر سے باہر جانے کا ایک ہی راستہ ہے!

عالی: نیا راستہ بنوانے کے لئے میں محکمے کو درخواست دے دیتا ہوں۔ تب تک تم خود کچھ سوچو۔

سرمد: کہاں سے بھاگوں.....

ان ڈور — دن کا وقت

ڈرائنگ روم

(ڈرائنگ روم میں سویرا اور ساجدہ بیٹھی ہیں)

سویرا: میرے میاں تو اسلام آباد شوٹ کرنے گئے ہیں۔

ساجدہ: کس کو شوٹ کرنے گئے ہیں۔ پولیس میں ہیں؟

سویرا: ماڈلز کو!

ساجدہ: ماڈلز نے کوئی گڑبڑ کی ہو گی۔

سویرا: جی! میرے میاں اشتہاری فلمیں بناتے ہیں۔

ساجدہ: میرے میاں بھی اشتہاری ہیں۔

سویرا: جی؟

ساجدہ: اشتہاری فلمیں بناتے ہیں۔ بڑے مشہور ہیں۔ میں آپ کو اپنی شادی کی تصویر دکھاتی ہوں۔

(عالی یہ سنتا ہے، ساجدہ تصویر لینے جاتی ہے)

عالی: سرمد! اب نہ بچا!

سویرا: کیا ہوا سرمد کو؟

عالی: کچھ نہیں وہ ایئرپورٹ پر ویٹ کر رہا ہو گا۔

سویرا: مسافروں کا بھی ویٹ کرتے ہیں۔ میں سمجھی صرف سامان کا ہی کرتے ہیں۔

عالی: میرا مطلب آپ کا راستہ دیکھ دیکھ کر اس کی آنکھیں رہ گئی ہوں گی۔

سویرا: صبح میری اس سے بات ہوئی تھی۔ اس نے تو نہیں بتایا کہ اسے کوئی آئی پرابلم ہے۔

عالی: جلدی کریں۔ ایئرپورٹ چلیں، یہاں سرمد ضائع ہو جائے گا۔ میرا مطلب وقت ضائع ہو گا۔ چلیں۔

سویرا: گاڑی تو خراب ہے۔ وہ اپنی شادی کی تصویر مجھے دکھانے لگی ہیں۔ وہ دیکھ لیں، پھر چلتے ہیں۔

عالی: وہ تصویر آپ نے پہلے بھی کئی بار دیکھی ہے۔

سویرا: میں نے دیکھی ہے۔

عالی: میرا مطلب سارے خاوند ایک سے ہی ہوتے ہیں۔

ساجدہ: یہ ہے میرے میاں کی تصویر۔ کتنے شرما رہے ہیں۔

عالی: حالانکہ شرمندہ ہونا چاہیے۔ اب کیا کروں، اب تو گڑبڑ ہو گئی۔ وہ بھابی وہ یہ...

(دونوں دیکھنے لگتی ہیں۔ عالی کو کچھ سمجھ نہیں آتی۔ یکدم عالی کچھ سوچ کر)

عالی: بھابی وہ چھپکلی... وہ آپ کے پاؤں میں... وہ آپ کی جوتی پر چڑھ گئی۔ آپ کے کپڑوں پر.... سویرا بھابی باہر کو بھاگیں..... وہ.... وہ آپ کے پیچھے ہے۔

(وہ اچھلنے لگتی ہیں۔ ساجدہ تصویر سمیت ٹیبل پر چڑھ گئی ہے۔ سویرا کو ڈرا کر عالی باہر لے جاتا ہے اور دروازہ بند کر دیتا ہے۔ پھر کھول کر ساجدہ کو)

عالی: (ساجدہ کو) اچھا بھابی ان کو دھکا مار کے.... میرا مطلب ان کی گاڑی کو دھکا مار کر میں ابھی آیا۔

---

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

آؤٹ ڈور — دن کا وقت

گھر کا پچھواڑہ

(گھر کے اس پائپ سے جو اوپر کی منزل سے نیچے باہر سڑک پر آتا ہے، سرمد اتر رہا ہے۔ وہ پائپ سے بیگ گلے میں لٹکائے اتر رہا ہے۔ ادھر کیمرہ دکھاتا ہے۔ سڑک پر عالی سویرا کی گاڑی کو دھکا لگا رہا ہے۔ دھکا لگا کر وہ گاڑی کو وہیں لے آتا ہے جہاں سرمد پائپ سے اتر رہا ہے۔)

سرمد: شادی اور خودکشی میں یہی فرق ہے کہ خودکشی میں پھر بھی کوئی چوائس ہوتی ہے۔ نیچے گرنے والا ہے اور یکدم دیکھتا ہے نیچے سویرا کی گاڑی ہے۔ عالی دھکا لگا رہا ہے)

سرمد: اونو! اب کیا کروں.... اوپر جانا ہوگا۔

(واپس اوپر جانے لگتا ہے)

سویرا: سٹارٹ تو ہوئی تھی!

عالی: خود موج کر رہا ہوگا مصیبت مجھے.....

سویرا: کیا مطلب!

عالی: مطلب یہ بیٹری والا خود موج کر رہا ہوگا۔

(سرمد درمیان میں لٹکا شی شی کر کے عالی کو متوجہ کرنا چاہتا ہے)

عالی: یہ شی شی کون کر رہا ہے۔ مجھے تو کوئی کر نہیں سکتا، میں تو شی ہوں ہی نہیں۔ (یکدم دیکھ کر) ہیں یہ تو وہ ہے اوپر.....

سویرا: کون ہے اوپر......

عالی: (فوراً ڈرائیونگ سیٹ کے پاس کھڑا ہو کر عالی سویرا سے سرمد کو چھپاتا ہے) وہ... وہ ہیٹ والی سوئی اوپر ہے۔)

سویرا: یہ تو زیرو پر ہے۔

عالی: وہی تو کہہ رہا ہوں، زیرو پر نہیں ہونی چاہیے، اوپر ہونی چاہیے۔ میں دھکا لگاتا ہوں۔

سویرا: پیچھے سے دھکا لگاؤ۔

عالی: وہ اوپر چلا جائے پھر.... میرا مطلب سوئی اوپر چلی جائے۔ (سرمد کو دیکھ کر) یہ ابھی تک لٹک رہا ہے!

سویرا: کون لٹک رہا ہے؟

عالی: وہ یہ جو آپ نے مرر پر لٹکایا ہوا ہے، ابھی تک لٹک رہا ہے۔

(اندر گاڑی کے مرر پر کوئی ڈیکوریشن پیس لٹک رہی ہے)

عالی: (اونچی) جلدی کرو!

سویرا: کیسے کہہ رہے ہو؟

عالی: وہ گاڑی کو.... گاڑی کو.... چلا گیا! شکر ہے۔

(دھکا لگاتا ہے)

ان ڈور — دن کا وقت

سرمد کا کمرہ

(وہاں وہ کھڑکی سے کمرے میں واپس آ رہا ہے۔ ساجدہ دیکھ لیتی ہے۔)

سرمد: وہ عالی نے ٹیکسی روکی ہے، بڑی مشکل سے روکی ہے!

ساجدہ: مشکل سے روکی ہے، ٹیکسی کی بریکیں نہیں تھیں لیکن آپ کھڑکی سے جھک کر کیا کر رہے تھے؟

سرمد: وہ دیکھ رہا تھا ٹیکسی کی کنڈیشن تو ٹھیک ہے۔ میں چلتا ہوں، عالی مجھے چھوڑ کر آ رہا ہے!

ساجدہ: مجھے ایئرپورٹ آپ کو چھوڑنے جانا تھا۔

سرمد: میرا دل نہیں چاہتا۔ میری اتنی پیاری بیوی واپس ٹیکسی میں آئے۔ اسلام آباد سے آ کر تمہیں بھی میرا مطلب تمہیں بھی چھوٹی سی گاڑی لے دوں گا۔ (ہاتھ سے سائز کا اشارہ کرتا ہے، کھلونا گاڑی جتنا۔ ساجدہ دیکھتی ہے تو ہاتھ کے اشارے سے سائز بڑا کر دیتا ہے) پھر تم خود ڈرائیو کر کے مجھے چھوڑنے جایا کرنا۔ اپنی گاڑی میں تم کتنی حسین لگو گی!

ساجدہ: آپ کو میں اتنی پیاری لگتی ہوں؟

سرمد: دل کرتا ہے گھنٹوں تمہیں سامنے بٹھا کر آنکھیں بند کر کے دیکھتا رہوں۔

ساجدہ: جی!

سرمد: مطلب تمہاری آنکھیں بند کر کے دیکھتا رہوں۔ وہ جان، میں جاؤں۔ ٹیکسی روکی ہے عالی نے، چلی نہ جائے۔

ساجدہ: جائیں، اپنا خیال رکھنا۔ اسلام آباد سے مجھے فون کرنا۔

سرمد: تمہیں فون کرنے اسلام آباد جاؤں..... اچھا ہاں اسلام آباد ہی تو جا رہا ہوں۔ سب سے پہلے وہاں جا کر فون کروں گا۔ او کے۔ بائے۔

(خوش ہوتی ہے، شرماتی ہے)

آؤٹ ڈور — دن کا وقت

سڑک کا منظر

(وہاں سرمد کھڑا ہے بیگ لے کر۔ اِدھر اُدھر دیکھ رہا ہے)

سرمد: اوہو! آج کوئی ٹیکسی ہی نہیں مل رہی۔ کسی سے لفٹ نہ لے لوں۔ گاڑی آ تو رہی ہے۔

(کیمرہ دکھاتا ہے، یہ وہ گاڑی ہے جسے سویرا چلا رہی ہے۔ عالی بھی بیٹھا ہے۔ پاس سے گزرتے ہیں تو سرمد آگے آ کے لفٹ کے لئے کہتا ہے۔ سویرا تھوڑا سا آگے جا کر)

سویرا: یہ سڑک پر کوئی سرمد جیسا تھا۔

عالی: وہی تھا!

سویرا: جی!

عالی: وہ میرا مطلب کوئی ویسا ہی ہوگا۔ کل میں نے شیشے میں دیکھا، مجھے اس میں اپنے جیسا بندہ نظر آیا۔ بندے ایک جیسے ہی ہوتے ہیں۔

سویرا: لفٹ مانگ رہا ہے، بٹھا نہ لیں۔ (روکتی ہے گاڑی)

عالی: بالکل نہیں۔ لفٹ کے بہانے یہ لوگ سوار ہو کر لوٹ لیتے ہیں، جلدی گاڑی چلائیں۔

سویرا: ہاں! سرمد ایئرپورٹ پر انتظار کر رہا ہوگا۔

عالی: ٹیکسی ملے گی تو پہنچے گا!

سویرا: جی!

عالی: میرا مطلب ٹیکسی لے کر سرمد گھر نہ چلا جائے۔ میرا خیال ہے دوسری سڑک سے چلتے ہیں۔ ادھر سے گھر کو شارٹ کٹ ہے۔

سویرا: پر اس راستے سے تو ہم دیر سے ایئرپورٹ پہنچیں گے۔

عالی: یہی تو چاہتا ہوں۔ میرا مطلب وہ گھر جا رہا ہو تو راستے میں ہم اسے دیکھ لیں، یہی چاہتا ہوں۔

آؤٹ ڈور — دن کا وقت

بتی والا چوک

(ٹیکسی اشارے پر رکی ہے۔ سرمد اس ٹیکسی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھا ہے۔)

سرمد: اور تیز چلاؤ جہاز پکڑنا ہے۔

ڈرائیور: جہاز پکڑنا ہے؟ میرے پاس فلائنگ لائسنس نہیں اور ریڈ لائٹ پر میں گاڑی نہیں چلاتا۔

سرمد: ریڈ لائٹ بھی تب ہونا تھی جب جلدی ہو۔

(یکدم سرمد کی ساتھ والی گاڑی پر نظر پڑتی ہے۔ اس میں عالی اور سویرا ہیں۔ وہ بھی ساتھ رکی ہے۔ سرمد کو نہیں پتا عالی دیکھتا ہے)

عالی: اب مرے! نیچے ہو جاؤ!

سویرا: کیسے کہہ رہے ہو؟

عالی: وہ کسی کو نہیں، وہ گاڑی میں مکھی ہے!

(ٹیکسی میں ڈرائیور دیکھتا ہے۔ عالی عجیب حرکتیں کر رہا ہے۔ سویرا بھی گھبراتی ہے)

ڈرائیور: یہ ساتھ والی گاڑی میں کیا ہے۔ بندہ عجیب حرکتیں کر رہا ہے۔ لگتا ہے شہد کی مکھی ہوگی۔

(یکدم سرمد دیکھتا ہے تو عالی کو پا کر فوراً یہ بھی چھپ جاتا ہے)

ڈرائیور: تم بھی لیٹ گئے۔ میری گاڑی میں بھی مکھی ہے کیا؟

(ڈرائیور بھی نیچے ہوتا ہے۔ پیچھے سے ہارن بجنے لگتے ہیں)

آؤٹ ڈور — دن کا وقت

ایئرپورٹ کی پارکنگ

(وہاں گاڑی کھڑی کر کے سویرا اور عالی نکلتے ہیں)

عالی: آپ یہاں ٹھہریں، میں سرمد کو لے کر آتا ہوں۔

سویرا: ایئرپورٹ ادھر ہے، آپ کدھر جا رہے ہیں؟

عالی: ٹیکسی تو ادھر آنی ہے.... میرا مطلب پتہ کر کے آتا ہوں۔

(سویرا کی گاڑی کے پاس ٹیکسی آ کے رکتی ہے۔ سویرا نے نہیں دیکھا۔ سرمد باہر نکلتا ہے)

عالی: (دیکھ کر) مر گئے، اسے بھی یہاں اترنا تھا۔

سویرا: سرمد آپ!

سرمد: اونو! اس نے دیکھ لیا.... اب کیا ہوگا؟

عالی: آپ ہمارا انتظار تو کر لیتے، ٹیکسی لینے لگے تھے!

سویرا: یہ تو اتر رہے تھے؟

سرمد: نہیں میں تو بیٹھ رہا تھا۔ آپ نے دیر جو کر دی۔

سویرا: سوری جان مسئلہ ہو گیا تھا! گاڑی خراب ہو گئی تھی۔

سرمد: پتہ ہے مجھے.... وہ میرا مطلب میرا خیال تھا، یہی ہوا ہوگا۔

سویرا: چلیں۔

(عالی ٹیکسی سے سامان نکال لیتا ہے۔ یہ جانے لگتے ہیں)

ڈرائیور: وہ میرا کرایہ تو دے دیں۔

سویرا: کس بات کا کرایہ گئے تو ہیں نہیں، کیوں جان؟

سرمد: ہاں اور کیا! چلو بیگم۔

ڈرائیور: گئے نہیں آئے تو ہیں۔

(سرمد سب سے چھپا کر ہاتھ پیچھے کر کے اسے پانچ سو کا نوٹ پکڑا دیتا ہے۔ جا کے گاڑی میں بیٹھتے ہیں۔ سویرا ڈرائیونگ سیٹ پر ہے۔ ساتھ سرمد بیٹھا ہے۔ پیچھے عالی ہے)

سرمد: شکر ہے! بچ گیا!

سویرا: کس سے بچ گیا!

عالی: وہ اس کا جہاز ڈوبنے لگا تھا!

سویرا: ڈوبنے لگا تھا.... یہ تو بائی ایئر آئے ہیں۔

(یکدم باہر سے شیشے پر کوئی دستک دیتا ہے۔ سویرا شیشہ نیچے کرتی ہے۔ یہ ٹیکسی ڈرائیور ہے۔)

ڈرائیور: یہ لیں جی چار سو بقایا!

سویرا: کس چیز کا بقایا؟

سرمد: عجیب پاگل ڈرائیور ہے۔ پہلے پیسے مانگ رہا تھا، اب دے رہا ہے۔ چلو سویرا۔

ڈرائیور: جی!

(گاڑی چلتی ہے۔ ڈرائیور حیران کھڑا ہے۔ سرمد اسے آنکھ مار کر اشارہ کرتا ہے۔ بقایا رکھ لو۔ ڈرائیور بہت خوش ہو جاتا ہے اور ٹیلپ چلتے ہیں)

☆....☆..☆

ڈبل ٹربل 2

کردار	اداکار
سرمد	جاوید شیخ
ساجدہ	ماریہ واسطی
سویرا	فرح شاہ
عالی	اسمٰعیل تارہ
بدر	جاوید رضوی
مسز بدر	عصمت صوفی

ان ڈور　　　　دن کا وقت

ساجدہ کا گھر

(ناشتے کی میز پر سرمد بیٹھا ہے۔ ساجدہ ناشتہ لاتی ہے)

ساجدہ: آج میری پسند کا سپیشل ناشتہ ہے۔

سرمد: بڑے پائے ہوں گے تاکہ میں بڑے پائے کا ڈائریکٹر بن سکوں۔

ساجدہ: کیا آپ کو نہیں پتہ مجھے یہ پسند نہیں....

سرمد: (خود کلامی) یاد آیا وہ تو سویرا کو پسند ہیں۔ وہ میرا مطلب مذاق کر رہا تھا۔ تمہیں تو (ناشتہ دیکھ کر) انڈہ فرائی پسند ہے میری طرح۔ مجھے تو شروع سے انڈہ اتنا پسند ہے کہ سکول میں بھی مجھے انڈہ ہی ملتا تھا.... امتحانوں میں....

(ناشتہ شروع کرتا ہے)

ساجدہ: (سوچ رہی ہے) یہ تو کچھ کہہ ہی نہیں رہا۔ لگتا ہے اسے میری برتھ ڈے یاد نہیں۔ (سرمد کو) سرمد تم کچھ بھول نہیں رہے؟

سرمد: (چونک کر) وہ میں... ہاں یاد آیا۔ (ساجدہ خوش ہوتی ہے جیسے اس کی برتھ ڈے یاد آ گئی) وہ میں تو نمک کے بغیر ہی فرائی کھا رہا تھا۔

ساجدہ: جی! (کچھ دیر بعد) وہ سرمد! آج کی ڈیٹ....

سرمد: آج ڈیٹ۔ نہیں نہیں، کوئی ڈیٹ نہیں۔ شادی کے بعد کبھی ڈیٹ پر نہیں گیا۔ قسم لے لو۔

ساجدہ: جی!... وہ میرا مطلب تھا آج کیا ڈیٹ ہے؟

سرمد: اچھا! میں سمجھ گیا (سمجھتی ہے اسے پتہ چل گیا، شرماتی ہے) تمہیں ڈیٹ جاننے میں مشکل ہوتی ہے، آتے ہوئے کیلنڈر لے آؤں گا۔

ساجدہ: جی! میرا مطلب! آج کے دن کیا خاص ہوا تھا؟

سرمد: آج کے دن..... امریکیوں نے ہیروشیما پر ایٹم بم پھینکا تھا۔

ساجدہ: اور کچھ نہیں ہوا تھا کیا؟

سرمد: اور بھی کئی حادثے ہوئے ہوں گے۔ بری باتیں میں ویسے بھی یاد نہیں رکھتا۔
اوکے، مجھے جلدی ہے۔
(جانے لگتا ہے، سوچتی ہے)

ساجدہ: (سوچ کر) ابھی جاتا ہوا مڑ کر دیکھے گا اور ہیپی برتھ ڈے کہے گا... مڑ کر دیکھ نہیں رہا۔
(سرمد دروازے سے باہر چلا جاتا ہے۔ پھر دروازہ کھول کر اندر سر کرتا ہے۔
ساجدہ خوش ہو جاتی ہے)

سرمد: وہ مجھے کہنا تھا....

ساجدہ: (پیار سے) کہو ناں.....

سرمد: میں آج گھر دیر سے آؤں گا۔

ساجدہ: کیا؟

ان ڈور — دن کا وقت

دفتر کا منظر

(وہاں سرمد داخل ہوتا ہے۔ کیمرہ حسین لباس دکھاتا ہے۔ لگتا ہے کوئی حسینہ ہے لیکن جب کیمرہ چہرے پر آتا ہے تو یہ عالی پوز بنائے ہے۔ ایسے پیچھے کھڑا ہے جیسے اسی نے لباس پہنا ہوا ہے۔ حالانکہ سامنے لٹکایا ہوا ہے، پیچھے وہ کھڑا ہے)

سرمد: اچھا سوٹ آ گیا! کیا کر رہے ہو؟ پتہ ہے یہ پچاس ہزار کا ہے؟

عالی: اچھا، اس کی جیب کہاں ہے؟

سرمد: کیا مطلب؟

عالی: یہ اسی صورت میں پچاس ہزار کا ہو سکتا ہے۔ اگر اس کی جیب میں 49 ہزار ہوں۔

سرمد: ملک کی سب سے بڑی ڈریس ڈیزائنر نے بنایا ہے یہ... تم نے یہاں کیوں لٹکایا ہے؟

عالی: یہاں اسے بنانے والی کو لٹکانا ہے۔ ویسے جہاں تک مجھے علم ہے، اشتہار تو بسکٹ کا ہے۔

سرمد: یہ پہن کر سپر سٹار چمکیلی بسکٹ کھائے گی تو دیکھنے والے سمجھیں گے۔ یہ بسکٹ کھانے سے وہ بھی حسین لگیں گے۔ اسے گھر دے آؤ، کہنا احتیاط سے رکھیں۔

(عالی لباس لے کر لہرا کر چلتا ہے) احتیاط سے گرنا نہیں چاہیے!

عالی: میرا نام کونسا اخلاق ہے جو مجھ سے گر گیا تو لوگ کہیں گے، اخلاق سے گرا ہوا ہے۔
(سرمد گھور کر دیکھتا ہے۔ عالی لباس اسی طرح لٹکائے لے جاتا ہے)

ان ڈور — دن کا وقت

ساجدہ کا گھر

(ڈرائنگ روم میں ساجدہ اور اس کی امی مسز بدر اور والد بدر موجود ہیں۔ ان کے تحفے ساجدہ دیکھ رہی ہے)

ساجدہ: تھینک یو امی!

مسز بدر: سرمد نے برتھ ڈے پر کیا گفٹ دیا؟

ساجدہ: گفٹ! اسے تو یہ بھی یاد نہیں، میری کونسی برتھ ڈے ہے؟

بدر: اچھا خاوند وہی ہوتا ہے جیسے صرف برتھ ڈے کا دن یاد رہے۔ یہ بھول جائے کونسی برتھ ڈے ہے۔

مسز بدر: سرمد بھی تمہارے باپ پر گیا ہے۔ انہیں تو شادی کی سالگرہ بھی بھول جاتی تھی۔

بدر: بھول کو بھول جانا چاہیے۔

مسز بدر: کیا مطلب، مجھ سے شادی کر کے تم نے بھول کی؟

بدر: پہلے سوچتا تھا لیکن اب سوچتا ہوں، اچھا کیا۔ شادی کا بڑا فائدہ ہوتا ہے، بندے کو لڑنے کے لئے گھر سے باہر نہیں جانا پڑتا.... ویسے ساجدہ تمہاری امی کی ہر برتھ ڈے پر میں اسے کار کی چابی دیتا تھا۔

مسز بدر: ہاں کار کی کئی چابیاں بنوائی ہوئی تھیں۔ ایک چابی ہر بار دے دیتے، گاڑی آج تک نہیں لے کر دی۔

بدر: محبت کی وجہ سے لے کر نہیں دی۔ مجھے پتہ تھا، گاڑی بھی یوں چلاؤ گی جیسے گھر چلاتی ہو، حادثہ ہو گا اور یہ زخمی ہو جائے گی تو مجھ سے دیکھا نہ جائے گا۔
(بیل ہوتی ہے۔ ساجدہ کھولتی ہے، عالی اندر آتا ہے۔ سوٹ دیتا ہے)

عالی: یہ سوٹ سرمد نے دیا ہے۔ ملک کی سب سے بڑی ڈریس ڈیزائنر کا بنا ہوا ہے۔ دروازہ بند کرلیں، بہت قیمتی ہے۔

ساجدہ: کیا!

(عالی جاتا ہے۔ سوٹ پکڑے ساجدہ کو ماں باپ دیکھتے ہیں)

ساجدہ: امی سرمد نے بھیجا ہے۔ میں ایسے ہی سوچ رہی تھی۔ (شرما کر) وہ تو مجھے سرپرائز دینا چاہتے تھے۔

بدر: میری طرح، میں بھی تمہاری ماں کو سرپرائز گفٹ دیا کرتا تھا۔

مسز بدر: میں گفٹ پیک کھولتی تو اندر سے سرپرائز ہی نکلتا اور کچھ نہ نکلتا۔ (سوٹ دیکھ کر) بڑا قیمتی ہوگا۔

ساجدہ: میں سرمد کو تھینک یو تو کہہ دوں۔

ان ڈور — دن کا وقت

سرمد کا دفتر

(وہاں عالی موجود ہے۔ فون کی گھنٹی بجتی ہے۔ سرمد اٹھا کر بڑے سٹائل سے بولتا ہے۔ یکدم بیگم کی آواز سن کر برا سا منہ بناتا ہے)

ساجدہ: (شرما کر) بڑی محبت سے بول رہے ہیں!

سرمد: وہ میں سمجھا کوئی اور ہے.... وہ میرا مطلب مجھے پتہ تھا، کوئی اور نہیں تم ہو اس لئے....

ساجدہ: سرمد میں سمجھتی تھی تمہیں میری برتھ ڈے بھول گئی....

سرمد: کیسے بھول سکتی ہے۔ ویسے کب ہے تمہاری برتھ ڈے؟

ساجدہ: مذاق نہ کرو۔

سرمد: (فون پر ہاتھ رکھ کر) مجھے پتہ ہے کب ہے تمہاری برتھ ڈے۔ (ڈائری ڈھونڈ کر کھولتا جاتا ہے) کب ہے! کب ہے! ہاں یکم اپریل کو ہے۔

ساجدہ: (غصے سے) کیا!

سرمد: اوہو، یہ تو دوسری کی ہے۔ وہ میرا مطلب مذاق کر رہا تھا....

ساجدہ: امی ابا گفٹ لے کر آئے ہیں۔

سرمد: (خود کلامی) او یاد آ گیا۔ اس کی تو آج برتھ ڈے ہے۔ وہ ہیپی برتھ ڈے ٹو یو...

ساجدہ: گفٹ کا شکریہ ادا کرنے کے لئے فون کیا تھا۔

سرمد: اچھی طنز ہے۔ وہ گفٹ بھی دوں گا، ضرور دوں گا.... میں آج جلدی آجاؤں گا۔

(فون بند کرتا ہے)

سرمد: عالی بال بال بچ گئے۔

عالی: اس عمر میں اور کچھ بچے نہ بچے، بال ضرور بچنے چاہئیں۔

سرمد: مجھے یاد ہی نہیں تھا آج ساجدہ کی سالگرہ ہے۔ عجیب حافظہ ہے، سالگرہ یاد رہے تو یہ بھول جاتا ہے کس کی ہے۔ بتاؤ تحفہ کیا لے جاؤں؟

عالی: تحفہ تو عمر کے حساب سے دینا چاہیے!

سرمد: بیوی کی عمر کے حساب سے یا اپنی عمر کے حساب سے۔ پچھلی دو سالگروں پر تو ہیرے کی انگوٹھیاں دیتا رہا ہوں۔

عالی: تو اس پر کار دے دو۔

سرمد: کاریں نقلی ملتی ہوتیں تو وہ بھی لے دیتا....

عالی: سونے کی کوئی چیز لے دو۔

سرمد: ابھی پچھلے ہفتے سونے کی گولیاں لے کر دی تھیں اسے۔

عالی: تو ویٹنگ مشین لے دو۔

ان ڈور — دن کا وقت

ساجدہ کا گھر

(ڈرائنگ روم میں سرمد گفٹ پیک رکھ کر سسر ساس کی طرف آتا ہے)

بدر: سرمد آ گئے۔ ابھی تمہاری تعریف ہو رہی تھی!

سرمد: (خود کلامی) تعریف! میری!

مسز بدر: تم جیسا داماد قسمت والوں کو ملتا ہے!

سرمد: (خود کلامی) لگتا ہے مجھ سے کچھ گڑبڑ ہو گئی۔ زیادہ ہی تعریفیں نہیں ہو رہی ہیں۔

بدر: تمہاری چوائس بہت اچھی ہے۔

سرمد: آپ نے کہاں دیکھ لی میری چوائس....

مسز بدر: تمہارے گفٹ سے پتہ چلتا ہے۔

سرمد: جی! آپ نے میرا گفٹ دیکھ بھی لیا!

مسز بدر: تم میری بیٹی کا بہت خیال رکھتے ہو۔

سرمد: مجھے سویرا بہت عزیز ہے۔ مطلب عزیز بہت ساجدہ ہے۔ وہ ساجدہ بہت عزیز ہے۔

مسز بدر: کتنا قیمتی ہے تمہارا تحفہ!

سرمد: جی! (خود کلامی) انہیں پتہ تو نہیں چل گیا۔ چھ سو کی ویٹنگ مشین لایا ہوں۔

مسز بدر: ساجدہ بھئی آجاؤ، سرمد آ گیا ہے۔ وہ تیار ہو رہی ہے۔

(کیمرہ دکھاتا ہے۔ سیڑھیوں سے ساجدہ اترتی ہے۔ اتنی دیر میں باہر سے دو تین اس کی سہیلیاں آجاتی ہیں۔ ساجدہ اترتی ہے تو اس نے وہی سوٹ پہن رکھا ہے جو سرمد نے گھر بھجوایا تھا۔ ساجدہ سٹائل سے اتر رہی ہے)

سرمد: وہ تم نے یہ سوٹ پہن لیا!

ساجدہ: اچھی لگ رہی ہوں ناں۔

سرمد: پر یہ سوٹ تو....

(دو تین خواتین آتی ہیں)

سلمٰی: ہیلو ساجدہ! بہت پیاری لگ رہی ہو۔

ساجدہ: سرمد نے یہ سوٹ مجھے برتھ ڈے پر گفٹ دیا ہے۔

سرمد: جی! وہ.... یہ تو....

مسز بدر: سرمد ہمیشہ قیمتی قیمتی گفٹ دیتا ہے، کیوں سرمد؟

سرمد: ہاں وہ تو ہے..... پر یہ سوٹ تو....

ساجدہ: میں بتاتی ہوں۔ یہ ملک کی سب سے بڑی ڈریس ڈیزائنر کا تیار کیا ہوا ہے۔

مسز بدر: بہت جچ رہا ہے تم پر۔ اتارنا نہیں۔

ساجدہ: سرمد میرا بڑا خیال رکھتے ہیں۔ اس لئے یہ سوٹ میرے لئے لائے ہیں۔

سرمد: نہیں!

مسز بدر: کیا مطلب؟ خیال نہیں رکھتے!

سرمد: رکھتا ہوں۔ آف کورس رکھتا ہوں۔ میں تو کہہ رہا ہوں۔ میں کچھ اور لا دوں۔

ساجدہ: ہاں کیک تو لا دو۔ کیک تو ابھی آیا نہیں، سرمد جلدی جائیں۔ مہمان تو آ بھی گئے ہیں، بڑا سا کیک لانا۔

سلمٰی: ہاں، کیک کا سائز عمر کے حساب سے ہونا چاہیے۔

ساجدہ: وہ سرمد چھوٹا سا لے آنا۔ جلدی جاؤ۔

(سرمد جاتا ہے۔ پھر کچھ کہنے کے لئے مڑتا ہے۔ کوئی متوجہ نہیں ہوتا تو چلا جاتا ہے)

ان ڈور — دن کا وقت

ڈرائنگ روم

(بہت سی مہمان خواتین، بچے اور مرد موجود ہیں۔ کیک کاٹا جا رہا ہے۔ سرمد کو ساجدہ کے کپڑوں کی فکر پڑی ہے۔ وہ انہیں داغ لگنے سے بچانے میں لگا ہوتا ہے)

سرمد: وہ ساجدہ احتیاط سے، سوٹ خراب نہ ہو جائے۔

سلمٰی: (طنزاً) بڑا خیال ہے بیوی کا۔

سرمد: نہیں، وہ سوٹ کا....

ساجدہ: جی!

سرمد: میرا مطلب میں اس کا خیال نہیں رکھوں گا تو کون رکھے گا!

(سلمٰی اور ساجدہ کی سہیلیاں مل کر اس پر "او" کہتی ہیں۔ سرمد شرمندہ سا ہوتا ہے)

(ایک بچہ جس کے ہاتھ کیک سے بھرے ہیں، وہ آکے ساجدہ کے کپڑوں کو ہاتھ لگانے لگتا ہے، ساتھ اس کی ماں ہے۔ سرمد یہ دیکھتا ہے تو دور سے بچے کو ڈانٹنے کے انداز میں منع کر رہا ہے۔ بچے کو ڈرا رہا ہے۔ بچے کی ماں دیکھ لیتی ہے تو سرمد شرمندہ سا ہوتا ہے)

سرمد: وہ میں تو مذاق کر رہا تھا اس سے۔

(سرمد دیکھتا ہے ساجدہ چاٹ مہمانوں میں تقسیم کر رہی ہے۔ دیکھتا ہے چاٹ بہت سی اس کے کپڑوں پر گر پڑی ہے۔)

سرمد: (یکدم بہت اونچا) اونو!

(سارے مہمان اس کی طرف دیکھتے ہیں۔ یہ دیکھتا ہے چاٹ نہیں گری۔ یہ اس کا خیال تھا، اسی طرح ساجدہ نے چاٹ والا برتن پکڑ رکھا ہے)

سرمد: (یکدم ساجدہ سے برتن لے کر) وہ تم کیوں کر رہی ہو یہ، میں ہوں ناں۔ یہ لیں جی۔

روبی: کیا ہے؟ (وہ کھانے والی چیز کا پوچھتی ہے)

سلمٰی: (سرگوشی) زن مرید ہے۔ (سرمد کو دیکھ کر) میرا مطلب چارٹ ہے۔

(سرمد شرمندہ سا ہوتا ہے)

ان ڈور — دن کا وقت

ساجدہ کا گھر

(ساجدہ، بدر، سرمد اور مسز بدر موجود ہیں۔ مسز بدر تحفے کھول کر دیکھ رہی ہے)

ساجدہ: سرمد اتنا زیادہ نہ کیا کرو، پارٹی میں تم میرے پیچھے پیچھے ہی پھر رہے تھے۔

مسز بدر: اچھی بات ہے۔ کسی اور کے پیچھے نہیں پھر رہا تھا..... ساجدہ یہ ویٹنگ مشین کا گفٹ کس بدذوق نے دیا؟

ساجدہ: اس پر لکھا ہوگا!

مسز بدر: ضرور کسی مخالف نے دیا ہوگا کہ موٹی ہو گئی ہو، وزن کیا کرو۔

سرمد: نہیں، وہ یہ گفٹ تو..... میرا مطلب کوئی محبت سے لایا ہوگا۔

ساجدہ: ایسا فضول گفٹ کوئی فضول ہی لا سکتا ہے۔ سب سے اچھا گفٹ تو سرمد کا تھا۔

سرمد: جی! وہ ہاں... پر ساجدہ اگر یہ سوٹ میں کسی اور کے لئے لایا ہوں... فرض کرو..

ساجدہ: میں کیوں ایسا فرض کروں، یہ ہو ہی نہیں سکتا۔

سرمد: وہ یہ سوٹ میں تمہارے لئے نہیں لایا۔

ساجدہ: امی (رونے کے انداز میں) دیکھیں یہ کیا کہہ رہے ہیں؟

بدر: اوہو مذاق کر رہا ہے۔ کہو مذاق ہے!

سرمد: ہاں، مذاق ہی تو ہو رہا ہے۔

ساجدہ: (یکدم خوش ہو کر) مجھے پتہ تھا۔

سرمد: وہ یہ سوٹ.... وہ ساجدہ تم کو ذرا کھلا ہے۔ تمہیں اور لا دوں گا۔

ساجدہ: تم اتنے پیار سے لائے ہو۔ اسے کبھی بھی خود سے جدا نہیں کروں گی۔ آخر تمہاری پسند ہے۔

سرمد: جی! وہ مجھے یہ پسند نہیں۔

ساجدہ: کوئی بات نہیں، مجھے تو پسند ہے۔

سرمد: جی!

ان ڈور — دن کا وقت

گھر کا لان

(وہاں سرمد نے عالی کو بلایا ہوا ہے۔ دونوں پریشان ہیں)

سرمد: مجھے تو کوئی صورت نظر نہیں آ رہی۔

عالی: اچھا نظر کی عینک لگوانی ہے، میں سمجھا کوئی اور مسئلہ ہے۔

سرمد: وہ کسی طرح سوٹ دینے کو تیار نہیں۔ کل ایڈ شوٹ کرنا ہے۔ بڑی مشکل سے ایڈ ملا ہے۔ طریقہ سوچو بیگم سے کیسے وہ سوٹ لوں؟

عالی: اسی لئے میں نے شادی نہیں کی۔ حالانکہ کئی لڑکیاں میرے پیچھے ہیں۔

سرمد: لڑکیاں تمہارے پیچھے ہیں؟

عالی: ابھی کل لبرٹی میں پھر رہا تھا۔ تقریباً 15 لڑکیاں میرے پیچھے پیچھے تھیں۔ (ہاتھ سے اشارہ کرتا ہے)

سرمد: لگتا ہے کچھ اور کرنا پڑے گا۔

عالی: کچھ اور کا جب بھی ذکر ہوتا ہے، میری ہی شامت آتی ہے۔ آپ کچھ بھی کر لیں،

کچھ اور کے علاوہ.....

سرمد: سنو! ایسے کرتے ہیں۔

(خاموش سین ہے۔ سرمد عالی کو بتاتا ہے۔ وہ راضی نہیں ہو رہا۔ سرمد غصے سے دیکھتا ہے۔ عالی بادل نخواستہ راضی ہوتا ہے۔)

ان ڈور رات کا وقت

بیڈ روم

(سرمد اور ساجدہ موجود ہیں۔ ساجدہ سونے کی تیاری میں ہے۔ سرمد اسے دیکھ رہا ہے)

ساجدہ: آج آپ یہیں رہیں گے؟

سرمد: سوٹ جو لینا ہے۔

ساجدہ: جی!

سرمد: میرا مطلب آج شوٹنگ کینسل کرادی۔ تمہاری برتھ ڈے پر تمہیں چھوڑ کر کیسے چلا جاؤں؟

ساجدہ: آپ مجھ سے اتنا پیار کرتے ہیں۔

سرمد: ہاں.... وہ سوٹ کہاں رکھا تم نے...

ساجدہ: اس الماری میں۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟

سرمد: وہ بہت قیمتی ہے ناں! کوئی چور، ڈاکو نہ لے جائے۔ (اٹھ کر دیکھتا ہے۔ سوٹ وہاں موجود ہے)

ساجدہ: آپ کو یہ بہت اچھا لگتا ہے؟

سرمد: ہاں..... وہ تو ہے۔

ساجدہ: تو میں پہن کر سوجاتی ہوں۔

سرمد: کیا! نہیں.... وہ اتنا بھی پسند نہیں۔ آؤ سوتے ہیں۔ چور کے آنے کا وقت ہو رہا ہے۔ میرا مطلب نیند آنے کا وقت ہو گیا ہے۔

[Dissolv]

(سرمد اٹھ کر دیکھتا ہے، ساجدہ سوئی ہے۔ آہستہ آہستہ اٹھ کر کھڑکی کی طرف جاتا ہے)

سرمد: عالی آنے والا ہوگا، کھڑکی تو کھول دوں۔

(سرمد کھڑکی کھولتا ہے)

ساجدہ: تم سوئے نہیں؟

سرمد: وہ میں کھڑکی کھول تو نہیں رہا تھا۔

ساجدہ: کھولنا بھی نہیں چاہیے۔ ٹھنڈی ہوا آرہی ہے، کردیں بند۔

سرمد: بند کردی تو عالی کیسے آئے گا؟

ساجدہ: جی!

سرمد: مطلب ہوا کیسے آئے گی، تھوڑی سی کھول نہ لوں، وہ آ تو سکے... مطلب ہوا آسکے۔

(غصے سے دیکھتی ہے۔ سرمد بند کر دیتا ہے۔ پھر مڑ کر دیکھتا ہے۔ ساجدہ سو گئی ہے، وہ پھر دبے پاؤں جا کے کھڑکی کھول کے آرام سے واپس مڑنے لگتا ہے تو دیکھتا ہے ساجدہ اسے دیکھ رہی ہے)

سرمد: وہ بند کر کے آیا تھا، خود کھل گئی۔

(سرمد پھر بند کرتا ہے۔ پھر تھوڑی دیر بعد ساجدہ سوتی ہے تو اٹھ کر جا کے کھڑکی کھول کر باہر جھانکتا ہے تاکہ عالی اندر آسکے۔ مڑتا ہے تو دوسرے دروازے سے نقاب پوش چور اندر آتا ہے۔ سرمد کی نظر اس پر پڑتی ہے۔ یہ عالی بے وقوف اس طرف سے آگیا۔)

سرمد: (چور کو) تمہیں تو ادھر سے آنا تھا۔

چور: کیا! خبردار کوئی حرکت کی تو (پستول نکال لیتا ہے)

سرمد: پستول! اچھا پرفارمنس کے مارجن کے لئے لائے ہو۔ اصلی چور لگ رہے ہو۔ بیگم اٹھ جاؤ، بھئی چور آیا ہے گھر میں۔

(ساجدہ یکدم اٹھتی ہے)

ساجدہ: چور.... چور.....

سرمد: زیادہ شور نہ مچاؤ، محلے والوں کو پتہ چل جائے گا۔

ساجدہ: جی!

چور: بولنا نہیں، گولی مار دوں گا....

سرمد: ٹون بھی اچھی بنائی ہے تم نے....

چور: پرے ہٹ جاؤ، پاس نہیں آنا..... کہاں ہے مال؟

سرمد: اچھا وہ (سرگوشی) ادھر ہے الماری میں سوٹ....

چور: جی!

سرمد: (چور کو) جلدی کرو.... منہ کیا دیکھ رہے ہو؟

چور: چپ کرو تم، اگر بولے تو گولی مار دوں گا۔

سرمد: پرفارمنس تو ٹھیک ہے، کام بھی دکھاؤ۔ (سوٹ والی الماری کی طرف اشارہ کرتا ہے) ادھر ہے مال، اس میں۔

چور: میں کن لوگوں کے ہاں آ گیا ہوں۔ (سوٹ والا باکس کھول کر دیکھتا ہے) یہ تو سوٹ ہے۔ (اٹھا کر پھینکتا ہے)

سرمد: بے وقوف، یہ کیا کر رہے ہو۔ یہی تو لے جانا ہے۔

ساجدہ: کیا کہہ رہے ہو چور کو؟

(سرمد سوٹ اٹھا کر ٹھیک کرتا ہے)

سرمد: اس کو گائیڈ کر رہا ہوں، میرا مطلب مس گائیڈ۔

چور: اب کوئی نہ بولے۔ (ساجدہ کے سر پر پستول رکھ کر) کہاں ہے زیور؟

سرمد: جو کام کرنا ہے، وہ کرو۔

چور: چپ تم (ساجدہ کو) زیور بتاؤ۔

(ساجدہ اشارہ کرتی ہے۔ چور اس طرف جاتا ہے۔ یہ سٹور ہے۔ اس میں داخل ہوتے ہی ساجدہ فوراً دروازہ باہر سے بند کر دیتی ہے)

ساجدہ: سرمد جلدی پولیس کو بلاؤ۔

سرمد: وہ ساجدہ یہ تم نے کیا کیا! وہ اس کا اندر دم نہ گھٹ جائے۔

چور: دروازہ کھولیں ورنہ گولی مار دوں گا۔

سرمد: کھولتے ہیں، چپ تو کرو۔ محلے والے سن لیں گے.... ساجدہ ہمیں چوروں کے منہ نہیں لگنا چاہیے۔

ساجدہ: (کھینچ کر سرمد کو دوسرے کمرے میں لے جاتے ہوئے) جلدی کرو، پولیس کو فون کرو۔

سرمد: وہ دیکھو ساجدہ، وہ......

ان ڈور — رات کا وقت

ڈرائنگ روم

(اس میں ساجدہ اور سرمد موجود ہیں۔ ساجدہ نے فون پکڑ رکھا ہے۔ ساجدہ نمبر ملا رہی ہے۔)

سرمد: ساجدہ تم تو پولیس کو فون کر رہی ہو!

ساجدہ: تو اور کسے کروں؟

سرمد: میرا مطلب رات کے دو بجے ہیں، وہ سو رہے ہونگے، ان کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہیے۔

ساجدہ: آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔ چور کے پاس پستول ہے، وہ گولی مار سکتا ہے۔

سرمد: نقلی پستول ہے۔

ساجدہ: نقلی پستول؟ تمہیں کیسے پتہ؟

سرمد: وہ ویسے میرا خیال ہے۔ مجھے وہ کوئی بھلا آدمی لگتا ہے۔ دیکھو ممکن ہے کسی کی مدد کے لئے چوری کر رہا ہو۔ ہمیں اسے پولیس کے حوالے نہیں کرنا چاہیے۔

ساجدہ: ہماری جان پر بنی ہے۔ آپ چور کی حمایت کر رہے ہیں۔

سرمد: یہ کوئی الیکشن ہیں جو میں چور کی حمایت کروں گا۔ ویسے ہی کہہ رہا تھا۔ اس سے نیکی کریں، شاید وہ سدھر جائے۔

ساجدہ: جلدی پولیس کو بلاؤ، وہ دروازہ توڑ رہا ہے۔

سرمد: میں اسے منع کر کے آتا ہوں۔

ساجدہ: تم بالکل چور سے نہیں ڈر رہے؟

سرمد: ہماری طرح کا انسان ہی ہے، اس سے کیا ڈرنا۔ تم رکو، میں اسے چھوڑ آؤں۔

ساجدہ: جی!

سرمد: مطلب اسے چھوڑ کہ ادھر نہیں آنا چاہیے۔ وہ بھاگ ہی نہ جائے۔ تم فون کرو۔

(خود کلامی) عالی بھی اوور ایکٹنگ سے باز نہیں آتا۔

ان ڈور　　　　رات کا وقت

ساجدہ کا بیڈ روم

(کھڑکی سے نقاب پہنے عالی اندر کود رہا ہے۔ کمرے میں آکر اِدھر اُدھر دیکھتا ہے)

عالی: یہ سرمد کہاں گیا!

(سرمد کمرے میں آتا ہے۔ دونوں ٹکراتے ہیں۔ ایک دوسرے سے ٹکرانے کے بعد چیخنے لگتے ہیں اور پھر ایک دوسرے کے منہ پر ہاتھ رکھ دیتے ہیں)

سرمد: تم باہر کیسے آگئے؟

عالی: پوچھنا یہ چاہیے تھا، میں اندر کیسے آگیا؟

سرمد: تم نے سوٹ کیوں پھینکا تھا؟

عالی: ابھی تو آیا ہوں۔ آنے سے پہلے کیسے پھینک سکتا ہوں۔

چور: (اندر سے) دروازہ کھولو ورنہ گولی ماردوں گا۔

سرمد: اس کا مطلب، اندر تم نہیں ہو!

عالی: جب میں باہر ہوں تو اندر کیسے ہو سکتا ہوں۔

سرمد: یہ سوٹ لے کر تم تو بھاگو.....

ان ڈور　　　　رات کا وقت

ڈرائنگ روم

(ساجدہ فون کر رہی ہے۔ سخت ڈرا ہوا سرمد آتا ہے)

سرمد: ساجدہ جلدی پولیس کو بلاؤ، وہ گولی نہ مار دے۔

ساجدہ: آپ تو کہہ رہے تھے، نقلی پستول ہے۔

سرمد: تب کی بات اور تھی، اب میں ڈر رہا ہوں۔ (فون ملا کر) ہیلو! پولیس، وہ ہم چور کے

گھر آگئے ہیں۔ وہ میرا مطلب چور ہمارے گھر آگیا ہے۔ میں کون بول رہا ہوں۔ میں.... ساجدہ میں کون ہوں۔

ساجدہ: آپ میرے خاوند ہیں۔

سرمد: میں اپنی بیوی کا خاوند بول رہا ہوں۔ جلدی پہنچیں۔

(ساجدہ حیرانی سے دیکھ رہی ہے۔ سرمد ڈرا ہوا ہے)

ان ڈور　　　　صبح کا وقت

سرمد کا بیڈ روم

(سرمد اور ساجدہ کی حالت سے لگتا ہے دونوں ساری رات نہیں سوئے)

سرمد: شکر ہے چور پکڑا گیا۔

ساجدہ: خوشی کی بات ہے، کچھ نقصان بھی نہیں ہوا۔ وہ کچھ لے کر نہیں گیا!

سرمد: وہ تمہارا قیمتی سوٹ تو لے گیا!

ساجدہ: کب؟ وہ تو خالی ہاتھ تھا!

سرمد: میں نے خود اسے دیا تھا!

ساجدہ: جی!

سرمد: مطلب دیکھا تھا۔ دیکھ لو، بے شک وہ لے گیا ہے۔ وہ.....
(ساجدہ دیکھتی ہے)

ساجدہ: پر چور تو کہہ رہا تھا، اس نے کچھ نہیں چرایا۔

سرمد: تمہیں چور پر اعتبار ہے، مجھ پر نہیں۔ شکر ہے سوٹ چوری ہوا۔ مطلب شکر ہے اور کچھ چوری نہیں ہوا۔

ساجدہ: میرا اتنا قیمتی سوٹ چوری ہو گیا۔ تم نے کتنی محبت سے دیا تھا۔

سرمد: اچھا چلوں، مجھے دوسری طرف بھی جانا ہے۔

ساجدہ: جی!

سرمد: مطلب وہ لوکیشن دیکھنے جانا ہے۔ بڑا کام ہے، چلتا ہوں۔

ان ڈور دن کا وقت

سویرا کا گھر

(سرمد سوٹ والا باکس لئے بری حالت میں تھکا اندر آتا ہے۔)

سویرا: سرمد آپ نے کیا حال بنایا ہے۔ لگتا ہے ساری رات نہیں سوئے۔

سرمد: چور کی وجہ سے۔

سویرا: جی!

سرمد: وہ چور کا سین تھا۔ وہ بڑی دیر سے آیا۔ آج دو بجے دن کو پھر ایڈ شوٹ کرنا ہے۔

سویرا: آپ ریسٹ کر لیں، دو بجے کا الارم لگا دیتی ہوں۔

(سرمد پاس ہی ٹیبل پر وہ سوٹ رکھ دیتا ہے۔ خود سوتا ہے۔ گھڑی کی سوئیاں گھومتی ہیں۔ دو بجے کا الارم بجتا ہے۔ سرمد اٹھتا ہے)

سرمد: اوہو! دو بجے گئے۔ چمکیلی پہنچ چکی ہوگی۔ (دیکھتا ہے سوٹ کا پیکٹ کھلا ہوا ہے)

سرمد: ہیں یہ سوٹ کہاں گیا.... سویرا..... سویرا۔

(کیمرہ دکھاتا ہے۔ یکدم کچھ دیکھ کر سرمد چونک جاتا ہے۔ سامنے سویرا ہے اور اس نے وہی سوٹ پہن رکھا ہے)

سویرا: جی جان! تھینک یو، آپ میرے لئے اتنا اچھا سوٹ لائے۔

سرمد: اونو!

(فریم سٹل ہوتا ہے اور ٹیلپ چلتے ہیں)

☆....☆....☆

ڈبل ٹربل 3

کردار	اداکار
سرمد	جاوید شیخ
ساجدہ	ماریہ واسطی
سویرا	فرح شاہ
عالی	اسمٰعیل تارہ
بدر	جاوید رضوی
مسز بدر	عصمت صوفی

ان ڈور — دن کا وقت

فائیو سٹار ہوٹل کا کمرہ

(وہاں کرسی پر سرمد بیٹھا ہے۔ عالی کھڑا ہے۔ مڑا تڑا سکرپٹ اٹھاتا ہے)

عالی: ڈائریکٹر صاحب! آپ سکرپٹ پر بیٹھے تھے؟

سرمد: کیوں؟

عالی: (سکرپٹ کرسی سے اٹھا کر جو مڑا تڑا ہے) وہ سکرپٹ کافی مڑا تڑا ہے اس لئے۔

سرمد: ہیروئن تو امریکہ چلی گئی۔ ایک ہفتے بعد آئے گی۔

عالی: جب سے اخبار میں آیا ہے، وہاں ہیروئن فی گرام ہزار ڈالر کی ملتی ہے، ہماری ہیروئنیں (سرمد گھورتا ہے۔ عالی چپ ہو جاتا ہے) اچھا ہی ہے، فلم مکمل نہیں ہو رہی۔ مکمل ہو گئی تو لگ جائے گی۔ سرمد آپ کو پتہ ہے ہماری پہلے جو فلمیں فلاپ ہوئیں، کیوں ہوئیں؟

سرمد: کیوں ہوئیں؟

عالی: ریلیز ہونے کی وجہ سے۔

سرمد: چپ کر کے یہ سوچو، ہفتہ بے کار یہاں کیا کریں گے؟

عالی: ہیں، ہم بے کار ہیں۔ پروڈیوسر کار ساتھ لے گیا! ویسے میری دو خواہشیں ہیں۔ بڑا سا گھر اور چھوٹی سی بیوی ہو۔ الٹ بھی ہو جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ دوسری خواہش وہی جو ہر شوہر کی ہوتی ہے، اس کے پاس گاڑی ہو جس پر بیٹھ کر وہ اپنی بیوی سے زیادہ سے زیادہ دور جا سکے۔

سرمد: عالی!

عالی: جناب عالی۔

سرمد: آئیڈیا۔ کیوں نہ ایک ہفتے کے لئے ساجدہ کو بلا لوں لاہور سے۔

عالی: صرف ایک ہفتے کے لئے۔ میرا خیال ہے سات دن کے لئے بلا سکتے ہو!

(سرمد سکرپٹ اس کے سر پر مارتا ہے)

عالی: واہ واہ...... بڑا اچھا سکرپٹ ہے۔ طبیعت بحال ہو گئی۔ لگتا ہے رائٹر نے بڑا سر مارا ہے۔

ان ڈور — دن کا وقت

ساجدہ کا گھر

(ساجدہ تیار ہو رہی ہے۔ فون کی گھنٹی بجتی ہے۔ فوراً اٹھاتی ہے)

ساجدہ: (فوراً) جی اباجی؟

سرمد: (منہ بنا کر React کرتا ہے) ساجدہ میں بول رہا ہوں.... میرا تمہارے بغیر کہیں دل ہی نہیں لگتا....

عالی: کئی بار لگانے کی کوشش کی۔

سرمد: (روانی میں) کئی بار لگانے کی کوشش کی.... وہ نہیں میرا مطلب (فون پر ہاتھ رکھ کر عالی کو) چلو تم اُدھر۔

(عالی جاتا ہے تو سرمد ساجدہ کو بے وقوف بنانے کے لئے موڈ بنا کر)

سرمد: میری جان پوری دنیا میں ایک تم ہی تو ہو جسے میں ہر وقت یاد کرتا ہوں۔ تمہارے بغیر آج کل تو مجھے کچھ نظر ہی نہیں آتا!

ساجدہ: اباجی کی آنکھوں میں بھی انفیکشن ہوئی ہے۔ آج کل وبا ہے اس کی۔

سرمد: میری آنکھیں ٹھیک ہیں (بیزاری سے) دماغ خراب ہے۔

ساجدہ: (تابعداری سے) اچھاجی!

سرمد: کیا! میں نے اس لئے فون کیا ہے کہ فوراً ٹکٹ لے کر یہاں آ جاؤ!

ساجدہ: پر میری کزن کی تو شادی ہے!

سرمد: کونسی؟

ساجدہ: پہلی!

سرمد: شادی نہیں، کزن کونسی ہے.... اچھا.... اچھا..... (سنتا ہے، پھر فون رکھتا ہے۔ عالی پاس آتا ہے) وہ نہیں آسکتی ہے۔ اسے عزیز کی شادی پر جانا ہے۔

عالی: عزیز صاحب پھر شادی کر رہے ہیں (سرمد غصے سے دیکھتا ہے) دو شادیاں تو وہ پہلے کر چکے ہیں۔

سرمد: سویرا کو بلاتا ہوں۔ دوسری شادی کا یہ فائدہ تو ہے۔

عالی: اسی لئے میں نے فیصلہ کیا ہے، دوسری شادی پہلے کروں گا۔

(سرمد فون کرتا ہے، سویرا کے گھر گھنٹی بجتی ہے)

سرمد: (رومینٹک ہو کر) ہیلو جان! میں بول رہا ہوں۔

سویرا: (رعب سے) کون؟

سرمد: (گھبرا کر React کرتا ہے) وہ میں..... سرمد!

سویرا: بڑی عمر ہے آپ کی۔

سرمد: (خود کلامی) ہیں سوچ کر اسے کیسے پتہ چلا میری بڑی عمر ہے۔ وہ سویرا میری اتنی بڑی عمر بھی نہیں۔

سویرا: آپ کو ہی یاد کر رہی تھی۔

سرمد: میری جان پوری دنیا میں ایک تم ہی تو ہو جسے میں ہر وقت یاد کرتا ہوں۔ تمہارے بغیر آج کل مجھے (خود کلامی) نظر کا کہا تو یہ بھی آنکھوں کی انفیکشن کا نہ سنا دے۔ (سوچ کر) وہ تمہارے بغیر مجھے راتوں کو نیند نہیں آتی۔

سویرا: ہاں نیند کی گولیاں آپ لے جانا بھول گئے تھے!

سرمد: جی! نہیں سویرا! میری جان سنو!

(سویرا سنتی ہے۔ سرمد اسے خاموشی میں وہاں آنے کے لئے راضی کرتا ہے)

ان ڈور — دن کا وقت

ساجدہ کا گھر

(وہاں اس کے والد اور والدہ آئے ہوئے ہیں۔ سب تیار ہیں۔ والد کی آنکھیں خراب ہیں)

مسز بدر: سرمد نے بلوایا ہے تو تم وہیں جاؤ (بدر کو) دیکھا میرا داماد کتنا اچھا ہے۔ آپ تو جب

بھی Out Station گئے، ایک دفعہ فون نہیں کیا۔

بدر: شکر ہے تم مانی، ایک دفعہ فون نہیں کیا، باقی تو ہر دفعہ کیا!

ساجدہ: امی میں چلی جاؤں!

بدر: ہاں جاؤ!

ساجدہ: میں امی سے پوچھ رہی ہوں۔

بدر: میری بیٹی کی بھی ساری عادتیں میرے جیسی ہیں۔

ان ڈور — دن کا وقت

فائیو سٹار ہوٹل کا کمرہ

(سرمد اس میں پھول اور کارڈ لکھ کر رکھ رہا ہے اور استقبال کے لئے تیار ہے۔ موبائل پر فون آتا ہے)

سرمد: ہیلو! جی سویرا میری جان پہنچ گئی ہو۔ آجاؤ کمرہ نمبر 150 میں.... (فون بند کر کے) اوہو! ابھی تو کارڈ بھی نہیں لکھا! (بڑا سا کارڈ ہے، اس پر لکھتا ہے) ویلکم ٹو مائی سویٹ ہارٹ.... (باہر دستک ہوتی ہے) ہیں اتنی جلدی آ گئی۔ (پھر دستک ہوتی ہے) سویرا کے سپیلنگ ایس اے ڈبلیو....

(پھر دستک ہوتی ہے۔ سرمد وہیں لکھنا چھوڑ کر کارڈ کو ٹیبل پر نمایاں جگہ رکھ کر دروازہ کھولتا ہے)

سرمد: ویلکم! مائی ڈارلنگ.... وہ.... وہ..... تم....

(سامنے ساجدہ کھڑی ہے)

ساجدہ: (دیکھے بغیر سرمد نے ویلکم کہا، اس پر ساجدہ حیران ہے) ہیں! آپ کو پتہ تھا، میں آ رہی ہوں؟

سرمد: نہیں!

ساجدہ: تو پھر آپ نے دیکھے بغیر ویلکم مائی ڈارلنگ کیوں کہا؟

سرمد: وہ ہاں... وہ مجھے پتہ تھا۔ بالکل پتہ تھا۔ (خود کلامی) پتہ تو اب چلے گا۔

ساجدہ: آپ گھبرائے سے لگ رہے ہیں۔

سرمد: نہیں وہ.... شکل ہی ایسی ہے.....وہ تمہیں ایسے نہیں آنا چاہیے تھا۔

ساجدہ: کیسے؟ بائی ایئر؟

(ساجدہ اندر آ کے کمرہ دیکھتی ہے۔ سجا ہوا ہے)

سرمد: مطلب میں لینے آتا خود.....

ساجدہ: آپ نے یہ کمرہ میرے لئے سجایا ہے....(سرمد بادل نخواستہ ہاں میں سر ہلا رہا ہے)

سرمد: (فوراً دروازہ اندر سے بند کر لیتا ہے) اب کیا ہوگا، وہ نہ آ جائے۔

ساجدہ: کون نہ آ جائے؟

سرمد: وہ عالی....عالی.....

ساجدہ: ہائے، یہ کارڈ آپ نے میرے لئے لکھا ہے؟

سرمد: وہ یہ کارڈ..وہ نہیں وہ..تو..(خود کلامی) سرمد اب تُو گیا!...وہ ساجدہ وہ یہ تو...

ساجدہ: (خوشی سے کارڈ پڑھتی ہے) ویلکم ٹو مائی سویٹ ہارٹ.... ہیں یہ کیا!

سرمد: دیکھو ساجدہ...وہ بات یہ ہے...کیا بات ہے.....بہانہ بھی نہیں بن رہا!

ساجدہ: (ناراض ہو کر) آپ کو میرے نام کے سپیلنگ بھی صحیح نہیں آتے۔ آپ نے ایس اے ڈبلیو لکھا ہے۔ ڈبلیو کی جگہ جے آتا ہے میرے نام میں....

سرمد: میں نے پورا نام نہیں لکھا!(ساجدہ ناں میں سر ہلاتی ہے) شکر ہے! وہ دراصل آج کل امریکہ میں جے کی جگہ ڈبلیو لکھ رہے ہیں۔ امریکی کچھ بھی کر دیتے ہیں ناں، اس لئے لکھا ہے۔ تم بتاؤ کارڈ اچھا ہے ناں!

ساجدہ: ہاں کارڈ تو اچھا ہے!

سرمد: (خود کلامی) بے وقوف بیوی اللہ کی کتنی بڑی نعمت ہے۔ اب کیا کروں، سویرا آنے والی ہے۔

ساجدہ: کیا سوچ رہے ہیں؟

سرمد: میں سوچ رہا ہوں.... نہیں میں تو نہیں سوچتا۔

ساجدہ: پتہ ہے!

سرمد: جی!

ساجدہ: میں آ گئی ہوں، اب آپ کو سوچنے کی کیا ضرورت۔

سرمد: اب ہی تو ضرورت ہے۔ (خود کلامی) اب کیا کروں....چلو نیچے جا کے کافی پیتے ہیں۔ تمہیں بہت پسند ہے ناں۔ کافی۔

ساجدہ: کافی! آپ کو پتہ ہے مجھے کڑوی لگتی ہے۔ مجھے آئس کریم پسند ہے۔

سرمد: اچھا! وہ دوسری کو پسند ہے۔

ساجدہ: جی!

سرمد: میرا مطلب دوسری قسم کی آئس کریم ہے یہاں کی سپیشل۔

ساجدہ: سانس تو لے لوں۔

سرمد: اتنی دیر سے تم سانس نہیں لے رہی تھیں۔ میں کب سے انتظار کر رہا تھا، تم آؤ گی تو نیچے جا کے آئس کریم کھائیں گے۔

ساجدہ: آپ کو پتہ تھا، میں آؤں گی۔

سرمد: خدشہ تو نہیں تھا۔ میرا مطلب خدشہ بھی نہیں تھا کہ تم آؤ گی۔ جان آؤ ناں میرے ساتھ۔

ساجدہ: کپڑے بدل لوں، فریش ہو کر چلتے ہیں۔

سرمد: تب تک تو وہ آ جائے گی....وہ ان کپڑوں میں تم بہت حسین لگ رہی ہو۔ میں جج ہوں تو تمہیں حسینہ عالم چنوں۔

ساجدہ: میں اتنی حسین ہوں۔

سرمد: وہ کون سی ہوتی ہیں... میرا مطلب تم سے حسین، یہ کلر تو ویسے بھی مجھے بہت پسند ہے۔

ساجدہ: شادی سے پہلے تو یہ کلر آپ کو ناپسند تھا۔

سرمد: شادی کے بعد بندے کا ذوق اتنا بہتر تو نہیں رہتا ناں۔

ساجدہ: جی!

سرمد: مطلب بہتر ہو جاتا ہے، چلو چلتے ہیں۔

ساجدہ: اچھا!

(ساجدہ ابھی دروازے سے بہت دور ہے۔ سرمد دروازے کے پاس پہنچ چکا ہے تا کہ جلدی جائے۔ یکدم دروازے پر دستک ہوتی ہے اور سرمد اچھل پڑتا ہے)

سرمد: مر گئے، سویرا آ گئی۔

(سرمد کمرے میں پریشانی سے ادھر ادھر دیکھتا ہے، اسے کچھ سمجھ نہیں آتی کیا کرے)

ساجدہ: ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں، یہ کپڑے اچھے نہیں لگ رہے مجھے؟

سرمد: ہاں... یاد آیا۔ یہ تو تمہیں بالکل اچھے نہیں لگ رہے۔ تم وہ سوٹ پہنو جو میں نے اسی ہفتے لے کر دیا تھا۔

ساجدہ: اس ہفتے... اس ہفتے تو آپ نے کوئی سوٹ لے کر نہیں دیا تھا۔

سرمد: دوسری کو لے کر دیا ہو گا۔ (پھر دستک ہوتی ہے) سرمد تو اب گیا!

ساجدہ: باہر کون ہے؟

سرمد: کوئی ہو گا۔ تم کوئی اچھا سا سوٹ پہنو جس میں تم سب سے حسین لگو۔ جلدی کرو میری خاطر..... پلیز

(اسے زبردستی واش روم میں بھیجتا ہے)

ساجدہ: پر میرے کپڑے تو بیگ میں ہیں...

سرمد: یہ لو بیگ... اچھی طرح تیار ہو کر نکلنا...

(جلدی جلدی کمرہ ٹھیک کر کے سرمد باہر کا دروازہ کھولتے ہوئے)

سرمد: سوری ڈارلنگ!

(سرمد دیکھتا ہے سامنے بیرا کھڑا ہے جو اس کے ڈارلنگ کہنے پر عجیب سا منہ بناتا ہے)

بیرا: وہ سر کمرہ ٹھیک کر دوں؟

سرمد: اب دوبارہ کھٹکھٹایا تو تمہیں ٹھیک کر دوں گا.....

(بیرا جاتا ہے۔ دروازہ کھلا ہے۔ واش روم سے پانی چلنے کی آوازیں آنے لگتی ہیں)

سرمد: لگتا ہے اس نے نہانا شروع کر دیا۔ (زور سے) آ جاؤ! ان کپڑوں میں تم بڑی حسین لگ رہی ہو۔

(اسی وقت سویرا آتی ہے۔ وہ یہ فقرہ سنتی ہے۔ سمجھتی ہے سرمد نے یہ اسی کے لئے کہا ہے)

سویرا: ہیں دیکھے بغیر تمہیں میرے کپڑے کیسے نظر آئے؟

سرمد: (مڑ کر سویرا کو دیکھتا ہے) وہ..... تم.... آ گئی!

سویرا: تو کیا تم کسی اور کے کپڑوں کی تعریف کر رہے تھے؟

سرمد: نہیں نہیں، تمہیں ہی کہہ رہا تھا۔ وہ دراصل مجھے پتہ تھا، تم یہی سوٹ پہن کر آؤ گی۔

سویرا: یہ سوٹ تم نے کب دیکھا، آج ہی نیا لیا ہے میں نے۔

سرمد: یہی تو میں کہہ رہا ہوں، مجھے پتہ تھا تم نیا سوٹ پہن کر آؤ گی۔

(سویرا اندر آ کے کمرہ دیکھتی ہے۔ کارڈ دیکھتی ہے)

سویرا: تھینک یو۔ میرا نام پورا نہیں لکھا۔

سرمد: اسی لئے تو بچ گیا!

سویرا: جی!

سرمد: مطلب وہ۔ فیشن ہے شارٹ لکھنے کا.... (خود کلامی) سرمد اب تو گیا....

سویرا: کمرہ مجھے پسند آیا!

سرمد: وہ یہ کمرہ۔ نہیں وہ یہ کمرہ تمہارے لیول کا نہیں۔

سویرا: زیادہ مہنگا ہے؟

سرمد: نہیں وہ.... یہ کمرہ.... مجھے پسند نہیں۔ چلو نیچے چلتے ہیں، میں تمہارے لئے نیا کمرہ لیتا ہوں... یا اللہ عزت رکھنا..... (سویرا متوجہ ہوتی ہے) وہ اللہ سے دعا مانگتے رہنا چاہیے۔

سویرا: یہ باتھ روم میں کون ہے؟

سرمد: وہ... باتھ روم میں... وہ، وہ نہیں جو تم سمجھ رہی ہو۔ وہ ہے جو تم نہیں سمجھ رہی۔

سویرا: عالی ہے؟

سرمد: ہاں، وہی ہے۔ عالی ہی ہے۔ یہ اسی کا کمرہ ہے۔ چلو اپنا کمرہ لیتے ہیں۔

(سرمد کو نہیں پتہ عالی کمرے میں آ گیا ہے۔ سویرا نے دیکھ لیا ہے)

سویرا: عالی واش روم میں ہے؟

سرمد: اسے شک تو نہیں ہو گیا! ہاں وہی ہے۔

سویرا: تو یہ کون ہے؟

سرمد: ہیں عالی۔ یہ ہے تو اندر.... کون ہے؟

عالی: ابھی دیکھ لیتے ہیں۔

سرمد: وہ عالی... وہ بھابی کے لئے کمرے کا بندوبست کرو۔

عالی: یہ کمرہ انہی کے لئے تو ہے.....

سرمد: سمجھا کرو، یہ ان کے لیول کا نہیں۔ ان کا اونچا لیول ہے۔

عالی: یہ بھی کافی اونچائی پر ہے۔ ویسے واش روم میں کون ہے؟

سرمد: وہ ہے.... وہ....

عالی: وہ کون.... اچھا وہ.... سرمد اب تو گیا....

سرمد: جلدی آؤ، سویرا کے لئے اچھا سا کمرہ لینا ہے ورنہ گڑبڑ ہو جائے گی۔

(جونہی وہ نکلتے ہیں، ساجدہ واش روم سے نیا سوٹ پہن کر نکلتی ہے)

ساجدہ: سرمد! سرمد! سرمد کہاں گیا!

ان ڈور — دن کا وقت

ہوٹل کی لابی

(سویرا کے ساتھ سرمد وہاں آتا ہے)

سویرا: آپ نے میرے آنے سے پہلے کمرہ بک کیوں نہ کرایا؟

سرمد: کرایا تھا مگر وہ آ ٹپکی۔

سویرا: کون آ ٹپکی....

سرمد: وہ چھپکلی۔ اسی لئے تو اس کمرے سے تمہیں فوراً نیچے لے آیا۔ صاف ستھرا کمرہ لے کر دوں گا۔

سویرا: آپ مجھ سے اتنا پیار کرتے ہیں؟

سرمد: تم تو ایسے ہی ناراض ہو جاتی ہو، کمرہ تیار ہو رہا ہے۔

سویرا: کنسٹرکشن ہو رہی ہے!

سرمد: جان! عالی کمرہ لے کر ابھی چابی ہمیں لا دے گا۔ تمہیں آئس کریم بہت پسند ہے ناں۔ چلو وہ کھلاتا ہوں۔

سویرا: آئس کریم.... مجھے آئس کریم ناپسند ہے۔ کئی بار بتایا ہے۔

سرمد: ہاں۔ وہ تو دوسری کو پسند ہے....

سویرا: جی!

سرمد: مطلب دوسرے درجے کی پسند ہے۔ آؤ تمہیں کافی پلاتا ہوں۔

(دونوں کافی والی سائیڈ پر جا کے بیٹھ گئے ہیں۔ بیرا مینو لاتا ہے)

سرمد: مینو کی ضرورت نہیں۔ جلدی دو کافی لاؤ کافی کریم ڈال کر....

(ساجدہ اِدھر اُدھر اُسے تلاش کرتی آتی ہے)

ساجدہ: سرمد پتہ نہیں کہاں چلا گیا!

(اس طرف آتی ہے جدھر سویرا کے ساتھ سرمد بیٹھا ہے۔ سرمد ایزی بیٹھا ہے کہ یکدم اسے سامنے ساجدہ نظر آتی ہے۔ یکدم گھبرا جاتا ہے اور مینو کی اوٹ میں منہ چھپا لیتا ہے)

سرمد: مر گئے۔ وہ آ گئی!

سویرا: کون آ گئی۔

سرمد: کافی آ گئی....

سویرا: کہاں آئی ہے۔ تم مینو میں کیا دیکھ رہے ہو۔ میری طرف دیکھو ناں!

سرمد: وہ دیکھ رہا ہوں۔ اگر بچ گیا تو کیا کیا کھاؤں گا؟

سویرا: کون بچ گیا!

سرمد: مطلب کیا کیا بچ گیا جو میں نے تمہیں نہیں کھلایا۔ (مینو سے دیکھتا ہے نظر چرا کر) مر گئے۔ وہ تو ادھر ہی دیکھ رہی ہے!

سویرا: کیا بات ہے؟

سرمد: وہ سویرا میں واش روم سے ہو آؤں۔

سویرا: جان ایک تو آپ ہر کام مجھ سے پوچھ کر کرتے ہیں۔

سرمد: میں ابھی آیا۔ (مینو اوڑھے چلتا ہے)

سویرا: مینو تو رکھ دو۔ آ کے دیکھ لینا۔

(سرمد مینو کی اوٹ میں جاتا ہے۔ بیرا غور سے دیکھتا ہے تو وہ مینو شرمندگی سے وہیں رکھ دیتا ہے۔ یکدم ایک طرف کھسکنے لگتا ہے تو سامنے ساجدہ ہے)

سرمد: ہیں وہ تم.... (سوچ کر) اس سے پہلے کہ یہ چڑھائی کرے۔ خود ہی کر دو (ساجدہ کو) کہاں تھی تم؟ کب سے تلاش کر رہا ہوں؟

ساجدہ: جی.... وہ تو میں انتظار کر کر کے نیچے آگئی۔

سرمد: کس چیز کے نیچے آگئی۔ چوٹ تو نہیں لگی۔ تمہیں پتہ ہے مجھے تمہاری کتنی فکر رہتی ہے۔

ساجدہ: سوری، آپ ناراض نہ ہوں... آئندہ جہاں کھڑا کریں گے، وہیں کھڑی رہوں گی۔

سرمد: ترکیب کارگر ہوئی!

ساجدہ: جی! چلیں آپ کو کافی پلاتی ہوں۔

سرمد: وہ تو تمہیں پسند نہیں۔

ساجدہ: آپ کو تو پسند ہے ناں، چلیں!

سرمد: کیا! ادھر تو وہ ہے....

ساجدہ: وہ کون؟

سرمد: وہ کافی..... وہ تمہیں تو آئس کریم پسند ہے ناں!

ساجدہ: تو چلیں آئس کریم کھاتے ہیں، آئیں.... جان!

سرمد: ہاں۔ ادھر بیٹھتے ہیں۔

(ایک طرف ٹیبل پر وہ بیٹھ گئے ہیں۔ ساتھ والے پورشن میں سویرا بیٹھی ہے۔ وہی بیرا آتا ہے)

سرمد: دو آئس کریم لاؤ۔

ساجدہ: بڑے کپ!

بیرہ: وہ سر کافی آگئی!

ساجدہ: جی!

سرمد: جاؤ تم آئس کریم لاؤ دو بڑے کپ۔ کافی آئس کریم آجاتی ہے ناں اس کا کہہ رہا تھا۔

(بیرہ جاتا ہے)

سرمد: وہ جان! میں ذرا واش روم سے ہو آؤں۔

(وہاں سے جاتا ہے۔ دوسری طرف کافی پڑی ہے۔ سویرا بیٹھی ہے)

سویرا: جلدی پئیں، کافی ٹھنڈی ہو رہی ہے۔

سرمد: وہ پیتا ہوں۔

(بیرہ آتا ہے)

بیرہ: وہ جی آئس کریم گرم ہو رہی ہے!

سویرا: جی!

سرمد: تم جاؤ.... وہ کہہ رہا تھا یہاں گرم آئس کریم بھی ملتی ہے۔ (خود کلامی) وہ ساجدہ ادھر ہی نہ آجائے۔ (سویرا کو) میں ابھی آیا۔

(اٹھ کر ساجدہ کی طرف جاتا ہے۔ وہاں آئس کریم کھاتا ہے۔ بیرے کے آنے پر ساجدہ سے اجازت لے کر دوبارہ سویرا کے پاس آتا ہے۔ کافی پیتا ہے۔ تیز تیز سین کیمرہ کبھی آئس کریم۔ کبھی کافی پیتے اسے دکھاتا ہے۔)

ان ڈور — دن کا وقت

ہوٹل کاریڈور

(سرمد پریشان کھڑا ہے۔ ساتھ عالی موجود ہے)

عالی: شادی ایک ہی کافی ہوتی ہے۔ دو شادیاں تو بیک وقت کافی اور آئس کریم کھانا ہی ہے۔

سرمد: کبھی کبھی مجھے تم پر رشک آتا ہے۔

عالی: فقرہ تعریف والا ہے۔ آپ نے جب کوئی ایسا کام کروانا ہو جس میں بے عزتی ہو تو آپ پہلے میری تعریف کرتے ہیں۔ ویسے کمرہ تو میں نے لے دیا۔

سرمد: مجھے انہیں یہاں بلانے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا!

عالی: ویسے سوچنا تو آپ کو بہت پہلے چاہیے تھا۔

سرمد: دیکھو کسی طرح ایک کو یہاں سے بھجوو ورنہ میں پاگل ہو جاؤں گا۔

عالی: انشاءاللہ۔ میرا مطلب کسی کو بھیجتا ہوں۔ ویسے جتنا میرا دماغ آپ کے چکروں میں لگتا ہے۔ اس سے کم دماغ میں میں دو شادیاں کر سکتا ہوں۔

سرمد: کم دماغ ہوگا تو کرو گے۔ ساجدہ کمرے میں کھانے کا انتظار کر رہی ہے۔ سویرا کے

ساتھ ابھی کھا کر آیا ہوں۔

عالی: اس طرح تو ہوتا ہے اس طرح کے کاموں میں۔

سرمد: (غصے سے جاتے ہوئے) اچھا کچھ نہ کرو..... میں خود ہی کر لوں گا۔

عالی: اور شادی نہ کر لینا... ناراض ہو گئے۔ (سرمد چلا جاتا ہے) اب تو کچھ کرنا پڑے گا۔

ان ڈور — دن کا وقت

فائیو سٹار ہوٹل کا کمرہ

(سرمد داخل ہوتا ہے۔ ساجدہ کھانے پر انتظار کر رہی ہے)

ساجدہ: کھانا ٹھنڈا ہو گیا ہے۔ جلدی شروع کریں!

سرمد: ابھی تو کھا کے آیا ہوں (ساجدہ گھورتی ہے) میرا مطلب کھانے آیا ہوں۔

ساجدہ: شام کو نیچے کھانا کھائیں گے۔

سرمد: اسے اوپر کا کہنا پڑے گا۔

ساجدہ: جی!

سرمد: مطلب یہ کہنا پڑے گا وہ اوپر کھانا نہ بھیجیں۔ (کھانے کو دیکھ کر) اب کیا کروں.... وہ میں ہاتھ دھو کر آتا ہوں۔

ساجدہ: چمچ کے ساتھ کھانا ہے....

سرمد: وہ میں منہ دھو کر آتا ہوں۔

(واش روم میں جا کر موبائل سے)

سرمد: ہیلو! وہ ہوٹل فائیو سٹار کمرہ نمبر 150 ملائیں۔

(کمرے میں بیل ہوتی ہے۔ ساجدہ اٹھا نہیں رہی، کھانا کھا رہی ہے)

سرمد: اوہو! اٹھا لو.... (بیل ہو رہی ہے)

ساجدہ: وہ سرمد تمہارا فون ہے! (واش روم کے دروازے پر دستک دے کر)

سرمد: جی (اندر سے) وہ میرا نہیں تمہارا ہے، اٹھاؤ۔

ساجدہ: ہیں! سرمد کو کیسے پتہ (جا کے فون اٹھاتی ہے) ہیلو کون بول رہا ہے؟

سرمد: وہ میں ہسپتال سے بول رہا ہوں۔ یہ.....

ساجدہ: سوری رانگ نمبر، یہ ہوٹل ہے۔

(پھر آ کر کھانے لگتی ہے۔ سرمد واش روم سے پھر نمبر ملاتا ہے)

سرمد: عجیب بے وقوف عورت ہے (فون پر) ہیلو! دیکھیں مسز سرمد۔ میں ڈاکٹر بول رہا ہوں۔

ساجدہ: آپ کی آواز تو.....

سرمد: (فون پر ہاتھ رکھ کر) پہچان ہی نہ لے۔ (آواز بدل کر) دیکھیں مسز سرمد فوراً ہسپتال پہنچیں، ابا جی کی طبیعت بہت خراب ہے۔

ساجدہ: طبیعت خراب ہے۔ صحت تو ٹھیک ہے ناں!

سرمد: ایمرجنسی ہے۔ فوراً آئیں۔

ساجدہ: ایک منٹ.... سرمد۔ سرمد (واش روم کا دروازہ کھول کر) سرمد وہ فون ہے۔

سرمد: وہ... میں فون تو نہیں کر رہا تھا۔ آیا تھا۔ (شرمندہ ہو کر فون بند کرتا ہے)

ساجدہ: وہ فون آیا ہے، تمہارے ابا جی کی طبیعت بہت خراب ہے۔

سرمد: میرے ابا جی کی نہیں، تمہارے ابا کی طبیعت خراب ہے۔

ساجدہ: تمہیں کیسے پتہ، فون تو میں نے سنا ہے۔

سرمد: کیا تو میں نے ہے.....

ساجدہ: جی!

سرمد: اپنے ابا جی کو ابھی میں نے کیا تھا، وہ ٹھیک ہیں۔

ساجدہ: ہیں تو میرے ابا جی ایمرجنسی میں ہیں۔ ہائے ابا جی!

سرمد: ساجدہ آہستہ روؤ، یہ ہوٹل ہے۔

ساجدہ: تم میرے ساتھ چلو.... فوراً

سرمد: میں بھی..... وہ اتنی بُری طبیعت نہیں ان کی.... مجھے یہاں بڑا کام ہے۔

ساجدہ: نہیں، بس تم میرے ساتھ چلو۔ میرے ابا جی کو پتہ نہیں کیا ہو گیا۔

سرمد: کھانا تو کھا لو۔

ساجدہ: میں نے کچھ نہیں کھانا، مجھے ابھی جانا ہے۔ ہائے ابا جی!

سرمد: کھانے کے بعد ہی فون کر لیتا۔ مفت کا بل پڑے گا.... میرا مطلب حوصلہ کرو۔

ان ڈور — دن کا وقت

ہوٹل کی لابی

(سرمد لفٹ کی طرف آرہا ہے۔ پس منظر میں سامان اٹھائے ساجدہ جاتی نظر آتی ہے۔ یکدم سامنے عالی آتا ہے۔ سرمد بہت خوش ہے)

عالی: بہت خوش ہیں، لگتا ہے اچھی خبر مل گئی۔

سرمد: تم نے تو کچھ نہیں کیا۔ مجھے ہی اسے والد کی بیماری کے بہانے بھیجنا پڑا۔

عالی: والد کی بیماری۔ وہ اس لئے جارہی ہیں کہ میں نے سیٹھ بن کر انہیں ماڈلنگ کی آفر کی تھی۔ آرہی ہیں خود پوچھ لو۔

(لفٹ کا دروازہ کھلتا ہے۔ سامان اٹھائے سویرا نکلتی ہے)

سویرا: سرمد کہاں تھے آپ؟ کب سے ڈھونڈ رہی تھی۔ مجھے شیمپو کے اشتہار کے لئے ماڈلنگ کی آفر ہوئی ہے۔

سرمد: وہ مت جاؤ، کسی نے مذاق کیا ہوگا۔ کیوں عالی؟

سویرا: (غصے سے) مذاق! کیا مطلب۔ آپ سمجھتے ہیں مجھے کوئی ماڈل نہیں لے سکتا۔

سرمد: لے کیوں نہیں سکتا! لے سکتے ہیں۔

سویرا: (جاتے ہوئے) اجازت دینے کا شکریہ اوکے۔ بائے۔

سرمد: جی!

عالی: (خوشی سے) دیکھا تمہارا کام کر دیا ناں۔

سرمد: دل کرتا ہے تمہارا ابھی کام تمام کر ہی کر دوں۔

(عالی کی خوشی یکدم ختم ہو جاتی ہے۔ وہ حیران ہے)

آؤٹ ڈور — دن کا وقت

سوئمنگ پول

(سوئمنگ پول کے کنارے یا کرسی پر سرمد بیٹھا پانی دیکھ رہا ہے۔ پانی میں عالی کی

شکل نظر آتی ہے)

عالی: آپ پانی پانی کیوں نہیں ہو رہے؟ مطلب سوئمنگ کرو!

(ایک طرف سے لڑکی آتی نظر آتی ہے۔ ادھر دیکھنے لگتا ہے۔ عالی یوں کھڑا ہے کہ اس کی اوٹ میں سرمد نظر نہیں آرہا۔ عالی دیکھ رہا ہے۔ یکدم وہ ساجدہ نکلتی ہے۔)

ساجدہ: عالی بھائی! سرمد کہاں ہیں؟! انہیں بتائیں کہ کسی نے اباجی کی طبیعت کی غلط خبر دی تھی۔

(سرمد کے چہرے پر خوشی کی لہر آتی ہے۔ یکدم اسے سویرا کی آواز سنائی دیتی ہے)

سویرا: عالی کہاں ہیں؟ وہ میں نے ان کی خاطر اپنا جانے کا فیصلہ بدل دیا۔

(عالی گھبرا کر سرمد کو دیکھتا ہے۔ ایک طرف سے سلوموشن میں ساجدہ آرہی ہے۔ دوسری طرف سے سویرا۔ عالی کو کچھ سمجھ نہیں آتا۔ وہ یکدم اپنے پیچھے بیٹھے سرمد کو پول میں دھکا دیتے ہوئے ان سے کہتا ہے۔)

عالی: وہ.... یہاں نہیں ہے۔ وہ ادھر ہے۔ ادھر....

(الٹی سمت اشارہ کرتا ہے۔ وہ دونوں ادھر دیکھنے لگتی ہیں۔ سرمد کے گرنے کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ سرمد ڈوبتے ہوئے سر نکالتا ہے۔ اتنی دیر میں آواز کی وجہ سے سویرا، ساجدہ مڑ کر پول کی طرف دیکھتی ہیں۔ سرمد پھر گھبرا کر سر پانی کے اندر کر لیتا ہے اور ٹیلپ چلتے ہیں۔)

☆....☆....☆

ڈبل ٹربل 4

کردار	اداکار
سرمد	جاوید شیخ
سویرا	فرح شاہ
ساجدہ	ماریہ واسطی
عالی	اسمٰعیل تارہ
نوید	نسیم وکی
بدر	جاوید رضوی
مسز بدر	عصمت صوفی

ان ڈور — **دن کا وقت**

ریسٹ ہاؤس

(کسی ریسٹ ہاؤس کا منظر۔ وہاں سرمد پریشان بیٹھا ہے۔ عالی اسے آکر دیکھتا ہے۔ سرمد منہ بنائے بیٹھا ہے۔)

عالی: سرمد صاحب آپ نے ایسا منہ کیوں بنایا ہے؟ (سر کھجاتے ہوئے) خیر آپ نے کہاں بنایا، اللہ نے بنایا ہے۔

سرمد: کب سے پروڈیوسر کے آگے پیچھے پھر رہا تھا۔ آج پروڈیوسر ہی پھر گیا۔ جمال جی کو ڈائریکشن کے لئے بلا لیا۔ آج کا دن ہی میرے لئے اچھا نہیں۔ میری شادی بھی آج کے دن ہی ہوئی تھی۔

عالی: آپ چاہتے کیا ہیں؟

سرمد: میں فلم چاہتا ہوں۔

عالی: (براؤن لفافے سے ویڈیو کیسٹ نکال کر) یہ لیں فلم....اتنی سی بات ہے۔ ویسے یہ آپ کی پہلی شادی کی فلم ہے۔ پر جس نے شوٹ کیا، لگتا ہے اس کی شادی کی بھی پہلی فلم تھی۔ ویسے اس میں آپ نے سیاہ سوٹ کیوں پہنا ہے؟

(کیسٹ لے کر پرے رکھ دیتا ہے)

سرمد: سب پہنتے ہیں۔

عالی: ہاں سیاہ رنگ ایسے موقعوں کے لئے ہی ہے۔

سرمد: ان باتوں کو چھوڑو۔ کے۔ کے پروڈکشنز کی فلم مجھے ملنی چاہیے۔ بڑی ہیوی کاسٹ ہے اس کی۔

عالی: ہاں ہیروئن کافی ہیوی ہے.... ویسے میرا خیال ہے آپ گھر جائیں، شادی کی سالگرہ پر بھابی آپ کا انتظار کر رہی ہوں گی۔

سرمد: ایسا طریقہ سوچو جس سے جمال جی بھاگ جائیں۔

عالی: وہ کبھی نہیں بھاگیں گے۔ ڈاکٹر نے انہیں منع کیا ہے بھاگنے سے۔

سرمد: تم بالکل ہی نالائق ہو۔

عالی: ظاہر ہے آپ کا اسسٹنٹ ہوں۔ میرا مطلب سر، کچھ کرتے ہیں۔

سرمد: مجھے ہی کچھ کرنا ہوگا!

ان ڈور — دن کا وقت

ہوٹل کا کمرہ

(وہاں ڈائریکٹر جمال جی بیٹھے ہیں۔ سرمد بڑا مودب ہو کر خوشامدیں کر رہا ہے)

سرمد: جمال جی! میں تو آیا ہی اس لئے ہوں کہ آپ سے کچھ سیکھ سکوں۔ سب آپ سے سیکھا ہے۔ ویسے میرے لائق کوئی خدمت!

جمال جی: بس یہی کہ کسی کو یہ نہ بتانا کہ مجھ سے سیکھا ہے۔

سرمد: ویسے سر! شوٹ کرنے کے لئے سب سے ضروری کیا ہے؟

جمال جی: یہی کہ بندے کا نشانہ اچھا ہو۔

سرمد: جی! وہ کیمرے سے شوٹ کا پوچھ رہا تھا۔ ویسے سر آپ نے جتنا کام کیا، لگتا ہی نہیں کہ کوئی انسان اتنا کام کر سکتا ہے۔

جمال جی: تم مجھے انسان نہیں سمجھتے!

سرمد: میرا مطلب سر! آپ عظیم ہیں۔

جمال: میں ذرا تیار ہو جاؤں۔ آج ایک بجے فلم کا پہلا سین ہے شادی کا۔

(واش روم میں جاتا ہے۔ سرمد بے چین پھرنے لگتا ہے۔ کچھ سمجھ نہیں آتی، کیا کرے۔)

سرمد: کیا کروں!

(یکدم فون کی گھنٹی بجتی ہے۔ سرمد اٹھاتا ہے)

سرمد: ہیلو!

(کٹ کر کے دکھاتے ہیں۔ فرخندہ، جمال جی کی لڑاکا قسم کی بیوی کا فون ہے۔ وہ گھر سے بات کر رہی ہے)

فرخندہ: یہ جمال جی کا کمرہ ہے۔ میں ان کی بیوی بول رہی ہوں۔

سرمد: (سن کر سوچتا ہے) نہیں یہ کمرہ تو اداکارہ چمکیلی کا ہے۔

فرخندہ: کیا! آپریٹر نے غلط ملا دیا۔

سرمد: نہیں، ٹھیک ملایا۔ دونوں ایک ہی کمرے میں رہ رہے ہیں۔

(سرمد فون بند کر دیتا ہے۔ فرخندہ کو غصہ چڑھ جاتا ہے۔ جمال کے موبائل کا نمبر ملاتی ہے)

فرخندہ: (غصے سے) اب اٹھالو!

(سرمد ادھر ادھر دیکھ کر جمال کا ٹیبل پر پڑا موبائل اٹھاتا ہے)

فرخندہ: میں بول رہی ہوں۔

سرمد: (فون پر ہاتھ رکھ کر) یہ تو جمال جی کی بیوی ہے۔ (سرمد زنانہ آواز بنا کر) جی! چمکیلی اسپیکنگ۔ (سرمد فرخندہ کو سنانے کے لئے فون سے پرے کر کے یوں بولتا ہے تاکہ فرخندہ سن سکے)

سرمد: (مردانہ آواز، سیکرٹری بن کر) میڈم جی! وہ آپ کی جمال جی سے شادی کی خبر پریس کو دینی ہے؟

سرمد: (چمکیلی بن کر) پاگل ہو گئے ہو۔ تمہیں پتہ ہے ناں جمال جی کی بیوی کتنی پینڈو سی ہے۔ اخبار میں خبر آئی تو اس کو پتہ چل جائے گا۔ جمال جی خفیہ رکھنا چاہتے ہیں۔

سرمد: (سیکرٹری بن کر) شادی کا ٹائم ایک بجے کنفرم ہے ناں جی۔

سرمد: (چمکیلی بن کر) او کے جاؤ، فون پر بات کر رہی ہوں۔ (فون پر) ہیلو جی!....

فرخندہ: (سب سن کر غصے سے آگ بگولا ہو کر) جی کی بچی.... جمال آج زندہ بچے گا تو تم سے شادی کرے گا۔

(فرخندہ فون بند کر دیتی ہے۔ ادھر سرمد فون بند کر کے مؤدب ہو کھڑا ہو جاتا ہے۔ ڈائریکٹر جمال جی باہر آتے ہیں)

جمال: وہ کس کا فون تھا؟

سرمد: وہ... سر.... میرا موبائل تھا۔ وہ سر آپ ناراض تو نہیں ہوں گے۔ وہ باہر کے چینل والے آپ کا انٹرویو کرنا چاہ رہے تھے۔ میں نے ایک بجے آنے کا کہہ دیا۔ سر دنیا کو پتہ چلنا چاہیے، آپ کتنے عظیم ڈائریکٹر ہیں۔

جمال: خود مجھے تو ابھی پتہ نہیں، میرا مطلب ٹھیک ہے۔

سرمد: سر اسی کے لئے آپ سوٹ پہنیں۔ پتہ لگے آپ ہی دولہا ہیں۔

جمال: جی!

سرمد: مطلب تقریب کے دولہا۔ انٹرویو ہونا ہے ناں آپ کا۔

ان ڈور — دن کا وقت

ہوٹل کا لان

(شادی کا ماحول ہے۔ ٹینٹ لگے ہیں۔ سوٹ پہنے پریشان جمال جی اندر سے باہر آجارہے ہیں۔ جمال نے سوٹ پہنا ہوا ہے۔ عجیب سے لگ رہے ہیں۔)

جمال: چمکیلی کب سے دلہن بنی بیٹھی ہے۔ یہ نکاح خواں کس ایکٹر کو کاسٹ کر لیا تھا۔ ابھی تک نہیں آیا۔

سرمد: وہ سر ابھی آجاتا ہے، آتا ہے....

(جمال غصے سے پھر اندر جاتا ہے۔ کیمرہ دروازہ پر سرمد کے پاس ہی رہتا ہے۔ اتنے میں عالی بھاگتا آتا ہے۔ وہ ہاتھ سے اشارہ کرتا ہے جس کا مطلب جمال کی بیوی آرہی ہے۔ جمال پھر باہر آتا ہے)

سرمد: (اس کے گلے میں ہار ڈالتا ہے) وہ سر! پہلا سین ہے ناں فلم کا اس لئے... وہ آپ چلیں۔ میں خود لے کر آتا ہوں نکاح خواں کو....

(جمال ہار سمیت اندر جاتا ہے۔ اتنے میں باہر سے فرخندہ اپنے بھائیوں کے ساتھ غصے میں آتی ہے۔ اسے آتے دیکھ کر)

سرمد: (اونچی آواز میں) بھئی نکاح خواں کو جلدی بلاؤ۔ جمال جی فوراً نکاح چاہتے ہیں۔ لیٹ ہو رہے ہیں۔

فرخندہ: لیٹ تو ایسا کروں گی کہ ہمیشہ کے لئے لیٹ جائے گا۔

(وہ بھائیوں سمیت اندر چلی جاتی ہے۔ سرمد، عالی باہر ہی ہیں۔ اندر سے مارتے پیٹتے جمال کو گھسیٹتی بیوی بھائیوں کی مدد سے باہر لا رہی ہے۔)

جمال: بیگم میری بات تو سنو!

فرخندہ: تم گھر چلو، پھر دیکھتی ہوں تمہیں.... بڑا شوق ہے تمہیں دولہا بننے کا۔

(اس کا ہار توڑ کر پرے پھینکتی ہے۔ جمال کو کچھ سمجھ نہیں آرہی)

ان ڈور — دن کا وقت

ہوٹل کا کمرہ

(سرمد بیٹھا فون کر رہا ہے۔ عالی موجود ہے)

سرمد: ساجدہ آج کا دن میرے لئے ہے ہی اچھا۔ آج تم سے شادی ہوئی تھی ناں! مجھے کے۔ کے پروڈکشنز کی فلم مل گئی۔

ساجدہ: فلم گم ہو گئی تھی!

سرمد: جی! وہ مجھے ڈائریکٹر لیا ہے انہوں نے.... وہ اپنی شادی کی فلم ایڈٹ کر لی ہے میں نے۔ وہ میں بھجوا رہا ہوں۔ کوریئر سروس سے۔ مائنڈ نہ کرنا۔ آج نہیں آسکوں گا۔ میری طرف سے شادی کی سالگرہ مبارک۔ او کے (فون بند کر کے عالی سے) مجھے یقین نہیں آرہا کہ میں اس فلم کو ڈائریکٹ کروں گا۔

عالی: فلم لگے گی تو بھی یقین نہیں آئے گا کہ کس نے اسے ڈائریکٹ کیا ہے۔

سرمد: اس پر ہمیں ایوارڈ بھی مل سکتا ہے۔ پچھلی بار مجھے فلم "غنڈہ نمبر 1" پر ایوارڈ ملا تھا۔

عالی: پر اس کی ڈائریکشن تو آپ نے نہیں کی تھی۔

سرمد: اسی پر تو ایوارڈ ملا تھا۔

عالی: ویسے سرمد صاحب آپ کو لائف سیونگ ایوارڈ ملنا چاہیے تھا۔ آپ کی فلم کی وجہ سے کئی جانیں بچیں۔ وہ جس سینما گھر میں لگی تھی۔ شو کے دوران اس کی چھت گر گئی تھی۔ ہماری فلم تھی، کوئی دیکھنے نہیں آیا تھا۔ کسی اور کی فلم لگی ہوتی تو کئی جانیں ضائع ہو جاتیں۔

سرمد: عالی چُپ کر کے جاؤ اور ساجدہ کو یہ شادی کی کیسٹ کوریئر کر کے آؤ۔

ان ڈور — دن کا وقت

فلم کا سیٹ

(فلم کے سیٹ پر سرمد بڑا ڈائریکٹر بن کر عینک ماتھے پر رکھے ہوئے ہے۔ عالی باہر سے آتا ہے۔

اسسٹنٹ: سر جی! آج کے شاٹس میں کون کون ہو گا۔

سرمد: شاٹس میں۔ میری فلم میں کوئی شاٹس میں نہیں ہو گا۔ سب پورے کپڑے پہنیں گے۔

(عالی آتا ہے)

عالی: میں آگیا۔

سرمد: کون ہو تم؟ میرے سیٹ پر تو میں بھی نہیں بولتا!

عالی: وہ کوریئر کی رسید ہے۔

سرمد: ہیں! وہ میری عینک کہاں گئی۔ میرے سیٹ پر چیزیں اِدھر اُدھر نہیں ہونی چاہئیں۔ کہاں ہے عینک ڈھونڈو۔

عالی: ویسے سر آپ عینک کے بغیر بھی پڑھ لیتے ہیں۔

سرمد: ہیں! تمہیں کہا تھا، ساجدہ کو کوریئر کرنا ہے۔ تم نے یہ کسی مسز سرمد کو کر دیا۔

عالی: وہ سر! ساجدہ بھابی، مسز سرمد ہی ہیں۔

سرمد: اچھا! پہلے بتانا تھا۔ ہیں! یہ کیا کیا تم نے! تم نے پتہ تو سویرا کا لکھ دیا۔ اگر سویرا نے فلم دیکھ لی تو..... اب ہم کیا کریں۔

عالی: اب ہم نے کیا کرنا ہے۔ جو کرنا ہے سویرا بھابی نے کرنا ہے کیونکہ کوریئر والوں نے پیکٹ اسی وقت لاہور روانہ کر دیا تھا۔

سرمد: جلدی کر، اس سے پہلے کہ میرا کلائمکس ہو جائے۔ لاہور پہنچنا چاہیے۔

اسسٹنٹ: سر سین ریڈی ہے

(دونوں وہاں سے بھاگتے ہیں۔ اسسٹنٹ دونوں کو بھاگتے دیکھتا ہے۔ وہ بھاگ جاتے ہیں۔ اسسٹنٹ حیران ہے)

آؤٹ ڈور — دن کا وقت

سڑک پر

(سرمد اور عالی کسی بس کی چھت پر بیٹھے سفر کر رہے ہیں)

ان ڈور — دن کا وقت

کوریئر سروس کا آفس

(کوریئر سروس کے آفس کے کاریڈور میں بھاگتے کوریئر کے دفتر میں پہنچتے ہیں۔ اس کے کاؤنٹر پر ایک بندہ ڈاک لے کر جا رہا ہے)

سرمد: (گھبرائے ہوئے) ڈیلیوری کب ہو گی؟

کریم: (دیکھے بغیر) ہسپتال ساتھ ہے اس طرف۔

سرمد: جی!

(اتنے میں کوریئر کا ملازم ڈاک لے کر جاتا ہے۔ سرمد کریم کو رسید دکھاتا ہے۔ رسید دیکھ کر)

کریم: آپ کو خود آنے کی ضرورت نہیں تھی۔ آپ کا پارسل وقت پر پہنچے گا۔

سرمد: آپ کے ہاں لیٹ نہیں ہوتے؟

کریم: بالکل نہیں!

سرمد: کتنی بری سروس ہے آپ کی۔ اتنی بھی وقت کی پابندی کیا ہوئی۔ ہم آزاد ملک میں رہتے ہیں، اتنی پابندیاں!

کریم: جی!

عالی: آپ کو ذرا احساس نہیں۔ آپ کی وجہ سے کسی کی بیوی سر پھاڑ سکتی ہے ان کا۔ آپ کی شادی ہوئی ہے۔ (وہ حیرانی سے سب دیکھ رہا ہے۔ وہ انکار میں سر ہلاتا ہے) کیوں نہیں ہوئی، اسی لئے آپ کو کسی کی چوٹ کا احساس نہیں۔

کریم: کیسی باتیں کر رہے ہیں۔ ابھی آپ کے سامنے جو بندہ گیا ہے، وہی آپ کے علاقے کو کور کرتا ہے۔

سرمد: وہ جوا بھی گیا تھا۔

(وہاں سے بھاگتے ہیں۔ کاریڈور میں انہیں ایک کوریئر سروس کی وردی میں جانے والا ملازم نظر آتا ہے۔ یہ پیچھے بھاگ کر اسے پکڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ سمجھتا ہے کوئی واردات کرنے والے ہیں۔ وہ تھوڑا سا بھاگتا ہے۔ یہ فوراً قابو کرتے ہیں۔ وہ گر پڑتا ہے۔ عینک اس کی گرتی ہے، بمشکل اسے ڈھونڈتا ہے۔)

سرمد: وہ نکالو ہمارا پارسل۔

نواز: دیکھیں، وہ میں آپ کو یہ نہیں دے سکتا!

عالی: یہ دیکھو (رسید دکھا کر) ہمیں یہ پارسل چاہیے ہر قیمت پر۔

نواز: ہر قیمت پر.... پر ہم یہ بیچتے تو نہیں۔ (رسید غور سے دیکھ کر) یہ رسید والا پارسل۔ یہ تو میرے علاقے میں نہیں۔ یہ علاقہ جس کے پاس ہے، وہ تو وہ موٹر سائیکل پر جا رہا ہے۔

(یہ اسے دیکھتے ہیں جو باہر سڑک پر نکل گیا ہے۔ اس کے پیچھے بھاگتے ہیں۔ نواز عینک ڈھونڈ کر قمیض ٹھیک کر کے اپنی موٹر سائیکل کی طرف جاتا ہے۔)

آؤٹ ڈور — دن کا وقت

سڑک کا منظر

(سڑک پر رکشے میں سرمد اور عالی بیٹھے ہیں۔ آگے ایک کوریئر والا موٹر سائیکل پر جا رہا ہے۔ یہ رکشے والے کو تیز چلانے کا کہتے ہیں۔ اشارے پر رکتا ہے تو دونوں رکشے سے اتر کر فوراً اسے دبوچ لیتے ہیں۔ وہ پھر نواز ہی نکلتا ہے۔ یہ اسے دیکھ کر اس سے معذرت کرتے ہیں۔ وہ ان سے ڈرتا قریب نہیں آ رہا۔)

ان ڈور — دن کا وقت

سویرا کا گھر

(اس کا بھائی نوید آیا ہے۔ وہ وی سی آر پر فلم دیکھ رہا ہے۔ فلم میں شیر کسی جانور کو

چیر پھاڑ کر کھا رہے ہیں۔ سویرا یکدم سین دیکھ کر ناراض ہو جاتی ہے)

سویرا: پرے کرو اسے، جانوروں کی فلمیں دیکھتے ہو۔ جانور کوئی ہماری فلمیں دیکھتے ہیں؟

(نوید اسی طرح دیکھتے دیکھتے ٹی وی کا رخ دوسری طرف کر دیتا ہے۔ وہ غور سے دیکھ رہا ہے۔ بیل سنائی دیتی ہے۔ سین دیکھتے ہوئے)

نوید: ہیں یہ جنگل میں بیل کہاں ہو رہی ہے؟

سویرا: دروازے پر بیل ہو رہی ہے، دیکھو کون ہے؟

(وہ ٹی وی بند کرتی ہے تو اٹھتا ہے۔ باہر جا کر دروازہ کھولتا ہے۔ سرمد اور عالی سامنے کھڑے ہیں، بری حالت ہے۔ عجیب نظروں سے نوید کو دیکھ رہے ہیں)

نوید: قانونی بھائی آپ؟

عالی: (سرمد کو سرگوشی) عزت سے پیش آ رہا ہے۔ اس کا مطلب ہے ابھی تک کیسٹ نہیں ملی۔

(سویرا غصے میں باہر آ رہی ہے۔ ہاتھ میں کیسٹ)

سویرا: میں اس کیسٹ کو اٹھا کر باہر پھینک دوں گی۔ (یکدم سرمد کو دیکھ کر) سرمد آپ! آپ نے کیا حالت بنائی ہوئی ہے!

سرمد: حالت تو اب بنے گی۔ اس نے کیسٹ دیکھ لی ہے۔

عالی: وہ آپ نے یہ کیسٹ دیکھی!

سویرا: (نفرت سے منہ بنا کر) ایک دو سین ہی مجھ سے برداشت نہ ہو سکے۔ اتنے خوفناک سین۔

سرمد: خوفناک سین! عالی کیا ہمارا میک اپ ٹھیک نہیں تھا۔ وہ میرا مطلب وہ.... عالی کچھ بتاؤ ناں وجہ....

عالی: آپ بتائیں۔ آپ اچھا جھوٹ بولتے ہیں.... میں تو نیوز کاسٹر کے اڈیشن میں بھی فیل ہو گیا تھا۔

نوید: باجی دیں ناں کیسٹ (چھیننے کی کوشش کرتا ہے)

سویرا: چپ کر جاؤ، میں پہلے ہی بہت غصے میں ہوں۔

سرمد: وہ سویرا تمہیں کیسٹ دیکھ کر بہت برا لگا ہوگا!

سویرا: برا! میری تو چیخیں نکل گئی تھیں۔

عالی: آپ کی نکل گئیں، اب سرمد کی باری ہے۔

سویرا: جی!

سرمد: وہ سویرا مجھے معاف کر دو۔ اس فلم میں جو ہے، اس کی معافی!

نوید: شیر نے ہرن کو چیر پھاڑ دیا، اس کی معافی آپ مانگ رہے ہیں۔

سرمد: شیر نے ہرن کو!

سویرا: ہاں یہ نوید ڈراؤنی سی فلم کرائے پر لایا ہے!

سرمد: یہ ڈراؤنی فلم ہے (خوش ہو کر) میں ایسے ہی ڈر رہا تھا۔ (ہنسنے لگتا ہے) اس کا مطلب کوریئر والا نہیں آیا۔

سویرا: جی! کسی نے آنا تھا؟

سرمد: نہیں نہیں، کسی نے نہیں آنا تھا!

(اسی وقت باہر بیل ہوتی ہے۔ سرمد اور عالی ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں)

سرمد: کہیں وہ آ تو نہیں گیا!

(دونوں یکدم دروازے کی طرف بھاگتے ہیں۔ سویرا، نوید حیرانی سے دیکھتے ہیں۔ سرمد دروازہ کھولتا ہے تو مانگنے والا ہے۔ یہ منہ بنا کر کچھ اسے دیتے ہیں۔ دروازہ بند کر کے مڑتے ہیں۔ سویرا اور نوید حیرانی سے دیکھ رہے ہیں۔)

سرمد: وہ میرا مطلب تھا مانگنے والا.... ان کی بڑھ چڑھ کر مدد کرنا چاہیے۔ دعا دیتے ہیں یہ لوگ۔

عالی: ہاں اب بات دعا تک جا پہنچی ہے۔

سویرا: طبیعت خراب ہے!

سرمد: ہیں تمہاری طبیعت خراب ہے، مجھے پہلے بتانا تھا!

نوید: آپ کی طبیعت خراب لگ رہی ہے یا پھر ہونے والی ہے خراب۔

سرمد: جی! (سرمد ڈرتا ہے)

سویرا: تم تو یہ کیسٹ فوراً واپس کر کے آؤ۔ خبردار ایسی فلم دوبارہ لائے۔

ان ڈور — دن کا وقت

ڈرائنگ روم

(وہاں سرمد اور عالی بیٹھے ہیں۔ دونوں گھبرائے ہوئے ہیں۔)

سرمد: کتنی مشکل سے کے۔ کے پروڈکشنز کی فلم ملی تھی۔ تمہاری وجہ سے سب چھوڑ کر یہاں خوار ہو رہا ہوں۔

عالی: ہاں مجھے آپ کو شادی سے روکنا چاہیے تھا!

سرمد: تم نے پتہ غلط لکھا۔ شادی کی سالگرہ پر بھی نہیں جا سکتا!

(سویرا آتی ہے)

سویرا: کس کی شادی کی سالگرہ؟

سرمد: (روانی میں) میری شادی کی سالگرہ..... وہ سویرا۔ وہ میری فلم میں شادی کی سالگرہ ہے۔

سویرا: مجھے پتہ ہے (دونوں باتیں کرتے ایک طرف ہو جاتے ہیں)

سرمد: تمہیں پتہ ہے۔ مجھے تو خود ابھی پتہ چلا... یہ کہ... تمہیں پتہ ہے۔

سویرا: آپ کہہ رہے تھے آپ کو کے۔ کے پروڈکشنز کی فلم ملی ہے اور آپ یہاں بیٹھے ہیں۔

سرمد: بس تمہاری محبت میں دل نہیں کرتا یہاں سے جانے کو۔

سویرا: آپ مجھ سے اتنی محبت کرتے ہیں۔ تو پھر میری محبت کی خاطر جائیں۔ کام کریں، جائیں ناں!

سرمد: وہ دیکھیں.... وہ میں.... کیسے جا سکتا ہوں؟

سویرا: جائیں ناں عالی آپ بھی جائیں ان کے ساتھ۔ پروڈیوسر کیا کہے گا۔

عالی: اس نے جو کہنا تھا کہہ دیا، بڑی تعریف کی اس نے سرمد کی۔ مادری زبان میں۔

(اتنے میں باہر سے نوید آتا ہے)

سویرا: تم پھر فلم لے آئے!

نوید: یہ فلم میں تو نہیں لایا۔ کوریئر والا لایا ہے مسز سرمد کے لیے۔ سرمد بھائی کی طرف سے۔

سرمد: ہیں یہ وہ فلم ہے!

سویرا: کون سی فلم؟

عالی: وہ فلم جو دیکھنا آپ کو سخت ناپسند ہے۔

سویرا: اچھا تشدد والی فلم ہے۔

سرمد: ہاں.... وہ وہی ہے۔ اس میں نرا تشدد ہی ہوگا!

عالی: ہاں بڑا تشدد ہوگا۔ اگر آپ نے دیکھ لی!

نوید: آپ کو یہ کیسے پتہ.... ویسے اگر تشدد ہے تو مزا آجائے گا۔

(کیسٹ لے کر نوید اندر جانے لگتا ہے)

عالی: وہ دیکھیں اسے نہ دیکھیں۔ سرمد صاحب کی عزت کا مسئلہ ہے!

سویرا: ان کی عزت کا مسئلہ کیسے ہوا؟

عالی: وہ انہوں نے کہا ہے نوید نہ دیکھو۔ اگر دیکھے گا تو پھر ان کی بے عزتی تو ہوگی ناں۔

سرمد: ہاں بالکل ہوگی۔ (نوید اندر چلا گیا ہے۔ سرمد پیچھے جاتا ہے) وہ دیکھو نوید میں منع کر رہا ہوں۔

(وہ فلم۔ وی سی آر میں لگا دیتا ہے)

نوید: کوئی مجھے روکے تو کام کرنے میں بڑا مزا آتا ہے۔ نہ روکتے تو اور بات تھی۔

سرمد: میں تمہیں روک تو نہیں رہا!

(اتنے میں سویرا اور عالی آجاتے ہیں)

نوید: دیکھا باجی! یہ روک تھوڑی رہے ہیں، مذاق کر رہے ہیں... روائنڈ کر لوں...

(وہ Rewind پر لگا دیتا ہے، سرمد پریشان ہے۔ اشارے سے عالی کو پاس بلاتا ہے۔)

سرمد: عالی کسی طرح فلم غائب کرو۔

عالی: میں کیسے غائب کروں۔ مجھے تو جادو آتا ہی نہیں۔

سرمد: فلم چل گئی تو سمجھ لو، میرا دی اینڈ ہو گیا!

سویرا: جی!

سرمد: فلم چلے گی تو اینڈ ہوگی... کیا کروں!

(سرمد عالی کو اشارہ کرتا ہے۔ اسے سمجھ نہیں آرہی، کیا کہہ رہا ہے)

عالی: کیا ہے؟

سرمد: بجلی بند کر دو!

نوید: ہیں بجلی کیوں بند کر دیں، وہ....

سرمد: وہ... وہ اس لئے کہ اندھیرے میں فلم صاف نظر آتی ہے۔

نوید: لو جی! اب پلے کرتے ہیں۔

سرمد: وہ دیکھیں، یہ فلم دیکھنے والی نہیں۔ وہ سویرا پلیز۔

سویرا: اس نے کوئی ماننا ہے، دیکھ لینے دیں اسے۔

(فلم شروع ہوتی ہے۔ سرمد اور عالی اٹھ کر باہر چلے جاتے ہیں دکھی سے ہو کر۔ فلم شروع ہونے لگتی ہے کہ وی سی آر کے ہیڈ میں کچرا آنے کی وجہ سے کچھ نظر نہیں آرہا۔ بس گانے کی آواز آرہی ہے)

ان ڈور — دن کا وقت

ڈرائنگ روم

(وہاں سیڑھیوں پر دکھی سرمد اور عالی بیٹھے ہیں۔ پس منظر میں شادی کیسٹ پر جو گانے بھرے ہیں، ان کی آواز آرہی ہے)

عالی: یکدم ان گانوں میں کتنا درد آگیا ہے!

سرمد: عالی وہ فلم دیکھ کر کیا کرے گی؟

عالی: فوری طور پر جو چیز ہاتھ آئی، اسے اٹھانے کی کوشش کرے گی۔

سرمد: اچھا! میں سوچ رہا تھا۔ مجھے کچھ کہے گی!

عالی: منہ سے تو کچھ نہیں کہے گی۔ جو کہے گی ہاتھ سے کہے گی۔ اچھا میں چلوں، مجھے ہسپتال جانے کے لئے پھول بھی لینے ہیں۔

سرمد: وہاں کون ہے؟

عالی: میرا دوست اور باس سرمد۔ اس کی عیادت کے لئے بغیر پھولوں کے جانا کوئی اچھا لگتا ہے۔

سرمد: چپ کرو! مجھے ڈراؤ تو ناں! عالی ایسے موقعوں پر سالے کیا کرتے ہیں؟

عالی: یکدم دروازے کھول کر نکلتے ہیں۔

(اسی وقت نوید اندر سے دروازہ زور سے کھول کر نکلتا ہے)

نوید: یہ آپ نے کیا کیا! باجی کو سخت غصہ چڑھا ہوا ہے۔

سرمد: کیا کہہ رہی ہے وہ؟

نوید: یہی کہ ہمارا وی سی آر خراب کر دیا اس کیسٹ نے۔ ایک سین نظر نہیں آیا۔

سرمد: ہیں کیسٹ نہیں چلی، ویری گڈ!

نوید: اس میں خوشی والی کونسی بات ہے۔

عالی: پہلی بار پتہ چلا وی سی آر کا ہیڈ خراب ہوتا ہے۔ اللہ کی کتنی بڑی نعمت ہے۔ فلم چل جاتی تو پتہ نہیں کس کس کا ہیڈ خراب ہو جاتا۔

(سرمد اور عالی خوشی خوشی اندر جاتے ہیں)

سرمد: (خوشی سے) پتہ چلا وی سی آر کا ہیڈ خراب ہو گیا!

سویرا: ہاں گانوں کی آوازیں آرہی ہیں، نظر کچھ نہیں آرہا!

(نوید آتا ہے۔ اس کے ہاتھ میں پیچ کس ہے۔ فلم نکال کر باہر رکھتا ہے اور وی سی آر کھولنے لگتا ہے)

سویرا: ویسے یہ فلم ہے کونسی!

سرمد: شادی کی فلم ہے..... وہ مطلب فلم جو ہم بنا رہے ہیں، وہ شادی کی ہے۔

(فلم اٹھا کر چوری سے اسے چھپا لیتا ہے)

سرمد: عالی چلو! دیر ہو گئی تو دوسری چھوڑے گی نہیں۔

سویرا: کون چھوڑے گی نہیں۔

عالی: وہ.... وہ.... پروڈیوسر پٹھان ہے ناں، وہ یہی کہتا ہے۔ دیر ہو گئی تو ہم چھوڑے گی نہیں۔ چلیں!

سرمد: او کے سویرا!

سویرا: آپ یکدم بہت خوش ہو گئے ہیں!

سرمد: وہ تمہیں دیکھ کر خوش ہو گیا ہوں! او کے (سرمد اور عالی جاتے ہیں)

سویرا: ہیں! اس کا مطلب ہے۔ انہوں نے مجھے ابھی دیکھا ہے۔ میں سمجھ رہی تھی جب سے آئے ہیں، تب سے مجھے دیکھ رہے ہیں۔

آؤٹ ڈور — دن کا وقت

سڑک کا منظر

(سرمد اور عالی خوشی سے بھاگے جا رہے ہیں۔ ایک طرف سے نواز کوریئر والا آہستہ آہستہ موٹر سائیکل پر آرہا ہے۔ وہ انہیں اپنی طرف بھاگتے آتے دیکھتا ہے تو ڈر کر موٹر سائیکل وہیں چھوڑ کر بھاگ اٹھتا ہے۔ سرمد اور عالی کو پتہ بھی نہیں، وہ اس کا نوٹس لئے بغیر تیزی سے گزر جاتے ہیں۔)

ان ڈور — دن کا وقت

ساجدہ کا گھر

(وہاں شادی کی سالگرہ کے مہمان بیٹھے ہیں۔ کچھ کھڑے ہیں۔ مسز بدر اور بدر موجود ہیں)

مسز بدر: وہ سرمد کہاں ہے؟

ساجدہ: امی وہ دوسرے شہر میں شوٹنگ کر رہے ہیں۔

مسز بدر: میں نے گاڑی سے اس جیسے بندے کو سڑک پر بھاگتے دیکھا!

بدر: اس کی شکل کا کوئی اور ہو گا۔ سب خاوندوں کی شکلیں ایک سی ہوتی ہیں۔

(یکدم باہر سے سرمد اور عالی آتے ہیں۔ سرمد نے پھول اور کیسٹ پکڑی ہے)

ساجدہ: آپ یہاں۔ امی ٹھیک کہتی تھیں۔ آپ نے جھوٹ بولا، آپ لاہور میں نہیں!

سرمد: جی! وہ میں فلم کی شوٹنگ کر رہا تھا۔ پروڈیوسر نے بڑی منتیں کیں کہ....

عالی: چلے جاؤ!

سرمد: نہیں کہ نہ جاؤ۔ پر میں نے کہا، میرے لئے فلم سے بڑی شادی کی سالگرہ ہے۔

ساجدہ: پہلے بتاتے میں سالگرہ بڑی کر لیتی۔

عالی: سالگرہ میں شرکت کے لئے دوسرے شہر سے بھاگے آئے ہیں۔

مسز بدر: ٹھیک کہتے ہو۔ میں نے انہیں بھاگتے سڑک پر دیکھا تھا!

سرمد: جی! وہ موقع ہی ایسا ہے اور ساجدہ یہ ہماری شادی کی فلم۔

عالی: ایسی فلم ہے، ابھی ایوارڈ ملتے ملتے بچا ہے۔

ساجدہ: جی! وہ میں اپنی فرینڈز کو دکھاتی ہوں۔

ان ڈور **دن کا وقت**

ٹی وی لاؤنج

(سب فلم دیکھنے بیٹھے ہیں۔ ساجدہ، سلمٰی، مسز بدر اور بہت سی سہیلیاں بیٹھی ہیں۔ فلم چلتی ہے تو یہ شیر والی فلم ہے۔ جانوروں کے کھانے والا سین سب کو برا لگتا ہے۔ سرمد یوں آتا ہے کہ اسے نظر نہیں آرہا۔ ٹی وی پر کیا لگا ہے۔)

سرمد: دیکھا کیسی ایڈیٹنگ اور کیا Symbolic ٹچ ہیں!

سلمٰی: ہاں پوری فلم ہی Symbolic ہے۔ آپ کے نزدیک شادی اس ہارر فلم کی طرح ہے۔ ویری گڈ.....

ساجدہ: سرمد مجھے آپ سے یہ امید نہ تھی۔

(غصے سے اٹھ کر رونے والی ہو کر باہر چلی جاتی ہے۔ سرمد دیکھتا ہے ٹی وی پر)

سرمد: ہیں! یہ کونسی فلم ہے؟

(ساجدہ کے پیچھے جاتا ہے۔ وہ کمرے میں روٹھ کر گئی ہے۔)

سرمد: ساجدہ پلیز!

ساجدہ: آپ نے میری فرینڈز اور گھر والوں کے سامنے میرا مذاق بنایا۔

سرمد: وہ دیکھو جان! یہ فلم تو غلطی سے آگئی۔ شادی کی فلم تو اور ہے۔ اس فلم کی جگہ یہ غلطی سے آگئی! (یکدم سوچ کر) یہ فلم وہ نہیں تو فلم.... ہیں وہ فلم ادھر رہ گئی۔ اونو!

(وہاں سے بھاگتا ہے۔ اس کے مضحکہ خیز چہرے پر فریم سٹل ہوتا ہے اور ٹیلپ چلتے ہیں۔)

☆....☆....☆

ڈبل ٹربل 5

کردار	اداکار
سرمد	جاوید شیخ
ساجدہ	ماریہ واسطی
سویرا	فرح شاہ
عالی	اسمٰعیل تارہ
بدر	جاوید رضوی
مسز بدر	عصمت صوفی

ان ڈور — دن کا وقت

سرمد کا گھر

(ڈرائنگ روم سے ساجدہ سیڑھیاں چڑھتی اوپر جا رہی ہے)

ساجدہ: سرمد کو تیار کراتی ہوں۔ مجھے ساتھ لے کر ڈریسز لے دیں۔

(کٹ کر کے دکھاتے ہیں سرمد تیار ہو رہا ہے۔ پرفیوم لگا لگا کر دیکھ رہا ہے)

سرمد: لڑکیوں کے آڈیشن کے لئے بڑی تیاری کرنا پڑتی ہے۔ اس سوٹ میں تو بڑا پڑھا لکھا لگ رہا ہوں۔ فلم ڈائریکٹر لگ ہی نہیں رہا۔ ٹائی اتار دیتا ہے۔

(ساجدہ اندر آتی ہے۔ حیرانی سے دیکھتی ہے۔ سرمد تیار کھڑا ہے)

ساجدہ: آپ تیار ہیں!

سرمد: (سوچ کر) اسے شک تو نہیں ہو گیا۔ (ساجدہ کو) وہ جان میں خاص طور پر تیار تو نہیں ہو رہا۔

ساجدہ: تو پھر چلیں!

سرمد: کیا تم بھی ساتھ جاؤ گی (خود کلامی) لگتا ہے اسے پتہ چل گیا لڑکیوں کے آڈیشن ہیں۔

ساجدہ: مل کر پسند کریں گے۔

سرمد: جی! (خود کلامی) غصے کی بجائے خوش ہو رہی ہے (ساجدہ کو) ساجدہ تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے!

ساجدہ: ہاں پتہ ہے۔ میری امی کی جب طبیعت خراب ہو تو ہمارا فیملی ڈاکٹر انہیں شاپنگ کا مشورہ دیتا ہے۔ چلیں شاپنگ کرنے۔

سرمد: اچھا تم شاپنگ کے لئے کہہ رہی تھیں۔ میں سمجھا تمہیں پتہ چل گیا۔

ساجدہ: کیا پتہ چل گیا؟

سرمد: وہ... یہ کہ میں تیار ہوں....

ساجدہ: آج آپ مجھے دو سوٹ لے کر دیں گے۔

سرمد: دو۔ پچھلے ہفتے تین لے کر تو دیئے تھے۔

ساجدہ: کب لے کر دیئے تھے؟

سرمد: (خود کلامی) اچھا سویرا کو لے کر دیئے ہوں گے.... وہ میرا مطلب تھا اس ہفتے تین لے کر دوں گا۔

ساجدہ: (خوش ہو کر) اچھا.... چلیں، پھر لے دیں۔ آج ہفتہ ہی ہے۔

سرمد: وہ.... آج.... وہ دراصل.... وہ آج تو میں نے رائٹر کے ہاں جانا ہے۔ سکرپٹ پر بیٹھنا ہے۔

ساجدہ: ان کے ہاں بیٹھنے کو کچھ اور نہیں۔

سرمد: وہ تم خود ہی جا کے کوئی اچھا سا سوٹ لے آنا۔ تمہاری چوائس بہت اچھی ہے۔

ساجدہ: آپ تو کہتے ہیں میری چوائس اچھی نہیں۔

سرمد: مجھ سے تو اچھی ہی ہے۔ تم میری چوائس ہو۔ میں تمہاری چوائس ہوں، اس سے اندازہ لگا لو۔

ساجدہ: جی!

سرمد: جان یہ ایک ہزار لو، کوئی اچھا سا ایک سوٹ لے لینا۔

ساجدہ: ایک سوٹ!

سرمد: وہ اس لئے کہہ رہا ہوں کہ آدھا سوٹ ملتا نہیں۔ سوٹ اپنی پسند کا نہ لینا۔ کوئی اچھا سا لینا۔

ان ڈور — دن کا وقت

دفتر کا منظر

(کمرے میں فلمی ہیروئنیں بننے کی شوقین کافی خواتین لڑکیاں فلمی انداز اور کپڑوں میں بیٹھی ہیں۔ عالی آتا ہے)

عالی: دو ملاؤں میں مرغی حرام ہوتی ہے۔ سرمد لگتا ہے دو بیویوں میں حلال ہو گیا، ابھی نہیں آیا۔

روزی: (فلمی لہجے میں) ڈائریکٹر صاحب کب آئیں گے؟

عالی: ابھی آتے ہیں۔

(عالی جاتا ہے۔ عینک اور سگار سالے کر ڈائریکٹر بن کر آتا ہے۔ کرسی پر بیٹھ کر)

عالی: اچھا تو آپ لوگ آڈیشن کے لئے آئے ہیں؟

روزی: آپ کون ہیں؟

عالی: مجھے نہیں جانتے۔ میں نے بڑی بڑی فلمیں ڈائریکٹ کی ہیں۔ چھ چھ سات سات گھنٹے کی فلمیں۔ یہ ریما، بابرہ، میرا کو کس نے ہیروئن بنایا، میں نے۔

روزی: انہوں نے تو آپ کی کسی فلم میں کام نہیں کیا۔

عالی: اسی لئے تو ہیروئنیں بنی ہیں۔ میں نے کئی ڈائریکٹروں کے نام پر فلمیں بنائیں۔ سید نور کو فلمیں میں بنا کر دیتا تھا۔ خود تو اس نے تب سے بنانا شروع کی ہیں۔ جب سے فلاپ ہونا شروع ہوئی ہیں۔ سرمد کو میں بنا کر دیتا ہوں۔

(سرمد آتا ہے۔ عالی نے نہیں دیکھا)

شاذی: سرمد جی کو آپ بنا کر دیتے ہیں؟

عالی: ہاں میں بنا کر دیتا ہوں۔ (یکدم دیکھ کر) چائے میں ہی بنا کر دیتا ہوں۔ ابھی لا رہا ہوں۔ کینیا سے لاؤں یا سری لنکا سے۔ راستہ دینا، کینیا کو ادھر سے شارٹ کٹ ہے۔

سرمد: تم نے آڈیشن شروع تو نہیں کر دیئے؟

عالی: شروع تو نہیں کئے، ختم کئے ہیں۔

سرمد: (ادا سے شاذی سے) آپ کا نام!

شاذی: شاذی

سرمد: کیا سپر ہٹ نام ہے۔

عالی: بس ایک نقطے سے رہ گیا۔ شاذی... شادی (سرمد غصے سے عالی کو دیکھتا ہے)

(فون کی گھنٹی بجتی ہے)

سرمد: پھر ساجدہ کا ہوگا۔ بڑی مشکل سے جان چھڑا کر آیا ہوں۔ ہیلو جان!

(کٹ کر کے دکھاتے ہیں، سویرا ہے)

سویرا: (رعب سے) کیا کر رہے ہیں؟

سرمد: (شاذی سے ذرا دور ہٹتے ہوئے) وہ میں کچھ نہیں، قسم لے لیں۔

سویرا: اچھا! پھر ابھی ایئرپورٹ جا کر میری خالہ کو لے آئیں۔

سرمد: ابھی..... مجھے کل بتانا تھا۔

سویرا: کل تو آپ کی ریکارڈنگ تھی!

سرمد: کل ریکارڈنگ تھی۔ اچھا دوسرے گھر میں تھا۔ وہاں ریکارڈنگ تھی، وہ جان اتنا کام کرتا ہوں، بھول جاتا ہوں۔ کیا کر رہا ہوں۔

عالی: بھول جاتے ہیں، کیا کر رہے ہیں۔ اسی لئے تو خوش ہیں۔

سرمد: پر جان میں نے تو تمہاری خالہ کو دیکھا نہیں۔ اچھا، اچھا.... اچھا (فون بند کر کے) وہ عالی ایئرپورٹ سے میری خالہ ساس کو لے آؤ!

عالی: خالہ ساس پہلے ساسیں کم تھیں۔ لوگوں کو دو شادیوں پر سزا ملتی ہے دو ساسیں تمہیں تو کئی سزائیں ملی ہیں۔

سرمد: عالی صاحب آپ جائیں! سلمیٰ نام ہے خالہ کا، انہیں گھر چھوڑ آئیں۔

عالی: یہی کچھ کرنا تھا تو خود ہی شادیاں نہ کر لیتا... (سرمد گھورتا ہے) جاتا ہوں!

ان ڈور — دن کا وقت

ساجدہ کا گھر

(عالی سلمیٰ کے بیگ اٹھائے بیل دیتا ہے۔ پیچھے خالہ سلمیٰ آ رہی ہیں۔ بچی ملازمہ دروازہ کھولتی ہے)

عالی: آیئے یہی ہے آپ کے داماد کا گھر۔

(عالی اندر چلا جاتا ہے۔ ادھر ادھر دیکھتا ہے)

عالی: ساجدہ..... بھابی.....

(واپس آتا ہے۔ سلمیٰ آتی ہے اندر)

عالی: (اندر آئی ہوئی سلمیٰ کو) وہ بھابی تو شاپنگ کرنے گئی ہیں، آپ بیٹھیں۔

سلمیٰ: میری بھانجی میرے لئے گفٹ لینے گئی ہوگی۔ یہ لو پچاس روپے، چالیس ٹیکسی کو دے دینا۔ دس تم رکھ لینا۔

عالی: جی!

سلمیٰ: اور بیگ سے کپڑے نکال کر استری کر کے ہینگر میں لٹکا دو۔

عالی: جی... وہ میں آپ کا داماد نہیں ہوں جی۔ مجھے کوئی باعزت کام ہی بتائیں۔

ان ڈور دن کا وقت

آفس کا منظر

(سرمد بیٹھا ہے۔ ہیروئن بننے کی شوقین لڑکی کے ساتھ فلرٹ کر رہا ہے)

نازو: مجھے جی بڑی ہیروئن بنا دیں!

سرمد: ہیروئن میں بنا دیتا ہوں، بڑی بننے کے لئے آپ خوراک بہتر کریں۔ میری فلموں میں کام کرنے کا یہ فائدہ ہوتا ہے۔ یہ فلاپ نہیں ہوتیں....

(عالی داخل ہوتا ہے)

عالی: ریلیز ہوں گی تو فلاپ ہوں گی ناں!

سرمد: تم بیٹھو باہر، بلاتا ہوں۔

نازو: آپ کہہ رہے تھے، آپ نے ابھی شادی نہیں کی۔

سرمد: ابھی... (عالی کو) وہ ابھی تو نہیں کی... پہلے کی بات اور ہے۔

عالی: میں آپ کی ساس کو گھر چھوڑ آیا ہوں۔

سرمد: (نازو کو) وہ سگی ساس نہیں خالہ ساس ہے۔

عالی: ساجدہ بھابی گھر نہیں تھیں، سلمیٰ خالہ کو چھوڑ کر آ گیا ہوں۔

سرمد: اچھا... (سوچ کر) کیا تم انہیں ساجدہ کے ہاں چھوڑ آئے! (گھبرا کر کھڑا ہو جاتا ہے)

عالی: فکر نہ کرو، اندر بٹھا کر آیا ہوں۔

سرمد: عالی! وہ تو سویرا کی خالہ تھی۔ تجھے انہیں لانے بھیج کر غلطی کی۔

عالی: یہ تو نہ کہیں۔ غلطی تو آپ نے بہت پہلے کی کی ہے۔

(سرمد وہاں سے بھاگتا ہے۔ کیمرہ تیز تیز اسے بھاگتے دکھاتا ہے۔ نازو ایک دو اور ہیروئنیں ان کو بلاتی رہ جاتی ہیں۔)

ان ڈور دن کا وقت

ساجدہ کا گھر

(سرمد بھاگتا گھر میں داخل ہوتا ہے)

سرمد: یا اللہ ساجدہ نہ آئی ہو۔

(یکدم سیڑھیوں پر اسے کوئی کھڑا ڈرا دیتا ہے۔ یہ سلمیٰ ہے۔)

سلمیٰ: کدھر منہ اٹھائے چلے آ رہے ہو۔ کس سے ملنا ہے؟

سرمد: جی وہ.... وہ یہ میرا گھر ہے۔

سلمیٰ: اچھا تو آپ ہیں داماد جی! بچی کو نوکرانی رکھا ہے۔ کب کا کہا ہے پکوڑے بنا کر لاؤ، ابھی نہیں آئی۔ میری بھانجی کہاں ہے!

سرمد: نہیں آئی، شکر ہے۔ (خوش ہو جاتا ہے)

سلمیٰ: اس میں خوش ہونے والی کونسی بات ہے؟

سرمد: وہ آنٹی... وہ آپ کی بھانجی تو گھر میں انتظار کر رہی ہے۔ وہ عالی غلط گھر لے آیا!

سلمیٰ: غلط گھر! یہ گھر اتنا غلط تو نہیں لگتا، ٹھیک ٹھاک ہے۔

سرمد: عالی مروائے گا۔ وہ آنٹی کدھر ہے آپ کا سامان، جلدی کریں وہ گھر چلیں۔

سلمیٰ: کیسی باتیں کر رہے ہو؟ یہ گھر نہیں کیا!

سرمد: نہیں وہ، یہ سیٹ ہے۔ میں فلم ڈائریکٹر ہوں ناں۔ (فخر سے کہتا ہے)

سلمیٰ: بھانجی تو کہہ رہی تھی، تم اچھی پوسٹ پر ہو۔

سرمد: وہ یہاں شوٹنگ کرتے ہیں۔ شوٹنگ کے لئے گھر لیتے ہی ناں کرائے پر۔

سلمیٰ: یہاں شوٹنگ ہوتی ہے۔ مجھے بھی ڈراموں کا بڑا شوق ہے۔ سکول ڈرامے میں میں نے چڑیل کا رول کیا تھا!

سرمد: کیا ہو گا۔ اس رول کے لئے آپ کو کوئی مشکل نہیں ہوئی ہو گی۔

سلمیٰ: ہاں..... کیا!

سرمد: وہ جلدی چلیں، وہ سویرا نے....

سلمیٰ: کس نے....

سرمد: مطلب آپ کی بھانجی نے پکوڑے نکال کر رکھے ہیں، ٹھنڈے ہو جائیں گے۔ سامان کہاں ہے آپ کا۔

(اوپر اشارہ کرتی ہے۔ سیڑھیاں چڑھتا جاتا ہے۔ تیز تیز سین میں سامان لاتا ہے۔)

سرمد: بس جلدی کریں۔ شکر ہے ابھی تک ساجدہ نہیں آئی۔

(دروازہ کھولتا ہے۔ ساس دوسری طرف منہ کئے چیزیں چیک کر رہی ہے۔ سرمد دروازہ پر کھڑا ہے۔ دور پیچھے ساجدہ شاپنگ بیگ اٹھائے آ رہی ہے۔ سرمد نے نہیں دیکھا۔ یکدم مڑ کر دیکھتا ہے۔)

سرمد: مر گیا! اب کیا کروں۔

(دروازہ بند کر کے اندر سے لاک کر کے کھڑا ہو جاتا ہے)

سلمیٰ: داماد جی چلیں!

سرمد: نہیں وہ.... ہاں... وہ آپ نے سیٹ تو دیکھا نہیں۔

سلمیٰ: ڈنر سیٹ کی بات کر رہے ہیں۔ دیکھ لیا بلکہ رکھ بھی لیا۔

(بیگ کی طرف اشارہ کرتی ہے)

سرمد: وہ آپ نے اوپر ڈرامے کا سیٹ تو دیکھا نہیں۔ وہ آئیں ناں پلیز ورنہ میری بے عزتی ہو جائے گی۔

سلمیٰ: میرے نہ دیکھنے سے بے عزتی کیسے ہو گی!

سرمد: وہ آپ کی بھانجی کیا سوچے گی، میں نے آپ کو سیٹ بھی نہیں دکھایا۔ (بیل ہوتی ہے۔ ڈر کر) جلدی کریں۔

(سامان اٹھا کر زبردستی سلمیٰ کو اوپر لے جاتا ہے۔ ایک کمرے میں چھوڑ کر سیڑھیوں کی طرف آ رہا ہے کہ مڑ کر دیکھتا ہے۔ وہ بھی پیچھے آ رہی ہے۔ جا کر واپس اسے کمرے کے اندر لے جا کر دروازہ اچھی طرح بند کر کے آتا ہے۔ گرتا پڑتا آ کے دروازہ کھولتا ہے۔)

ساجدہ: وہ آپ!

سرمد: ہاں وہ ساجد.... تم آ گئی!

ساجدہ: آپ اتنے گھبرائے کیوں ہیں؟

سرمد: اتنی گھبراہٹ تو ہر خاوند کے چہرے پر نیچرلی ہوتی ہے۔ وہ تم اتنی جلدی آ گئی۔

ساجدہ: یہ تو مجھے پوچھنا تھا۔ آپ کو تو رائٹر کے ساتھ سکرپٹ پر بیٹھنا تھا۔

سرمد: وہ سکرپٹ چھوٹا سا تھا، رائٹر اور میں دونوں کیسے بیٹھتے۔

ساجدہ: جان میں سوٹ لے کر آئی ہوں۔ کیسا ہے!

سرمد: سچ سچ بتانا ہے یا تعریف کرنی ہے۔ ہاں وہ جان یاد آیا تم نے ایک سوٹ کیوں لیا۔ کیوں لیا ایک سوٹ۔

ساجدہ: جی!

سرمد: دو لینے تھے۔ تم نے صبح مجھے کہا کہ تم دو سوٹ لینا چاہتی ہو۔ بس میں سارا دن یہی سوچتا رہا کہ تمہیں کس طرح دو سوٹ لے کر دوں۔ یہ لو ایک ہزار۔

ساجدہ: اس سے دو سوٹ تو نہیں آئیں گے۔

سرمد: وہ اس کا ایک اور سوٹ لے آؤ۔

(ساجدہ کی کمر ہے۔ سرمد کو اوپر خالہ سلمیٰ کی جھلک نظر آتی ہے۔ گھبرا جاتا ہے)

ساجدہ: یہ میں کیا دیکھ رہی ہوں!

سرمد: (گھبرا کر اوپر دیکھ کر) مر گئے، تم نے دیکھ لیا!

ساجدہ: اور کیا! آپ کتنے اچھے ہیں، مجھے ایک اور سوٹ کے لئے رقم دے رہے ہیں۔

سرمد: اچھا یہ.... میں سمجھا کچھ اور ہے.... وہ جان تم جلدی جلدی جاؤ۔ جب تک تم جا کر ایک اور سوٹ نہیں لے آتیں، مجھے سکون نہیں ملے گا۔

ساجدہ: آپ کتنے اچھے ہیں۔

(سرمد اوپر دیکھ کر)

سرمد: یہ تو مجھے بھی پتہ ہے، وہ نیچے نہ آ جائے۔

ساجدہ: کون نیچے نہ آ جائے؟

سرمد: مطلب احتیاط سے جانا، تم نیچے نہ آ جانا ٹریفک کتنی Terrific ہے ناں۔

ساجدہ: چلیں پھر!

سرمد: ہاں ہاں جاؤ۔ کوئی جلدی نہیں.... مطلب آنے کی۔

(جانے لگتی ہے۔ سرمد بہت Relax ہوتا ہے کہ ساجدہ تھوڑا سا جا کر مڑتی ہے)

ساجدہ: آئیں ناں!

سرمد: کیا مطلب!

ساجدہ: وہ میں آپ کے بغیر تھوڑی جاؤں گی۔ چلیں!

سرمد: وہ میں کیسے چل سکتا ہوں؟

ساجدہ: نہیں چل سکتے، کیا ہوا؟

سرمد: ہاں وہ.... میری ٹانگ میں بہت درد ہے، چل نہیں سکتا!

ساجدہ: مجھے پہلے بتانا تھا۔ آپ آرام سے بیٹھ جائیں۔

سرمد: وہ تم سوٹ لے آؤ.... مجھے آرام مل جائے گا۔

ساجدہ: نہیں میں آپ کو ایسے چھوڑ کر کیسے جاؤں! (ساجدہ اوپر سیڑھیاں چڑھنے لگتی ہے)

سرمد: ہیں! اوہ ساجدہ تم کہاں جا رہی ہو؟

ساجدہ: وہ آپ کی مالش کر دیتی ہوں، درد ٹھیک ہو جائے گا۔ اوپر سے دوائی لے آؤں۔

سرمد: نہیں وہ.... تم اوپر نہیں جانا، مجھے چھوڑ کر۔

ساجدہ: جی.... جان میں اتنا اوپر نہیں جا رہی۔

سرمد: بس تم یہیں رہو! وہ جان تم سوٹ لے آؤ ناں! میں ٹھیک ہوں۔

ساجدہ: اچھا چلو شکر ہے۔ چلیں پھر میرے ساتھ!

سرمد: جی! وہ میں اتنا بھی ٹھیک نہیں، بہت درد ہے۔
(اوپر دیکھتا ہے۔ سلمیٰ سیڑھیوں سے نیچے آنے لگتی ہے)

سلمیٰ: (آواز) داماد جی کہاں ہیں؟

ساجدہ: یہ کون بولا؟

سرمد: وہ یہ.... وہاں میں ٹی وی چلتا چھوڑ آیا تھا۔ وہ ہے.... ابھی آتا ہوں۔
(تیزی سے بھاگ کر اوپر جاتا ہے اور ساجدہ سے چھپا کر خالہ کو واپس اوپر لے جاتا ہے۔ خالہ حیرانی سے اسے دیکھ رہی ہے)

ان ڈور — دن کا وقت

اپر فلور

(ساجدہ کے گھر کا اپر فلور ہے۔ سرمد، سلمیٰ کو لے کر ایک طرف چلا گیا ہے۔ سلمیٰ گھبرائی ہوئی ہے)

سرمد: آپ باہر کیوں آ گئیں؟

سلمیٰ: کیوں باہر کیا ہے؟

سرمد: آہستہ بولیں۔

سلمیٰ: (آہستہ) باہر کیا ہے؟

سرمد: وہ.... ہاں وہ اتنی ٹھنڈی ہوا ہے، طبیعت خراب ہو جائے گی۔

سلمیٰ: کس کی، تمہاری؟

سرمد: ہاں.... مطلب آپ کی۔ آئیں آپ کو اپنا بیڈ روم دکھاتا ہوں۔

سلمیٰ: تمہارا....

سرمد: وہ مطلب ڈرامے کے لئے بیڈ روم بنایا ہے، آپ دیکھیں، میں آتا ہوں۔
(اس کمرے میں ساجدہ کی تصویر لگی ہے۔ سلمیٰ اسے اٹھا کر)

سلمیٰ: یہ کون ہے؟

سرمد: مر گئے.... وہ.... یہ.... ہاں اس ڈرامے کی ہیروئن ہے ناں۔ اس کا کمرہ بنایا ہے۔
(خود کلامی) کہیں میرے ساتھ تو ساجدہ کی کوئی تصویر نہیں یہاں!

سلمیٰ: کیا کہا؟

سرمد: کچھ نہیں۔ وہ آپ دیکھیں اسے، میں آیا....
(باہر نکل کر باہر سے کنڈی لگا دیتا ہے)

سرمد: اب کیا ہو گا!
(فون ملا کر سیڑھیوں میں کھڑا ہو کر فون کرتا ہے۔)

سرمد: ہیلو! ہیلو! عالی کے بچے اٹھالو فون۔
(عالی فون اٹھاتا ہے)

سرمد: عالی گڑبڑ ہوگئی۔

عالی: ہوگی۔ چلو کام ختم ہوا۔

سرمد: میں ساجدہ کو لے کر باہر جا رہا ہوں۔

عالی: ویزہ لگ گیا!

سرمد: عالی گھر سے باہر۔ اوپر والے کمرے میں خالہ ہے۔ اسے نکال کر سویرا کے ہاں لے جانا، میرے پاس ٹائم نہیں ہے۔

عالی: میں بتا دیتا ہوں، بارہ بجے ہیں تمہارے۔

سرمد: جلدی کرو، ساجدہ کو پتہ نہ چل جائے۔

ساجدہ: کس بات کا!

سرمد: (روانی میں) اسی مصیبت کا جو آئی ہے.... ہیں وہ ساجدہ تم۔

ساجدہ: جان آپ کس مصیبت کی بات کر رہے ہیں؟

سرمد: میں تو تمہاری بات کر رہا تھا۔ وہ میرا مطلب مصیبت کو چھوڑو، تم مسکراتی ہو تو میں بالکل ٹھیک ہو جاتا ہوں۔

ساجدہ: جیسے ٹانگ کا درد ٹھیک ہو گیا؟

سرمد: ہاں۔ میری اس ٹانگ میں، نہیں اس ٹانگ میں، کس میں تھا.... جان دیکھا مجھے بھول گیا کہ کس ٹانگ میں درد تھا۔ چلو تمہارے لئے میں خود سوٹ لینے چلتا ہوں۔

ساجدہ: ہیں! ایک سوٹ کے لئے آپ جائیں گے؟

سرمد: وہ.... دو لے دوں گا۔ تم بس چلو سہی۔

ساجدہ: اچھا! میں جوتے بدل لوں، یہ تو کاٹتے ہیں۔

سرمد: کس کی کھال کے ہیں.... جلدی بدل لو۔

(اس کمرے میں جاتی ہے جس میں سلمٰی ہے)

سرمد: ہیں تم اس کمرے میں جا رہی ہو۔ وہ جان تم پر یہ شوز بہت اچھے لگ رہے ہیں۔

(درد سے کراہتے ہوئے)

ساجدہ: ہاں لگ رہے ہیں ناں!

سرمد: وہ تم ان کو نہ بدلنا پلیز۔ ایسے ہی شوز تم نے اس دن پہنے تھے جب تم سے میری پہلی

ملاقات ہوئی تھی۔

ساجدہ: (خوش ہو کر) آپ کو یاد ہے؟

سرمد: شادی سے پہلے میں سب سے پہلے لڑکیوں کے جوتے دیکھتا تھا احتیاطاً۔ چلو جان آؤ نئے شوز لینے چلتے ہیں۔

ساجدہ: جی۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی۔ (سیڑھیاں اترتے ہوئے)

سرمد: نہیں سمجھ آ رہی۔ شکر ہے، آئیں چلیں۔ تم سیڑھیاں اترتی کتنی اچھی لگتی ہو۔

(ساجدہ حیران ہے۔ یکدم اوپر سے سلمٰی دروازہ کھٹکھٹاتی ہے)

ساجدہ: یہ اوپر کس نے دروازہ کھٹکھٹایا؟

سرمد: وہ۔ ہاں خالہ ہوگی۔ میرا مطلب ہمسائیوں کی خالہ، ان کے گھر سے آواز آ رہی ہے ناں! آؤ جان۔

(سرمد ساجدہ کو خوش کر کے سیڑھیاں اتار کر باہر کے دروازے پر لاتا ہے اور خوشی خوشی دروازہ کھولتا ہے تو سامنے سسر ساس کھڑے ہیں۔)

سرمد: اونو!

ساجدہ: (خوشی سے) امی ابا آپ!

بدر: تم کہیں جا رہے تھے، ہم غلط ٹائم پر آئے۔

سرمد: ہاں!....

ساجدہ: کیسی بات کرتے ہیں۔ امی سرمد مجھے دو سوٹ اور شوز لے کر دے رہے ہیں۔

مسز بدر: داماد جی کیا بات ہے!

بدر: وہ۔ ایسے ہی دل کر رہا تھا۔ وہ ساجدہ چلیں!

ساجدہ: امی آئی ہیں، اب کیسے جا سکتی ہوں۔ امی آئیں بیٹھیں۔

(ڈرائنگ روم میں بیٹھنے لگتے ہیں)

مسز بدر: ساجدہ اس سے کپڑوں کے پیسے لے لو، بعد کا کیا پتہ!

سرمد: وہ آپ یہاں بیٹھنے لگے ہیں وہ.... ادھر اندر بیٹھتے ہیں۔

ساجدہ: نہیں اوپر میرے کمرے میں چلتے ہیں!

سرمد: کیا! وہ اوپر.... سیڑھیاں چڑھ کر جانا اباجی کے لئے ٹھیک نہیں!

مسز بدر: پھر تو اوپر ہی چلتے ہیں۔

(جانے لگتے ہیں۔ سرمد بہت پریشان ہے)

مسز بدر: سرمد تم پریشان لگ رہے ہو۔

بدر: وہ اتنی پریشانی تو خاوند کے چہرے پر ہونی چاہیے ورنہ لوگ سمجھیں گے بیوی میکے گئی ہے!

سرمد: وہ..... نیچے بیٹھے ہیں کیوں انکل؟

(اوپر سلمیٰ سے کچھ گرتا ہے۔ اس کی آواز آتی ہے)

بدر: یہ اوپر کون ہے؟

سرمد: وہ.... اوپر.... وہ دراصل..... میں دیکھتا ہوں۔ وہ آپ اوپر نہ جائیں۔

مسز بدر: داماد جی کیا بات ہے۔ آؤ ساجدہ اوپر چلتے ہیں۔

(وہ سیڑھیاں چڑھ کر جا رہی ہیں۔ یہ گھبرایا ہوا ہے)

سرمد: عالی نے مروا دیا!

مسز بدر: کچھ مجھے کہا؟

سرمد: نہیں وہ آنٹی.... وہ آپ اوپر نہ جائیں.... وہ اوپر (پھر اوپر کچھ گرنے کی آواز) وہ اوپر بڑا سا چوہا ہے۔

ساجدہ

مسز بدر: ہیں! چوہا....

(دونوں سیڑھیوں سے بھاگتی نیچے اترتی ہیں۔)

سرمد: شکر ہے میں سمجھتا تھا خدا نے چوہا بیکار ہی بنایا ہے۔ (اوپر جاتے ہوئے) وہ میں اسے نکالتا ہوں۔

(سرمد اوپر آتا ہے۔ کمرے میں دیکھتا ہے)

سرمد: وہ خالہ... وہ.... یہ خالہ کہاں مر گئی؟

(کوئی پیچھے سے اس کا کاندھا تھپتھپاتا ہے۔ سرمد یکدم ڈرتا ہے۔)

سلمیٰ: کون مر گئی؟

سرمد: وہ کوئی نہیں، وہ آپ بتائیں!

سلمیٰ: پہلے داماد جی آپ بتائیں۔ یہ نیچے کون ہیں، آوازیں آ رہی تھیں؟

سرمد: وہ... وہ کوئی نہیں۔ ٹی وی لگا ہو گا۔ وہ نیچے والے ٹی وی پر آوازیں ہی آتی ہیں اور تو کوئی نہیں۔

(سرمد، سلمیٰ وہاں کھڑے ہیں جہاں سے سیڑھیوں پر ڈنڈے لے کر آہستہ آہستہ ساجدہ، بدر، مسز بدر چڑھتے نظر آتے ہیں)

سلمیٰ: یہ کیا کر رہے ہیں؟

سرمد: (دیکھ کر) مر گیا! وہ یہ.... وہ....

سلمیٰ: ڈرامہ کر رہے ہیں!

سرمد: ہاں وہ ایکٹر ہیں۔ شوٹنگ کر رہے ہیں۔ وہ آپ بولنا نہیں!

سلمیٰ: کیوں؟

سرمد: وہ ریکارڈنگ ہو رہی ہے ناں!

سلمیٰ: (سرگوشی) وہ یہ کس پر حملہ کرنے لگے ہیں۔ عجیب حرکتیں کر رہے ہیں۔

سرمد: آپ نے بولنا نہیں۔

(سرمد سیڑھیوں پر ساجدہ، بدر، مسز بدر کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ وہ گھبرا جاتے ہیں)

سرمد: وہ وہ غائب ہو گیا.... چوہا!

ساجدہ: چوہا کیسے غائب ہو سکتا ہے۔ اسے جادو آتا تھا؟

مسز بدر: یہیں ہو گا۔ ایک بار اسے ڈھونڈ کر مار دو..... ادھر ہو گا!

سرمد: وہ.... اس کمرے میں تو وہ ہے.... مطلب وہ نہیں ہے! اب کیا ہو گا۔ وہ دیکھیں پلیز چوہے کا اعتبار کریں.... وہ میرا مطلب میرا اعتبار کریں۔

(آہستہ آہستہ ساجدہ، بدر، مسز بدر یکدم اس کمرے کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔ سامنے سلمیٰ کھڑی ہنس رہی ہے۔ اس کے ہنسنے پر حیران ہوتے ہیں۔)

ساجدہ: آپ کون ہیں۔ یہاں کیا کر رہی ہیں؟

سلمیٰ: وہ میں شوٹنگ دیکھ رہی تھی۔ وہ کیمرہ کدھر ہے؟

مسز بدر: جی! یہ کیا باتیں کر رہی ہے؟

urdukutabkhanapk.blogspot.com

سلمیٰ: وہ جی مجھے آٹوگراف دیں جی!

سرمد: وہ.... یہ دے دیں گی۔ وہ یہ خالہ ہیں....

سلمیٰ: خالہ۔ نہیں خالہ ساس کہو!

ساجدہ: جی! کس کی خالہ ساس!

سرمد: وہ.... وہ اپنے داماد کی۔ وہ (سرگوشی) یہ عالی کی خالہ ساس ہیں! وہ آرہا ہے لے جانے کے لئے۔ وہ چھوڑ گیا تھا!

سلمیٰ: کس کی ساس!

سرمد: ہماری ہی ہوئی۔ آپ نے کچھ کھایا؟

ساجدہ: ہمیں تو عالی بھائی نے بتایا ہی نہیں کہ وہ شادی کر رہے ہیں!

سلمیٰ: عالی بھائی!

سرمد: وہ آئیں ناں چلتے ہیں۔ میں خالہ جی کو چھوڑ آتا ہوں۔

ساجدہ: عالی بھائی کو آ لینے دیں۔ خالہ جی آپ آئیں (سرمد کو) آپ نے کچھ کھلایا کہ نہیں۔

سلمیٰ: (خود کلامی) ڈائریکٹر کی ساس ہونے کا بڑا فائدہ ہے۔ سب عزت کر رہے ہیں۔

ان ڈور — دن

ڈرائنگ روم

(سلمیٰ، بدر، مسز بدر بیٹھے ہیں۔ ساجدہ پکوڑے اور بہت سی چیزیں لائی ہے۔)

سرمد: عالی ابھی تک نہیں آیا۔ وہ آئیں ناں میں گھر لے چلوں... ان کی بھانجی کے گھر۔

ساجدہ: عالی بھائی تو آجائیں۔ آپ کھائیں!

(بیل ہوتی ہے۔ دروازہ کھولتے ہی عالی آتا ہے اور سب کو بیٹھے دیکھ کر حیران ہو جاتا ہے)

عالی: ادھر تو لگ رہا ہے آخری سین چل رہا ہے!

ساجدہ: عالی بھائی آپ نے ہمیں پہلے کیوں نہیں بتایا!

عالی: جی کس بات کا؟

ساجدہ: یہی شادی کا!

عالی: پتہ چل گیا۔ سرمد چوٹ تو نہیں لگی.... ابھی نہیں لگی۔ اللہ کے گھر دیر ہے اندھیر نہیں۔

ساجدہ: آپ بتائیں ناں، شادی کا کیوں نہیں بتایا!

عالی: حیرت ہے۔ سرمد کی شادی کا ذکر اتنے آرام سے۔ بھابی آپ کو غصہ نہیں آرہا۔

ساجدہ: غصہ کس بات کا! خوشی کی بات ہے۔

عالی: سرمد مجھے چٹکی کاٹنا، میں خواب تو نہیں دیکھ رہا۔

بدر: بھئی عالی تمہاری ساس بہت اچھی ہیں۔

(مسز بدر گھورتی ہے)

عالی: یہ میری ساس تو نہیں!

ساجدہ: جی!

سرمد: مطلب ساس نہیں، خالہ ساس ہے۔

عالی: ہاں میری خالہ ساس ہیں۔

سلمیٰ: کیا مطلب! میرے داماد تو یہ ہیں۔

(سب چونکتے ہیں)

مسز بدر: کیا!

عالی: سرمد اب تو گیا!

سلمیٰ: یہ میری بھانجی کے میاں ہیں۔ ابھی گھر لے جانا تھا۔ ڈرامے کا سیٹ دکھانے لائے تھے۔ آپ ان کے ڈرامے میں کام کر رہی ہیں!

ساجدہ: میں.... میں تو سرمد کی بیوی ہوں!

سلمیٰ: کیا تم نے دو شادیاں کی ہیں!

سرمد: نہیں وہ.... دراصل بات.... یہ ہے.... عالی کچھ کہو ناں!

عالی: ساجدہ بھابی میں نے بہت سمجھایا تھا۔

سرمد: نہیں جان.... میں نے تمہارے علاوہ کسی کا کبھی سوچا بھی نہیں۔

عالی: ہاں سوچنے کی بات ٹھیک ہے۔ سوچتا یہ بالکل نہیں!

سلمٰی: میں ابھی اپنی بھانجی کو فون کر کے بلاتی ہوں۔

(تیزی سے سیڑھیوں کی طرف جاتی ہے)

سرمد: وہ ساجدہ میری جان، معافی دے دو۔ انکل سمجھائیں ناں بس ایک بار غلطی ہو گئی!

عالی: ایک بار، دوبار کہو۔

سرمد: تم تو چپ کرو۔

سلمٰی: میری بھانجی آ رہی ہے۔

ساجدہ: سرمد آپ چلے جائیں، میں آپ کی شکل نہیں دیکھنا چاہتی۔

سرمد: جان وہ.....

(ساجدہ کے جو ہاتھ میں آتا ہے سرمد کو مارتی ہے۔ نشانہ چوکتا ہے۔ عالی کو لگتی ہے۔ سلمٰی بھی غصے میں آ کر مارتی ہے۔ وہ بھی عالی کو ہی لگتی ہے۔ دونوں بھاگ کر سٹور میں خود کو بند کر لیتے ہیں۔)

ان ڈور — دن

سٹور

(جس میں سرمد اور عالی دونوں ہیں۔ انہوں نے اندر سے دروازہ بند کر لیا ہے۔ سرمد کا موبائل بجتا ہے۔)

سرمد: سویرا کا فون ہے۔ کیا کروں؟

عالی: سن لو، سن لو فون۔ یہاں کونسا چوٹ لگنے کا خطرہ ہوتا ہے۔

سرمد: سوچا نہ تھا ایک دن ایسا ہوگا۔

عالی: جس دن کو ایسا ہونے پر پریشان ہو، ایک دن نہ ہوتا تو ایک شام ہو جاتا۔

(باہر بیل ہوتی ہے)

عالی: لگتا ہے سویرا بھابی آ گئی۔

ان ڈور — دن کا وقت

ڈرائنگ روم

(سلمٰی دروازہ کھولتی ہے۔ ساجدہ، بدر اور مسز بدر موجود ہیں۔)

سلمٰی: یہ ہے میری بھانجی۔ بھانجی یہ ہے تمہارے میاں کی دوسری بیوی۔ وہ خود اس کمرے میں چھپا ہے۔

بھانجی: خالہ میرے میاں تو میرے ساتھ ہیں، آؤ ناں سلیم۔ یہ!

سلمٰی: تو پھر یہ کون تھا!

بھانجی: خالہ جی آپ غلطی سے یہاں آ گئیں۔ سوری جی ان کی وجہ سے آپ کو تکلیف ہوئی۔

ساجدہ: جی! کیا سرمد نے دوسری شادی نہیں کی؟

سلمٰی: ہائے میں نے تو اسے کافی زور سے مارا تھا۔

ان ڈور — دن کا وقت

سٹور

(جہاں عالی اور سرمد دونوں بند ہیں۔ عالی کان لگا کر باہر سن رہا ہے کہ کیا ہو رہا ہے)

عالی: دونوں بیویوں کی آوازیں نہیں آ رہیں۔ چپ کر کے دو خواتین کیسے لڑ سکتی ہیں؟

سرمد: اب کیا کریں؟

عالی: ہم نے کیا کرنا ہے۔ اب تو جو کرنا ہے، انہی نے کرنا ہے۔

(باہر سے دستک ہوتی ہے)

عالی: دروازہ نہ کھولنا۔ تمہارے گھر میں تو اٹھا کر مارنے والی چیزیں بھی بہت ہیں۔

ساجدہ: (آواز) سرمد جان! دروازہ کھولو۔ پلیز!

سرمد: کافی عزت سے دستک نہیں دے رہی!

بدر: (آواز) بیٹا پلیز کھول دو۔

ساجدہ: سرمد پلیز۔

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

(ڈرتے ڈرتے دروازہ کھولتے ہیں۔ سرمد، عالی حیران کھڑے ہیں۔ ساجدہ معافی مانگ رہی ہے۔)

ساجدہ: مجھے معافی دے دیں۔

سرمد: جی! عالی یہ بے عزتی کرنے کا کونسا طریقہ ہے!

بدر: دراصل خاتون کی بھانجی کا میاں تو کوئی اور ہے! غلط فہمی تھی۔

مسز بدر: معاف کر دیں ناں، ساجدہ غصے میں ہاتھ اٹھا گئی۔

عالی: سرمد تمہارے پاس معافی ہے تو دے دو۔

سرمد: (ساجدہ کو) خیر تم نے ایسی حرکت کی، معافی مشکل ہے۔

ساجدہ: جان پلیز! اب آپ پر کبھی شک نہیں کروں گی۔

سرمد: اچھا چلو معاف کیا!

(ساجدہ اور اس کے ماں باپ خوش ہوتے ہیں۔ موبائل فون کی گھنٹی بجتی ہے۔ سرمد اٹھاتا ہے)

سرمد: ہیلو! ہاں کیا خالہ پہنچ گئیں! اچھا جان!

ساجدہ: کیا!

(سرمد کو مارنے لپکتی ہے۔ فریم سٹل ہوتا ہے)

☆....☆....☆

ڈبل ٹربل 6

کردار	اداکار
سرمد	جاوید شیخ
عالی	اسمٰعیل تارہ
ساجدہ	ماریہ واسطی
سویرا	فرح شاہ
ثریا	صحبہ خاں
ڈاکٹر	طارق مصطفیٰ

ان ڈور — دن کا وقت

ساجدہ کا گھر

(سرمد کوئی فلمی رسالہ دیکھ رہا ہے۔ ساجدہ پاس بیٹھی اسے دیکھ رہی ہے۔ وہ رسالے میں بزی ہے۔)

ساجدہ: آپ تو اتنے بزی رہتے ہیں، گھر کے لئے آپ کے پاس وقت ہی نہیں۔

سرمد: جان! ادھر گھر بھی تو جانا ہوتا ہے۔

ساجدہ: جی!

سرمد: وہ مطلب ادھر گھر کا سیٹ لگا ہے ناں فلم میں اس کا کہہ رہا تھا۔

ساجدہ: میں آپ کے لئے چائے لاؤں خود بنا کر۔

سرمد: میں نے کیا غلطی کی ہے۔

(فون کی گھنٹی بجتی ہے، اٹھاتا ہے)

سرمد: ہیلو! سویرا اس وقت (ساجدہ کو دیکھ کر فون پر ہاتھ رکھ کر) وہ فلم ساز کہہ رہا ہے سویرے اٹھ گئے۔ اسے کہا سویرا تو نہیں۔ تم اپنے ہاتھ سے میرے لئے چائے بنا کر لا رہی تھی۔ تمہارا ہاتھ جسے لگے، وہ چیز مزیدار ہو جاتی ہے۔

ساجدہ: (خوش ہو کر) اچھا میں ابھی لاتی ہوں۔

سرمد: (فون پر) ہاں سویرا جان، وہ سپاٹ بوائے تھا۔ کیسے فون کیا، خیر تو ہے ناں!

سویرا: وہ میری سہیلی کے میاں ہسپتال میں داخل ہوئے ہیں۔ ان کو دیکھنے جانا ہے۔

سرمد: تم نے ابھی تک انہیں نہیں دیکھا۔ گھر آئیں گے تو دیکھ لینا۔

سویرا: ان کی عیادت کے لئے جانا ہے۔ بیماروں کی عیادت میری ہابی ہے ناں۔ آپ جلدی آجائیں، آپ کے بغیر عیادت کے لئے کیسے جا سکتی ہوں۔ کوئی پھول اٹھانے کے لئے تو ہو۔

سرمد: جی! وہ .... میں تو شوٹنگ کر رہا ہوں۔ کہاں .... سوچ لینے دیں۔ ہاں کاغان میں۔ (کچھ سوچتا ہے اور پھر فون دور کر کے) ہیلو! ہیلو! وہ سگنل ڈاؤن ہو رہے

ہیں۔ (فون اور پرے کر کے یوں بولتا ہے جیسے اس کی آواز کم ہو رہی ہے۔ ساجدہ چائے لے کر آتی ہے۔ وہ دیکھ رہی ہے۔) ہیلو! ہیلو! .... آواز نہیں آ رہی.... جان... ہیلو! .... شکر ہے جان چھوٹی۔

(خوش ہوتا ہے۔ مڑ کر دیکھتا ہے۔ ساجدہ چائے لئے کھڑی ہے)

ساجدہ: آپ ایسے کیوں بات کر رہے تھے۔ یہ جان کون ہے؟

سرمد: وہ... جان... ہاں وہ جان محمد فلمساز ہے۔ وہ منہ دور کر کے اس سے اس لئے بات کر رہا تھا۔ اسے فلو ہوا ہے۔ کہہ رہا تھا آ کے نئی فلم سائن کر لو۔

ساجدہ: ہیں۔ یقین نہیں آتا۔

سرمد: مجھے کونسا یقین ہے۔ وہ ویسے آج کا دن تو میں تمہارے ساتھ گزاروں گا۔ تمہارے ساتھ گزارا دن کتنا لمبا ہوتا ہے۔

ساجدہ: (خوش ہو کر) اچھا.... کیا!

سرمد: میرا مطلب آج ہالی وڈ کا کوئی فلمساز بھی چل کر آئے اور کہے، آج فلم سائن کر لو تو نہیں کروں گا۔

ساجدہ: یقین نہیں آتا کہ آپ انکار کر سکتے ہیں۔

سرمد: اس پر یقین آتا ہے کہ وہ چل کر میرے پاس ڈائریکشن کروانے آئے گا تو میرے انکار پر کیوں نہیں آ رہا۔

ساجدہ: آپ پلیز فوراً جائیں، فلم نہیں چھوڑنا چاہیے۔

سرمد: ہیں! یہ تو خوش ہونے کی بجائے بھیج رہی ہے۔ ساجدہ آج دل کرتا ہے، تم بولتی رہو، میں سوتا رہوں۔ میرا مطلب سنتا رہوں۔

ساجدہ: (شرما کر) آپ مجھے اتنا پسند کرتے ہیں۔ کتنی لکی ہوں میں۔

سرمد: میرا حوصلہ ہے.... میرا مطلب لکی تو میں ہوں۔ شادی سے پہلے میرے سارے دوست مجھے لکی لکی کہتے تھے۔

(سرمد چائے کا گھونٹ لے کر منہ بناتا ہے)

سرمد: یہ کیا ہے؟

ساجدہ: چائے ہے!

سرمد: اچھا چائے ہے۔(فوراً Smile دے کر پینے لگتا ہے)

ساجدہ: وہ میری Friend ثریا کئی بار کہہ چکی ہے، آپ سے ملنا ہے۔ اسے فلموں میں کام کرنے کا بڑا شوق ہے۔

سرمد: دیکھنے میں کیسی ہے؟

ساجدہ: میرے جیسی ہے۔

سرمد: اچھا خوبصورت نہیں۔

ساجدہ: کیا مطلب؟

سرمد: مطلب، بہت خوبصورت ہے۔

ساجدہ: اسے بلاؤں۔

(خوشی سے ہاں میں سر ہلاتا ہے۔ اٹھ کر جاتی ہے تو برا سا منہ بناتا ہے۔ مڑ کر دیکھتی ہے تو پھر خوشی والا منہ بناتا ہے۔ خاموش سین، وہ فون کر رہی ہے، پھر آتی ہے)

ساجدہ: میں نے فون کر دیا ہے۔ آ رہی ہے۔(اسی وقت باہر بیل ہوتی ہے)

سرمد: لگتا ہے آ گئی۔ باہر گلی میں ہی کھڑی تھی۔

ساجدہ: اتنی جلدی..... وہ تو ہر جگہ لیٹ جاتی ہے۔

سرمد: پھر تو فلموں میں چلے گی۔

(ساجدہ دروازہ کھولتی ہے تو عالی آتا ہے)

عالی: بھابی سرمد کہاں ہے۔ سرمد میں نے کمال کر دیا۔

سرمد: ہاں جو کچھ نہیں کرتے، کمال ہی کرتے ہیں۔

عالی: میں نے ایک حلوائی کو پھنسایا ہے۔ وہ فلم بنوانے کے لئے تیار ہو گیا ہے۔

سرمد: تو نے شادی کی فلمیں بھی پکڑنا شروع کر دیں۔

عالی: بس تمہاری ہی دو بار بنائی تھیں۔

ساجدہ: دو بار؟

عالی: وہ بھابی پہلی بار اچھی نہیں بنی تھی۔ دو بار بنانا پڑی تھی.... سرمد میں نے حلوائی سے کہا ہے، پیسہ لگاؤ تو فلم "خر دماغ حلوائی" میں تمہیں ہیرو لے لیں گے۔ چلو

اس کی دکان میں شیشہ بھی ہے۔ کہیں ہمارے جانے سے پہلے شیشہ نہ دیکھ لے۔

سرمد: تو پھر جلدی کرو۔

ساجدہ: جی آپ تو کہہ رہے تھے۔ سارے کام چھوڑ کر آج گھر رہیں گے۔

سرمد: وہ تب کوئی کام نہیں تھا ناں! وہ جان فلم ساز کا کیا پتہ، کب اسے عقل آ جائے۔

ساجدہ: وہ میری سہیلی....

سرمد: اسی کے لئے تو فلم لینے جا رہے ہیں۔

ساجدہ: پھر ٹھیک ہے۔ جلدی آنا۔

آؤٹ ڈور — دن کا وقت

سڑک

(چلتی سڑک وہاں کیمرہ سرمد اور عالی کے مڈ شاٹ پہ آتا ہے۔ دونوں چلتے کیمرے کی طرف آ رہے ہیں اور باتیں کر رہے ہیں۔)

عالی: میں نے اسے کہا۔ پاکستان میں ایک ہی ڈائریکٹر ہے۔ انٹرنیشنل لیول کا۔ اس سے فلم بنوانا۔

سرمد: ہیں! تم نے اسے کسی اور کا نام بتا دیا۔

عالی: اوہو! تمہارا ہی ہے۔ تم کہنا ساری ہیروئنیں تمہارے سامنے پانی بھرتی ہیں۔ چاہے پانی بھرنے کا سین کروانا پڑے۔ کہنا اس کا Face بنا ہی بڑی سکرین کے لئے ہے۔ Face ہے ہی اتنا بڑا چھوٹی سکرین اسے Face نہیں کر سکتی۔ اب تم اوپر ہی اوپر جاؤ گے۔(یکدم مڈ شاٹ میں دیکھتے ہیں۔ سکرین سے سرمد یکدم نیچے گر گیا۔ عالی چلتا جا رہا ہے اور باتیں کر رہا ہے۔ وہ ذرا آگے آتا ہے تو کیمرہ دکھاتا ہے۔ پیچھے ایک گٹر ہے۔) بس تم ایڈوانس قابو میں کر لینا۔ ہیں سرمد کہاں گیا۔ زیادہ اوپر تو نہیں چلا گیا۔ سرمد۔ سرمد۔ کہاں ہو؟

(آواز سرمد کی) عالی! (عالی مڑ کے ادھر ادھر دیکھتا ہے اور گٹر کے قریب آ کے دیکھتا ہے)

عالی: ہیں تم یہاں گر گئے ہو۔ کیا کہے گا، گرا ہوا ڈائریکٹر ملا ہے اسے۔

ان ڈور — دن کا وقت

ساجدہ کا گھر

(وہاں ثریا عجیب مضحکہ خیز انداز میں سجی ہوئی بیٹھی ہے۔ فلمی ہیروئن بنے۔ بے شک لالچ کرتے میں دکھادیں۔)

ثریا: (فلمی انداز میں) کب آئیں گے۔ "وہ" فون سنتے ہی میں تو دوڑی آئی۔

ساجدہ: رکشہ نہیں ملا تھا۔ (ثریا چونکتی ہے) تم کہہ رہی ہو ناں دوڑی آئی۔

ثریا: ساجدہ ان کو یہ نہ بتانا۔ میں نے بی اے کیا ہے۔ کہنا میٹرک ہوں ورنہ وہ مجھے ٹی وی کی ایکٹرس سمجھیں گے۔ "وہ" کب آئیں گے۔ میں ہیروئن لگ رہی ہوں ناں۔

ساجدہ: سرمد تمہارے لئے فلم لینے گیا ہے۔ ابھی آیا سمجھو۔

ثریا: کیا! یہ کس کو آیا سمجھنا ہے۔ ویسے میں آیا وایا نہیں بنوں گی۔ ویسے فلم میں میرے کتنے گانے ہوں گے۔ فون کر کے پوچھیں ناں ان سے تاکہ میں پریکٹس کر لوں۔

ساجدہ: اچھا!

ان ڈور — دن کا وقت

ایمرجنسی وارڈ

(ایمرجنسی وارڈ میں زخمی سرمد لیٹا ہے۔ ٹانگ پر پلستر ہوا ہے۔ ڈاکٹر غفار اور عالی پاس ہیں۔ ڈاکٹر سینے پر اسٹیتھو سکوپ رکھ کر چیک کرتا ہے۔ یکدم سینے کی پاکٹ میں سرمد کا موبائل بجتا ہے۔)

ڈاکٹر: ہیں! دل اتنا اونچا دھڑک رہا ہے۔ میں نہیں بچوں گا، مطلب یہ نہیں بچے گا۔

(پھر فون بجتا ہے۔ عالی نکال کر سنتا ہے۔)

عالی: ہیلو جی بھابی میں ہسپتال بول رہا ہوں۔ میرا مطلب ہسپتال سے بول رہا ہوں۔

(کٹ کر کے دکھاتے ہیں، ساجدہ گھر سے فون کر رہی ہے)

ساجدہ: کیا ہسپتال میں ہیں؟

ثریا: ہسپتال کا سین ہے۔ ہسپتال میں گانا بھی ہے؟

ساجدہ: (فون پر) کیا گر گئے ہیں؟

ثریا: کتنے گر گئے ہیں؟

ساجدہ: اچھا.....

(کٹ کر کے واپس آتے ہیں۔ ڈاکٹر سرمد کا معائنہ کر رہا ہے۔ ڈاکٹر ایکسرے دیکھ رہا ہے۔ عینک اتری ہے۔)

ڈاکٹر: ایکسرے کہاں ہے؟

(عالی اس کی عینک لگاتا ہے تو اسے ہاتھ میں پکڑا ایکسرے نظر آنے لگتا ہے۔)

ڈاکٹر: کتنی زبردست ہڈی ٹوٹی ہے۔ ویری گڈ

سرمد: ویری گڈ!

ڈاکٹر: وہ میں نے اپنے لئے کہا ہے۔ خاندان میں پہلے بھی کسی کی ٹانگ ٹوٹی ہے؟ مطلب یہ آپ کا خاندانی مرض تو نہیں؟

سرمد: جی! جی نہیں۔

ڈاکٹر: چوٹ پر سر لگا ہے؟

عالی: جی!

ڈاکٹر: مطلب سر پر چوٹ لگی ہے۔ ایک دن یہاں انڈر آبزرویشن رہنا ہوگا۔ (جانے لگتا ہے)

سرمد: وہ ڈاکٹر صاحب درد بہت ہے۔ کوئی دوائی؟

ڈاکٹر: مجھے پیچھے سے آواز نہیں دینا۔ جو مریض مجھے پیچھے سے آواز دیتا ہے، بچتا نہیں۔ (جاتا ہے)

عالی: لیکن بات تو سنیں۔ (سرمد عالی کو چپ کراتا ہے)

سرمد: جب بھی فلم ملنے لگتی ہے۔ کوئی نہ کوئی حادثہ ہو جاتا ہے۔ اب کیا کریں، رات یہیں رکنا ہوگا۔

عالی: وہ ساجدہ بھابی ساز و سامان لے کر آ رہی ہیں۔

سرمد: سامان تک تو ٹھیک ہے، پر ساز کس لئے۔

ان ڈور　　دن کا وقت

ہسپتال کا ریڈور

(سویرا وہاں اپنی سہیلی کے میاں کو ڈھونڈ رہی ہے۔ وہ وارڈ میں آتی ہے۔ سرمد اور عالی کے پاس سے گزر جاتی ہے)

سویرا: میری فرینڈ کا میاں پتہ نہیں کہاں ہے۔

(وہ اس کمرے میں دیکھ رہی ہے۔ یکدم سرمد اسے دیکھ کر فوراً منہ دوسری طرف کر لیتا ہے)

سرمد: عالی مر گئے۔

عالی: ہسپتال میں کئی مرتے ہیں۔

سرمد: وہ سویرا....

عالی: شام ہونے والی ہے۔ سویرا کہہ رہے ہو.... ہیں.... وہ بھابی۔

(سویرا کو دیکھ کر منہ چھپا لیتے ہیں۔ وہ ان کے پاس سے گزر جاتی ہے)

سرمد: یہ یہاں کیوں آئی ہے؟

عالی: اس سے پوچھ کر بتاؤں؟

سرمد: چپ کرو۔ اسے پتہ نہیں چلنا چاہیے۔ میں نے اسے کہا تھا، میں کاغان میں ہوں۔ یہ تو ہسپتال ہے۔

عالی: کاغان میں ہسپتال نہیں ہوتے۔

(وہ ان کی طرف آتی ہے۔ یہ گھبرا کر چپ ہو جاتے ہیں۔ عالی کے پاس رک کر)

سویرا: وہ سنئے!

عالی: جی میں اونچا سنتا ہوں۔

سویرا: ہیں عالی تم.... یہ مریض کون ہے۔ ہیں سرمد آپ یہاں، آپ تو کاغان میں تھے۔

سرمد: وہ... میں... ہاں وہ میں مزنگ چونگی میں کاغان ہاؤس میں سین کر رہا تھا۔

عالی: سین ان کی ٹانگ پر آگا!

سویرا: مجھے پہلے بتانا تھا۔ میں نے دیکھنا تھا۔ اب کیا ہوگا؟

عالی: کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ وہ آنے والی ہے۔

سویرا: کون؟

عالی: وہ..... دوائی۔

(ڈاکٹر وہاں کسی مریض کی طرف آتا ہے)

سویرا: ڈاکٹر صاحب یہ بچ جائیں گے ناں!

ڈاکٹر: کوئی امید ہی نہیں۔ (سرمد ڈرتا ہے) نہ بچنے....

سویرا: یہ میاں ہیں!

ڈاکٹر: ہم بھی میاں ہوتے ہیں۔ ایک رات انہیں ہسپتال میں رکھیں گے۔ سر پر چوٹ لگی ہے۔ ٹانگ پر پلستر میں نے خود کیا ہے۔

عالی: ڈاکٹر صاحب پلستر بہت اچھا کرتے ہیں۔ دفتر کا بھی انہیں سے کروائیں گے۔

ڈاکٹر: شکریہ.... (سمجھ کر) کیا!

عالی: وہ دفتری کا....

سویرا: اچھا ہوا میں آ گئی ورنہ آپ اکیلے ہی یہاں رہتے۔ عالی جاؤ گھر سے سامان لے آؤ۔

(عالی گھبرا کر کھڑکی سے دیکھتا ہے۔ اسے سامان اٹھائے ساجدہ نظر آتی ہے۔ بھاگ کر آتا ہے)

عالی: سرمد آئی!

سویرا: جی!

عالی: وہ میں کھڑکی کے قریب گیا تو بڑی ٹھنڈی ہوا آئی۔ سرمد آئی۔ میں نے تو ایک بار آئی کیا۔ اب تو آئی آئی ہو گی۔

سویرا: میں تو فرینڈ کے میاں کی عیادت کرنے آئی تھی، اچھا ہوا آپ مل گئے۔

سرمد: اچھا ہوا! وہ تم اپنے دوست کے میاں کی عیادت کر آؤ ناں!

سویرا: نہیں اب تو میں آپ کے پاس سے ذرا نہیں ہلوں گی۔ میرے خاندان میں جو بھی

مرا، میرے سامنے مرا۔

سرمد: جی!

عالی: چانس ہے.... وہ بھابی آپ گھر جا کے سرمد کے لئے دعا کریں ناں۔

سویرا: ہسپتال میں خدا زیادہ قریب ہوتا ہے۔ یہاں دعا کرتی ہوں۔

سرمد: عالی سوچو، اب کیا ہوگا؟

عالی: پہلے سوچنا تھا ناں.... وہ بھابی آپ یہاں بیٹھی اچھی نہیں لگتیں۔

سویرا: کھڑی ہو جاتی ہوں! عالی یہاں پرائیویٹ رومز ہیں؟

عالی: ہاں ہیں... وہ آپ جلدی جلدی جا کے پرائیویٹ کمرے کا بندوبست کریں۔ جلدی کریں۔

سرمد: ہاں وہ نہ آجائے۔ مطلب کوئی اور نہ آجائے کمرہ لینے اس ہسپتال میں۔ بڑی جلدی ہاؤس فل ہو جاتا ہے۔ جلدی جاؤ۔

سویرا: میں ابھی آتی ہوں۔

(سویرا جاتی ہے تو ساجدہ دوسرے دروازے سے سامان اٹھائے اندر آتی ہے۔ سرمد کو دور سے دیکھ کر بھاگتی آتی ہے۔ ڈاکٹر کمرے میں دوسرے مریض کو دیکھ رہا ہے۔)

ساجدہ: کیا ہو گیا میرے میاں کو!

ڈاکٹر: میاں کو!

عالی: وہ یہ بھی میاں ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر: اچھا!

ساجدہ: کتنی چوٹیں لگی ہیں!

عالی: ابھی تو آدھی لگی ہیں!

ساجدہ: جی! (سرمد کو) آپ پریشان نہ ہوں۔ اب میں آگئی ہوں۔

سرمد: یہ ہی تو پریشانی ہے۔

(ساجدہ سرمد کے زخم دیکھتی ہے یا سامان اٹھا کر وہاں رکھ دیتی ہے جہاں زخم ہے۔ سرمد کراہتا ہے۔ بیچارگی سے عالی کو دیکھ کر اشارہ)

عالی: سرمد گیا!

ساجدہ: ہیں! کیسی باتیں کرتے ہیں۔ ان کو کچھ ہو گیا تو میرے پاس تو کوئی سیاہ سوٹ بھی سلا ہوا نہیں ہے۔

سرمد: جی!

ساجدہ: ڈاکٹر صاحب! یہ بچ جائیں گے ناں؟

ڈاکٹر: کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ میرے علاج سے کئی ٹھیک بھی ہوئے ہیں۔ ان کو ایک رات یہاں رکھیں گے۔

ساجدہ: صبح چھٹی ہو جائے گی؟

ڈاکٹر: ہاں اگر بچ گئے تو چھٹی ہو جائے گی۔

(ڈاکٹر جاتا ہے۔ سرمد عالی کو اشارے کرتا ہے کہ کچھ کرے)

عالی: وہ.... بھابی آپ...... گھر جائیں۔ یہاں مردوں کے رہنے کی اجازت نہیں۔ مطلب عورتوں کو رہنے کی اجازت نہیں۔

سرمد: جلدی کرو، وہ آنہ جائے۔

ساجدہ: کون؟

عالی: وہ.... دوسری.... مطلب دوسری ڈاکٹر۔ وہ کہہ رہی تھی کہ وارڈ میں کسی کا ملنے آنا سرمد کی صحت کے لئے ٹھیک نہیں۔

ساجدہ: ایسی بات ہے تو ہم پرائیویٹ کمرہ لے لیتے ہیں، میں ابھی انتظام کر کے آئی۔

سرمد: کیا! آج کا دن ہی برا ہے۔

عالی: ہاں! میری آپ سے آج کے دن ہی ملاقات ہوئی تھی۔

سرمد: سوچا تھا یادگار فلم بنانے کا موقع ملے گا۔

عالی: یادگار فلم کا پتہ نہیں، آپ کی یادگار بننے کے چانس ہیں۔

سرمد: جلدی سے مجھے یہاں سے لے چلو ورنہ....

(اسے بمشکل اٹھا کر عالی گھبراتا ہوا وہیل چیئر پر بٹھا کر لے کر باہر نکلتا ہے۔ بھاگتا ہے۔ ایک جگہ جہاں سویرا دوسری طرف منہ کر کے کھڑی ہے، عالی وہیل چیئر لئے کھڑا ہے۔ سویرا کاؤنٹر پر کسی نرس سے بات کر رہی ہے)

سرمد: کسی نے دیکھا تو نہیں؟

عالی: دیکھا ہے۔

سرمد: کیا!

عالی: میں نے دیکھا ہے۔ ایکسکیوزمی ادھر سے باہر جانے کا راستہ۔

سویرا: (مڑتی ہے) آپ انہیں کدھر لے جا رہے ہیں۔ کمرہ تو ادھر ہے۔

سرمد: وہ سویرا.... تم!

ان ڈور — دن کا وقت

ہسپتال کا پرائیویٹ روم

(سرمد بستر پر لیٹا ہے۔ عالی کھڑا ہے۔ پاس سویرا ہے۔ سرمد اشارے سے کہہ رہا ہے کہ کسی طرح سویرا کو باہر بھیجے۔ سویرا دیکھتی ہے تو سرمد اس اشارے کو عجیب سا انداز دے دیتا ہے۔ سویرا عالی کی طرف دیکھتی ہے۔)

سویرا: لگتا ہے سر پر چوٹ آئی ہے۔

عالی: مجھے اسی دن پتہ چل گیا تھا جب دوسری کی تھی۔

سویرا: جی!

عالی: وہ ڈاکٹر نے دوسری پٹی کی تھی۔

سرمد: وہ سویرا۔ اب تم جا کے آرام کرو۔ میں ٹھیک ہوں، جاؤ۔

عالی: تاکہ ٹھیک ہی رہوں۔

سویرا: کیا! میں تو سرمد کے پاس ہی رہوں گی۔ ان کو کچھ ہو گیا تو عمر بھر مجھے Guilt رہے گی۔

سرمد: جی! (سرگوشی) عالی کچھ کرو۔ دوسری کا کیا بنے گا؟

سویرا: کس دوسری کا!

عالی: وہ دوسری ٹانگ کا.... اللہ کرے اسے کچھ نہ ہو۔

سویرا: یہ سب ہوا کیسے؟

عالی: ہم ان کے گھر سے نکلے۔

سویرا: ان کے گھر سے؟

سرمد: وہ مطلب گھر سے جہاں شوٹنگ ہو رہی تھی۔ کاغان ہاؤس....
(سرمد عالی کو کچھ مارتا ہے۔ اس کی چیخ نکلتی ہے)

سویرا: آپ کیوں چیخے؟

عالی: یہ سوچ کر کہ انہیں کتنی درد ہو رہی ہو گی (بہانہ سوچ کر) ہاں وہ بھابی ڈاکٹر نے کہا ہے کہ اسے بیوی کے ہاتھ کا پکا کھانا کھلائیں۔ اس میں دوا کا اثر ہوتا ہے۔

سرمد: سویرا کے کیس میں تو ذائقہ بھی.... وہ سویرا جاؤ گھر سے کھانا پکا کر لاؤ۔

عالی: مریض کی آخری خواہش پوری کرنا چاہیے۔ ان کا کتنا دل چاہتا ہے آپ کے ہاتھ کا پکا کھانے کو......

سویرا: اچھا.... میں لے کر آتی ہوں۔

سرمد: جلدی نہ آنا... میرا مطلب آرام سے آنا جلدی ایکسیڈنٹ ہو جاتا ہے میری طرح۔

سویرا: اچھا میں اور سامان بھی لے آؤں گی۔ (جاتی ہے)

سرمد: شکر ہے گئی!

سویرا: (واپس آ کے) مجھے کچھ کہا؟

سرمد: نہیں۔ وہ درد گئی (سویرا جاتی ہے۔ سکھ کا سانس لیا) اگر دونوں کو پتہ لگ جاتا؟

عالی: تو پھر لگ پتہ جاتا۔

سرمد: ساجدہ کا پتہ کرو، کہاں ہے وہ۔

ان ڈور — دن کا وقت

ہسپتال کاریڈور

(سویرا جلدی جلدی جا رہی ہے۔ دوسری طرف سے ساجدہ مڑتی ہے۔ دونوں ٹکرا جاتی ہیں)

سویرا: ایکسکیوزمی!

ساجدہ: وہ آپ کو کہاں دیکھا!

سویرا: ہاں آپ تو وہی ہیں۔ میری گاڑی خراب ہوئی تھی اور میں آپ کے گھر آئی۔ آپ یہاں کیسے؟

ساجدہ: وہ میرے میاں کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔

سویرا: ہیں! میرے بھی میاں کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔ کہاں ہیں وہ؟

ساجدہ: وہ میں کمرہ لینے گئی تھی۔ لگتا ہے۔ ان کو ٹیسٹوں کے لئے لے گئے۔ آپ کے میاں کس کمرے میں ہیں؟

سویرا: آئیں ان سے ملواتی ہوں۔

(عالی دوسری طرف سے آرہا ہے۔ وہ دیکھتا ہے سویرا اور ساجدہ ادھر آرہی ہیں۔ ڈر کر کمرے میں جاتا ہے)

ان ڈور دن کا وقت

ہسپتال کا کمرہ

(بستر پر سرمد لیٹا ہے۔ باہر سے گھبرایا ہوا بھاگتا ہوا عالی آتا ہے)

عالی: سرمد تو گیا!

سرمد: گیا کہاں ہوں۔ تمہارے سامنے بستر پر ہوں۔

عالی: ساجدہ آرہی ہے۔ اس کے ساتھ سویرا ہے۔

سرمد: اچھا اس کے ساتھ سویرا ہے.... کیا (یکدم گھبرا کر بستر سے اچھل پڑتا ہے)

عالی: ساجدہ سویرا کے خاوند کی عیادت کرنے آرہی ہے۔

سرمد: مر گئے، اب کیا ہوگا؟

عالی: عیادت! دو مُلّاؤں میں مرغی حرام ہوتی ہے۔ آج دو مرغیوں میں مُلّا حلال ہوگا۔

سرمد: عالی پلیز کچھ کرو۔

(عالی کو کچھ سمجھ نہیں آتی۔ ادھر ادھر دیکھتا ہے)

ان ڈور دن کا وقت

ہسپتال کاریڈور

(سویرا اور ساجدہ آتی ہیں۔ سامنے سے کمرے سے عالی نکل کر سامنے انہیں دیکھ کر گھبرا جاتا ہے)

ساجدہ: عالی تم یہاں..... وہ کہاں ہیں؟

عالی: وہ یہاں تو نہیں ہیں..... وہ میں دونوں کے میاؤں کا دوست۔ ایک ہی تو میرا دوست ہے۔

سویرا: کیا!

عالی: مطلب، میں ایک ہی ان کا دوست ہوں۔ (ساجدہ کو) وہ ٹیسٹ کروانے گئے ہیں۔

سویرا: ساجدہ میرے میاں کی عیادت کرنے آئی ہے۔

عالی: ان کی تو پہلے ہی ایک ٹانگ ٹوٹی ہے جو دوسری.....

سویرا: پرے تو ہٹو!

عالی: وہ دیکھیں ڈاکٹر نے ان کی عیادت سے منع کیا ہے۔ ان کی دوسری ٹانگ بھی ٹوٹ سکتی ہے اس سے۔

عالی: سرمد گیا!...اتنی خاموشی، دو بیویاں اکٹھی ہو کر سرمد کی بے عزتی کیوں نہیں کر رہیں۔

(دروازہ کھول کر اندر دیکھتا ہے۔ سویرا، ساجدہ کھڑی دیکھ رہی ہیں۔)

سویرا: وہ کہاں ہیں؟

عالی: نہیں ملے، شکر ہے..... وہ میرا مطلب ٹیسٹ کروانے گئے ہوں گے۔ میرج ٹیسٹ ہو رہا ہے ان کا۔

سویرا: اب ساجدہ آپ بیٹھیں، آجاتے ہیں۔

(عالی سرمد کو ڈھونڈتے ہوئے)

عالی: یہیں تھا، کہاں گیا؟

سویرا: کیا!

عالی: وہ مطلب یہاں ہسپتال میں ہے۔

(یکدم کھڑکی سے دیکھتا ہے۔ لگتا ہے۔ کوئی دوسری طرف لٹکا ہوا ہے۔ وہ صرف ہاتھ دیکھتا ہے)

عالی: اچھا! تو یہاں ہیں!

سویرا: (کھڑکی کھلی دیکھ کر) ایئر کنڈیشن چل رہا ہے تو کھڑکی کیوں کھول رکھی ہے؟

عالی: وہ.... وہاں وہ کمرے میں بہت گرمی ہو گئی تھی۔ اسے نکالنے کے لئے کھولی ہے۔

سویرا: بند کر دو سارا گرم ہو رہا ہے۔

(وہ بند کرتی ہے تو سرمد کا ہاتھ چھوٹ جاتا ہے۔ باہر کسی کے گرنے اور چیخنے کی آوازیں آتی ہیں۔)

ساجدہ: یہ کون چیخا؟

عالی: ہو گا کوئی دو بیماریوں کا مریض۔

(کھڑکی مکمل بند کرنے کے بہانے دیکھتا ہے۔ نیچے سڑک پر سرمد گرا ہے۔ پیٹ کے بل۔ لوگ دیکھ رہے ہیں۔)

ان ڈور — دن کا وقت

ایمرجنسی وارڈ

(بہت سی چوٹیں لگی ہیں اور پٹیاں بندھی ہیں۔ سرمد لیٹا ہے۔ پاس عالی کھڑا ہے۔ سرمد کو وہیل چیئر پر بٹھا رہا ہے۔)

عالی: تیسری منزل سے چھلانگ لگانے کی کیا ضرورت تھی۔ خیر پہلے دو چھلانگیں مجھ سے پوچھ کر لگائی ہیں۔

سرمد: ہائے.... میری جان!

عالی: کونسی والی۔ ایک جان کمرے میں انتظار کر رہی ہے۔ دوسری ڈھونڈ رہی ہے۔

سرمد: مجھے جلدی یہاں سے لے چلو۔

(عالی اسے وہیل چیئر پر بٹھا کر تیزی سے لے کر نکلتا ہے۔ سامنے دروازے پر ساجدہ ہے)

ساجدہ: کہاں تھے آپ؟

سرمد: وہ... ٹیسٹ تھے۔

عالی: ہاں جمپ ٹیسٹ تھا۔

ساجدہ: پہلے کم چوٹیں نہیں تھیں؟

عالی: آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔

ساجدہ: وہ میں نے کمرہ لے لیا ہے۔ انہیں وہاں لے چلیں۔

عالی: ابھی لے کر جا رہا ہوں۔

(وہیل چیئر لے کر ایک کاریڈور میں بھاگتا ہے۔ سرمد کو وہاں سے بھگا کر لے جانا چاہ رہا ہے۔ کافی آگے جا کر کاریڈور کی دوسری طرف سے سویرا آتی ہے۔ اسے دیکھ کر یکدم گھبرا کر)

عالی: سرمد تو گیا!

سویرا: وہ ہو گئے ٹیسٹ؟

سرمد: بس آخری ٹیسٹ رہ گیا ہے عالی۔

(عالی واپس موڑتا ہے۔ تیزی سے وہیل چیئر دوڑاتا واپس آتا ہے۔ سامنے سے ساجدہ آ رہی ہے۔ ایک طرف سے سلو موشن میں سویرا، دوسری طرف سے ساجدہ۔ یہ درمیان میں ہیں، کچھ سمجھ نہیں آتی۔ سرمد اور عالی گھبرائے ہیں۔ درمیان میں ایک کمرہ کھول کر عالی وہیل چیئر اندر کر کے دروازہ بند کر دیتا ہے۔ دونوں سویرا اور ساجدہ اس کے پاس آ جاتی ہیں۔)

ساجدہ: کوئی اور ٹیسٹ ہے؟

عالی: بس جی آخری ٹیسٹ ہے۔

سویرا: میرے میاں کا بھی ایک ہی ٹیسٹ رہ گیا ہے۔

عالی: (سویرا کو) وہ بھابی آپ جائیں، میں رپورٹ لے کر آتا ہوں۔

سویرا: ایسے کیسے جاؤں۔ مجھے تو اپنے میاں کی فکر ہی بہت ہوتی ہے۔

ساجدہ: میری طرح۔ میں بھی جب تک وہ ٹیسٹ کرا کے باہر نہیں آ جاتے، یہیں ویٹ کروں گی۔

عالی: جی!

Dissolve

(عالی گھبراہٹ کے عالم میں اِدھر اُدھر دیکھتا ہے۔ اندر سے دروازہ کھلتا ہے۔ سامنے ساجدہ، سویرا ہیں۔ وہ کسی کو دیکھتی ہیں۔ پرے ہو جاتی ہیں۔ کیمرہ دکھاتا ہے۔ وہیل چیئر پر جو بندہ ہے، وہ مکمل پٹیوں میں چھپا ہے۔ صرف اس کے ہونٹ اور آنکھیں نظر آ رہی ہیں۔ ساجدہ اور سویرا اِدھر اُدھر ہو جاتی ہیں۔ سرمد عالی کو دیکھ کر آنکھ مارتا ہے۔ عالی کو پتہ چلتا ہے، یہ سرمد ہے۔ پٹیوں میں عالی سرمد کو لے کر بھاگتا ہے۔ فریم سٹل ہوتا ہے۔)

☆....☆....☆

ڈبل ٹربل 7

کردار	اداکار
سرمد	جاوید شیخ
سویرا	فرح شاہ
ساجدہ	ماریہ واسطی
عالی	اسمٰعیل تارہ
حوالدار	خالد بٹ
نوید	نسیم وکی

ان ڈور — دن کا وقت

سرمد کا دفتر

(سرمد بہت خوش ہے اس کے ہاتھ میں خوبصورت کی رنگ اور اس میں گاڑی کی چابی ہے۔)

سرمد: مجھے یقین نہیں آرہا کہ فلم ساز نے مجھے گاڑی کی چابی دی۔

عالی: چابی تک تو ٹھیک تھا، اس نے تو ساتھ گاڑی بھی دیدی۔ ویسے یہ وہی فلمساز ہے ناں جس کا ایک بار دماغ خراب ہوا تھا؟

سرمد: یہ کیوں پوچھ رہے ہو؟

عالی: احتیاطاً۔ ہو سکتا ہے، پھر ہو گیا ہو۔

سرمد: لگتا ہے اس نے میری ڈائریکٹ کی فلم دیکھی ہے۔

عالی: دیکھی ہوتی تو گاڑی کیوں دیتا۔ (سرمد غصے سے دیکھتا ہے) مطلب چھوٹی سی گاڑی کیوں دیتا لمبی دیتا بلکہ چلانے کے لئے ساتھ سڑک بھی دیتا۔

سرمد: تم کیا سمجھتے ہو میں اچھا ڈائریکٹر نہیں؟

عالی: "اچھا" ڈائریکٹر... وہ اچھا جو پہلے فائٹر تھا.... ویسے سرمد تم ڈائریکٹر سے اچھے کہانی کار ہو۔ ہمارے رائٹر تو وہی پرانی کہانیاں دہراتے ہیں، تم دونوں بھابیوں کو روز نئی نئی کہانیاں سناتے ہو۔

سرمد: تمہاری بھابی کو تو یقین نہیں آئے گا۔

عالی: کیسے آسکتا ہے۔ وہ تو آپ کو جانتی ہیں۔

سرمد: فلمساز نے بس گانے دیکھ کر خوش ہو کر گاڑی انعام میں دی۔

عالی: گاڑی گانوں کی طرح نہ ہو۔ مطلب چوری کی نہ ہو.... ویسے گانے آپ نے ایسے شوٹ کئے کہ فائن ہونا چاہیے۔ مطلب کام ایسا ہی فائن ہونا چاہیے۔

سرمد: اداکارہ چمکیلی نے بہت اچھی اداکاری کی!

عالی: ہاں..... ادا.... کاری ہے ان کی اور ادا.... کار آپ کو ہوئی کار سے ہمیں بھی

کچھ ادا ہو۔

سرمد: یہ لو.... (سرمد چابی نکال کر کی رنگ اسے دے دیتا ہے) اس میں چابی ڈلوا لینا۔ میں نے جلدی تمہاری بھابی کو سرپرائز دینا ہے۔

(سرمد گاڑی کی چابی لہراتا جاتا ہے۔ عالی کی رنگ کو دیکھ کر منہ بناتا ہے)

(عالی ڈائریکٹر کی کرسی پر بیٹھتا ہے۔ ٹیلی فون کی گھنٹی بجتی ہے۔ یہ ٹیلی فون کی گھنٹی کی بیل تیز کر دیتا ہے۔ تیز بیل سنتا ہے۔)

عالی: فلم ڈائریکٹر کی کرسی بھی عجیب ہے۔ یہاں بیٹھ کر ہر چیز Loud ہی اچھی لگتی ہے۔

(فون اٹھاتا ہے)

عالی: ہیلو! میں ہوں مشہور "زنانہ" ڈائریکٹر.... ہیں.... وہ بھابی میں عالی....

سویرا: سرمد کہاں ہیں؟

عالی: آپ اسے بتائیے گا نہیں.... اسے فلم ساز نے گاڑی دی ہے۔

سویرا: سرمد کو نہیں پتہ کہ اسے فلم ساز نے گاڑی دی ہے؟

عالی: نہیں بھابی کہ میں نے آپ کو بتایا۔ وہ آپ کو سرپرائز دینے آرہا ہے۔

سویرا: ہیں سرمد کو گاڑی ملی۔ اس فلم ساز کی سرمد نے فلم بنائی ہے؟

عالی: بنائی کہاں ہے۔ فلم بننے کے بعد فلم ساز نے گاڑی دینا تھوڑی ہے، واپس لینا ہے۔

سویرا: کیا؟

عالی: وہ بھابی وہ سرمد بس آپ کے ہاں پہنچنے ہی والا ہو گا۔ وہ کہتا تھا سب سے پہلے میں نے یہ خبر تمہاری اس بھابی... مطلب آپ کو دینی ہے!

سویرا: (خوش ہو کر شرما کر) اچھا!

ان ڈور — دن کا وقت

ساجدہ کا گھر

(سرمد ساجدہ کے گھر داخل ہوتا ہے۔ بہت خوش ہے)

سرمد: سرپرائز! جان یہ کیا ہے؟

ساجدہ: وہی پرانا کی رنگ ہے جو پہلے بھی تمہارے پاس تھا!

سرمد: اوہو....اس میں کیا ہے؟

ساجدہ: کی رنگ میں کیا ہوتا ہے، کیز۔ آپ کی طبیعت ٹھیک ہے جو اتنا بڑا منہ کھول کر خوش ہو رہے ہیں۔

سرمد: فلم ساز نے مجھے گاڑی دی ہے۔

ساجدہ: سروس کروانے کے لئے۔اب آپ فلم سازوں کے یہ کام بھی کرو گے۔

سرمد: کرلو بات۔اس نے میری فنی صلاحیتوں سے متاثر ہو کر دی ہے۔

ساجدہ: آپ اتنے فنی تو نہیں ہیں۔

سرمد: آؤ میرے ساتھ۔

(باہر آکر سرمد ساجدہ کو گاڑی دکھاتا ہے)

سرمد: یہ گاڑی اب ہماری ہے۔ بیٹھو بیٹھو!(دروازہ کھول کر بٹھاتا ہے)

ساجدہ: کہتے ہیں میاں اتنے پیار سے گاڑی کا دروازہ کھولے تو اس کا مطلب ہے یا بیوی نئی ہے یا گاڑی۔

سرمد: گاڑی پرانی صحیح، ملی تو نئی ہے ناں۔ویسے بھی تم پاس کھڑی ہو تو گاڑی نئی لگتی ہے۔

ساجدہ: ہاں....(سمجھ کر) کیا!

سرمد: تمہاری وجہ سے گاڑی کی شان ہے ناں!

ساجدہ: جان ہم گاڑی کھڑی کہاں کریں گے۔ آج کل تو بڑی چوریاں ہوتی ہیں۔ چور لاک ہے اس میں؟

سرمد: چور لاک کا مجھے کیا پتہ۔ کسی چور کو پتہ ہوگا۔ چلو تمہیں سیر کرا کے لاتا ہوں۔

ساجدہ: شاپنگ پر لے جا رہے ہیں! میں ابھی تیار ہو کر آتی ہوں۔ میک اپ تو کرلوں۔

سرمد: کیا فرق پڑتا ہے؟

ساجدہ: کیا مطلب؟

سرمد: مطلب، تم ایسے ہی پیاری سی لگتی ہو۔

ساجدہ: سلیپر تو بدل لوں۔

سرمد: سلیپرز میں تمہیں سلیپ آجائے گی، ایسے ہی آجاؤ۔

(ساجدہ جاتی ہے بھاگ کر۔ سرمد وہاں گاڑی کے پاس اچھے موڈ میں کھڑا ہے۔ فون کی بیل بجتی ہے)

سویرا: آپ کی نئی گاڑی خراب ہو گئی ہے!

سرمد: وہ سویرا جان۔(فون پر ہاتھ رکھ کر اِدھر اُدھر دیکھتا ہے۔) کہاں سے دیکھ رہی ہے۔(فون پر) جان تم کہاں ہو؟

سویرا: آپ کے پاس!

سرمد: مر گئے۔ وہ اس نے دیکھ تو نہیں لیا۔(گھبرا کر فون پر) جان وہ... کہاں ہیں آپ؟ (گاڑی کی اوٹ میں اِدھر اُدھر دیکھتا ہے۔ اوپر سے ساجدہ حیرانی سے دیکھتی ہے۔ سرمد چھپ کیوں رہا ہے؟)

سویرا: ذرا گردن جھکائیں نظر آجاؤں گی!

سرمد: یہاں تو کہیں نہیں؟

سویرا: کیا میں آپ کے دل میں نہیں!

سرمد: اچھا۔ہاں وہ....دل میں....وہ تو ہے۔ویسے میری جان بیوی اتنا میاں کے دل میں نہیں رہتی جتنا دماغ اور جیب میں۔

سویرا: نئی گاڑی کی سرپرائز دینے آرہے تھے!

سرمد: اسے تو سب پتہ چل گیا! وہ نہیں میں کسی کو سرپرائز دینے تو نہیں گیا!

سویرا: ظاہر ہے کسی کو دینے کیوں جاؤ گے، مجھے دینے آرہے ہو۔ جلدی پہنچیں دفتر سے تو کب کے نکلے ہیں۔

سرمد: تو عالی کے بچے نے بتایا! میں نے تو سرپرائز رکھا تھا۔(ادھر سے ساجدہ آتی ہے) وہ آگئی!

سویرا: کون آگئی!

سرمد: وہ سامنے سے گاڑی آگئی۔ ٹکر نہ ہو جائے، میں بچوں گا نہیں، او کے بائے!

ساجدہ: گاڑی کے پیچھے کیا اِدھر اُدھر دیکھ رہے تھے۔ فون کس کا تھا؟

سرمد: وہ....ہاں....وہ گاڑی ٹھیک ہے ناں وہ دیکھ رہا تھا...وہ فون...ہاں جس نے دی اسی فلم ساز کا تھا!

ساجدہ: اسے چورلاک کا کہنا تھا!

سرمد: ہاں.... یاد آیا۔ وہ اسی لئے تو اس نے فون کیا تھا۔ وہ کہہ رہا تھا ابھی آکر لگوا لو!

ساجدہ: چلو میں بھی ساتھ ہوں، لگوا لیتے ہیں۔

سرمد: نہیں وہ... تمہیں وہاں کیسے لے جا سکتا ہوں۔ حادثہ ہو سکتا ہے میرے ساتھ... مطلب ورکشاپ پر کوئی اچھا لگتا ہے!

ساجدہ: کتنی دیر کا کام ہے۔ گھنٹے کا ہے تو مجھے شاپنگ مال چھوڑ کر آجائیں۔

سرمد: ویری گڈ آئیڈیا! سویرا... تم... مطلب ساجدہ تم کتنی ذہین ہو۔ تھینک یو ویری مچ چلو! تم شاپنگ کرنا گھنٹے بعد تمہیں آ کے لے لوں گا۔

ان ڈور — دن کا وقت

سویرا کا گھر

(سرمد گاڑی میں آتا ہے۔ سویرا اور نوید باہر انتظار کر رہے ہیں۔ سویرا کی اپنی سوزوکی کھڑی ہے)

سرمد: جان سب سے پہلے تمہیں دکھائی ہے۔

نوید: حالانکہ سب سے پہلے کسی مکینک کو دکھانی چاہیے تھی۔ چلتی ہے ناں! یا چلانا پڑتی ہے۔

سرمد: جان مجھے تو سرپرائز دینا تھا!

سویرا: مجھے تو آپ کی ہر بات کا پتہ چل جاتا ہے!

سرمد: ہر بات کا.... آپ مذاق کر رہی ہیں۔

(سویرا کو خوش دیکھ کر)

سرمد: جتنی خوش ہیں اس سے تو لگتا ہے کچھ پتہ نہیں۔ وہ میرا مطلب سب پتہ ہے۔ جان مجھے جب بھی کوئی اچھی خبر ملتی ہے میرا دل چاہتا ہے سب سے پہلے تمہیں بتاؤں۔ میری کمیٹی نکلی میں نے سب سے پہلے تمہیں بتایا۔

سویرا: آپ کی کمیٹی نکل آئی۔ آپ نے کب بتایا؟

سرمد: مر گیا، دوسری کو بتایا گیا ہوگا۔ وہ میرا مطلب جان ابھی پتہ چلا، ابھی ملی نہیں۔

نوید: مجھے اس میں سے پیسے دینے ہیں آپ نے۔ ویسے قانونی بھائی، یہ گاڑی چلتی بھی ہے یا نہیں۔

(سرمد، سویرا اور نوید باہر سے اندر جاتے ہیں)

نوید: ذرا دکھائیں۔ میں چیک کر کے آتا ہوں۔

سرمد: نہیں، وہ مجھے جلدی ہے!

نوید: آپ کو پتہ ہے، مجھے کوئی جس کام سے منع کرے، میں وہ کام ضرور کرتا ہوں۔ آپ مجھے باہر جانے سے منع کر رہے ہیں۔

سویرا: (آتے ہوئے) پھر کیا ہوا؟

نوید: قانونی بھائی میں گاڑی لے جاؤں! منع تو نہیں کر رہے ناں۔

سرمد: ہاں.... وہ...... نہیں.....

نوید: (چابی چھین کر جاتے ہوئے) شکریہ!

سرمد: کیا مطلب تم تو کہہ رہے تھے.... وہ نوید جلدی آجانا، وہ پریشان ہوگی!

سویرا: کون پریشان ہوگی؟

سرمد: وہ جان.... تم.... بھائیوں کے لیٹ ہونے پر بہنیں پریشان ہوتی ہیں ناں!

(خاموش سین۔ سرمد گھڑی دیکھ رہا ہے۔ سویرا کو کہہ رہا ہے۔ ابھی نوید نہیں آیا۔ وقت گزرتا ہے، بے چین ہے سرمد)

سرمد: جان نوید پتہ نہیں کہاں گیا ہے؟

سویرا: اوہو آکر بتا دے گا ناں کہاں گیا ہے!

سرمد: وہ انتظار کر رہی ہوگی!

سویرا: کون انتظار کر رہی ہوگی!

سرمد: وہ پارٹی... جس نے ایڈوانس کار دی ہے۔ وہ اس فلم ساز نے میرے دفتر 4 بجے آنا تھا۔

سویرا: ابھی آتا ہے، کبھی کبھی تو جاتا ہے۔

سرمد: ہاں جب سے یہاں آیا ہے، کبھی جاتے دیکھا تو نہیں۔

سویرا: کیا مطلب!

سرمد: وہ جان وہ دفتر میں بیٹھے ہوں گے۔ ناراض ہو کر نہ چلے جائیں۔

سویرا: آپ کو بہت جلدی ہے، چلیں۔

سرمد: تمہیں پتہ ہے نوید کہاں گیا ہے!

سویرا: آئیں میرے ساتھ۔

آؤٹ ڈور — دن کا وقت

سڑک

(سویرا گاڑی ڈرائیو کرتی آ رہی ہے۔ گاڑی روکتی ہے۔ باہر سویرا نکلتی ہے۔ سرمد اس کے پیچھے آتا ہے)

سرمد: جان، وہ میرے آفس لے آئی تم۔

سویرا: تمہاری پارٹی آنا تھی۔ (سویرا کے آنے پر عالی حیران ہوتا ہے) عالی کہاں ہے فلمساز؟

عالی: بھابی۔ فلم یہ ہے ساز یہ ہے۔ اکٹھے رکھ دو تو فلم ساز ہو گئے۔

سویرا: جس نے یہاں میٹنگ کے لئے آنا تھا!

عالی: یہاں (ہنستا ہے)

سرمد: عالی.... وہ فلمساز آنا تھا ناں.... وہ......

عالی: بیویاں وہ کہیں تو بات سمجھ آتی ہے۔ فلمساز کے ساتھ وہ لگا دیا، وہ پہلے ہی بڑے وہ ہوتے ہیں۔

سرمد: عالی بھئی وہ..... (آنکھ مارتا ہے)

سویرا: آپ آنکھ کیوں مار رہے ہیں؟

سرمد: وہ فلمساز ایسے آنکھ مارتا ہے، اسے بیماری ہے.... عالی وہ.....

عالی: اچھا وہ ڈبل ٹربل والا... ہاں وہ انتظار کر رہا تھا، ابھی پھر آئے گا۔ بہت غصے میں تھا۔

سرمد: نوید گاڑی لے گیا۔ اس وجہ سے لیٹ ہو گیا! نوید نے گڑبڑ کر دی۔

سویرا: میرے بھائی کے گاڑی لے جانے سے مسئلہ ہو گیا۔ آتا ہے تو اسے منع کرتی ہوں، خبردار گاڑی کو ہاتھ لگایا!

عالی: ہاں دستانے پہن کر چلانا چاہیے۔

سویرا: فلمساز کا نمبر ہے، ملاؤ میں سوری کر لیتی ہوں۔ بھائی کی وجہ سے لیٹ ہوئے۔
(عالی نمبر ملانے لگتا ہے)

سرمد: عالی کے بچے!

عالی: بتایا بھی ہے میری شادی نہیں ہوئی، پھر بچوں کی بات!

سرمد: جان آپ ناراض ہو گئیں۔ میں تو تم سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہوں۔

عالی: دوسری بیوی سے بھی زیادہ۔

سویرا: کیا!

سرمد: وہ مطلب جتنا میں تم اکیلی سے پیار کرتا ہوں، اتنا تو لوگ دو بیویوں سے بھی نہیں کرتے۔ جان! سوری
(سویرا جاتی ہے)

سرمد: ساجدہ ادھر شاپنگ مال پر ویٹ کر رہی ہو گی!

عالی: وہاں میں نے ویٹنگ مشین دیکھی تو نہیں۔

ان ڈور — دن کا وقت

شاپنگ مال

(ساجدہ کتنی دیر سے شاپنگ بیگ اٹھائے کھڑی ہے)

ساجدہ: سرمد ابھی تک نہیں آئے۔ (پارک میں گاڑی دیکھتی ہے) لگتا ہے سرمد آ گئے۔ گاڑی تو وہ کھڑی ہے۔

(اِدھر اُدھر دیکھتی ہے۔ اتنے میں نوید آ کے گاڑی کو چابی لگا کر اپنی مستی میں یوں اِدھر اُدھر دیکھتا ہے اور ادا سے بیٹھتا ہے۔ یہ سمجھتی ہے چوری کر رہا ہے)

ساجدہ: ہیں یہ تو ہماری گاڑی چوری کر رہا ہے۔ چور چور چور۔ دیکھیں ہماری گاڑی چوری کر رہا ہے۔

(پولیس کو بتاتی ہے۔ حوالدار اور سپاہی جا کے نوید کو پیچھے سے پکڑ لیتے ہیں۔ وہ حیران رہ جاتا ہے۔)

ان ڈور دن کا وقت

سرمد کا آفس

(آفس سے سرمد نکلنے لگتا ہے۔ اس کے موبائل کی گھنٹی بجتی ہے)

سرمد: ہیلو! ہاں جان ساجدہ! وہ میں مارکیٹ میں ہی ہوں۔

(کٹ۔ ساجدہ تھانے میں ہے)

ساجدہ: میں تھانے میں ہوں!

سرمد: ہیں تم نے کیا چرایا؟

ساجدہ: جان ہماری گاڑی چوری ہوتے ہوتے بچی۔ جلدی تھانے پہنچیں۔

سرمد: کیا!

ان ڈور دن کا وقت

تھانہ

(حوالدار اور سپاہی موجود ہیں۔ سرمد گھبرایا ہوا آتا ہے۔ ساجدہ شاپنگ بیگ اٹھائے بیٹھی ہے)

ساجدہ: وہ میرے میاں آ گئے!

حوالدار: یہ تو آپ کے مالک ہیں۔ گاڑی کا مالک کون ہے؟

سرمد: میں ہوں جی!

ساجدہ: حوالدار صاحب کو دعا دیں، انہوں نے موقع پر چور پکڑ لیا!

حوالدار: دوا دینا بھی ہے تو جوڑوں کی دینا۔

سپاہی: چودھری صاحب کو جوڑوں کو دیکھ کر بڑا درد ہوتا ہے!

ساجدہ: پر انہوں نے چور کو عزت سے بند کیا ہے، چھترول نہیں کی!

سرمد: چوروں کو تو الٹا لٹکا کر چھینٹی لگانی چاہیے!

حوالدار: آپ ہمارے محکمے کے ہیں نہیں (انکار میں سر ہلاتا ہے) تو پھر کوئی مناسب مشورہ دیں!

ساجدہ: میں نے تو چور کو دیکھ کر آسمان سر پر اٹھا لیا!

حوالدار: ابھی تک اٹھایا ہوا ہے یا اتار دیا ہے۔

سرمد: کدھر ہے چور؟

(سرمد حوالدار کے ساتھ جاتا ہے۔ دیکھتا ہے وہاں نوید سلاخوں کے پیچھے ہے۔ سرمد واپس مڑ آتا ہے)

سرمد: اوہو! یہ تو نوید ہے۔

حوالدار: آپ چور کو جانتے ہیں؟

سرمد: نہیں۔ نہیں میں تو کسی چور کو نہیں جانتا۔

ساجدہ: چور کہہ رہا ہے، یہ اس کے بہنوئی کی گاڑی ہے؟

سرمد: ٹھیک کہہ رہا ہے۔ میرا مطلب ٹھیک نہیں کہہ رہا!

ساجدہ: عادی چور لگتا ہے۔ اس کی چھترول ہونی چاہیے!

سرمد: سمجھایا تھا اسے..... وہ میرا مطلب ویسے سمجھانا چاہیے۔

ساجدہ: آپ رپٹ درج کریں جی اب۔ اب گاڑی کے مالک آ گئے ہیں۔

سرمد: وہ.... رہنے دیں جی...... چھوٹی سی تو بات ہے۔

ساجدہ: کیا چھوٹی سی بات ہے۔ لکھیں جی.....

حوالدار: لکھتے ہیں، اس کے لواحقین تو آ جائیں۔ اس کی بہن آ رہی ہے!

سرمد: کیا وہ آ رہی ہے؟

ساجدہ: آپ کیوں گھبرا گئے؟

سرمد: وہ.... دراصل لڑائی جھگڑے سے مجھے ڈر لگتا ہے۔ ایسے ہی بے عزتی ہو گی۔ وہ

جان تم گھر چلو، پتہ نہیں وہ کیسے لوگ ہوں!

ساجدہ: کیا مطلب۔ ایک ہماری کار چوری کی، اوپر سے ڈراتے ہیں۔

سرمد: وہ جان.... وہ قانونی باتیں ہوتی ہیں۔ وہ جان چل کے وکیل کو بھیجتے ہیں۔ وہ خود ڈیل کر لے گا۔

(سرمد اور ساجدہ جانے لگتے ہیں کہ سامنے سے سویرا آتی ہوئی نظر آتی ہے)

سرمد: اونو! وہ آگئی!

ساجدہ: کون آگئی؟

سرمد: وہ... وہ.... میرے ذہن میں قانونی بات آگئی۔ وہ آپ گھر چلیں، میں آتا ہوں ورنہ میں گیا!

ساجدہ: آپ پریشان ہوگئے ہیں۔ آپ کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گی!

سرمد: وہ.... جان.... وہ..... تم گاڑی میں یہ سامان تو رکھ کر آؤ... وہ... جلدی کرو۔ پلیز جان۔

ساجدہ: جاتی ہوں۔ آپ ٹھیک تو ہیں ناں۔

(ساجدہ جاتی ہے، سویرا سرمد کو دیکھ کر)

سویرا: سرمد آپ آگئے۔ نوید نے فون کیا کہ پولیس نے اسے کار چوری میں پکڑ لیا ہے۔

حوالدار: آپ کا تعارف!

سویرا: میں ان کی بیوی ہوں!

حوالدار: آپ بھی!

سویرا: کیا مطلب!

سرمد: وہ ان کا مطلب آپ بھی آگئیں۔ وہ جی ایک غلط فہمی ہوگئی جو آپ نے میرے سالے کو پکڑ لیا۔

حوالدار: ایک غلط فہمی۔ یہاں تو دو دو ہیں۔

سویرا: میرا بھائی کہاں ہے، اس سے ملائیں۔ (لے کر نوید والے کمرے میں حوالدار جاتا ہے)

حوالدار: (سرمد کو) یہ ہے جی آپ کا چور!

سرمد: نہیں وہ... میری گاڑی ہے۔ یہ میرا سالا ہے۔

حوالدار: قانون کو بے وقوف بنا رہے ہو یا تم خود ہو!

نوید: کہاں ہے وہ خاتون۔ وہ کہہ رہی تھی میرے خاوند کی گاڑی ہے۔ بلائیں اسے کہاں ہے؟

حوالدار: بلاتا ہوں!

سرمد: نہیں وہ چودھری صاحب! بات کیا بڑھانی!

سویرا: نہیں بلائیں اسے۔ اس نے جھوٹے کیس میں پھنسوا دیا۔ آپ پر بھی کیس ہو سکتا ہے۔

حوالدار: چودھری کفایت کو دھمکی۔

سرمد: نہیں وہ چودھری صاحب.... وہ معافی دے دیں، بس غلطی ہوگئی!

سویرا: آپ کیوں معافی مانگ رہے ہیں۔ معافی تو اسے مانگنا چاہیے۔ بلاوجہ میرے بھائی کو پکڑا۔ اس کی پیٹی اتروا دوں گی۔

نوید: میں اس خاتون اور اس کے میاں کو نہیں چھوڑوں گا۔

سرمد: چودھری صاحب! وہ میری بات سنیں ناں ایک طرف آ کر۔

سویرا: میں اس حوالدار کو معطل کروا دوں گی۔ پتہ ہے میرے میاں کتنے بڑے ڈائریکٹر ہیں۔

سرمد: وہ بیگم چپ کرو۔ چودھری صاحب! آپ ذرا اس کمرے میں آئیں۔

سویرا: اس کا دماغ درست کریں۔ میرے بھائی کو پکڑتا ہے۔

سرمد: میں کرتا ہوں بات۔ میرے بڑے تعلقات ہیں۔

(دوسرے کمرے میں رعب سے جاتا ہے۔ دروازہ بند کر کے خاموش سین۔ جس میں سرمد چودھری کی منتیں کر رہا ہے۔ کچھ دیتا ہے۔ کافی دیر کے بعد چودھری مانتا ہے۔ ادھر نکلتے ہیں۔)

سرمد: وہ جان آپ اپنی گاڑی میں بیٹھو.... وہ قانونی کارروائی پوری کر کے میں لے کر آتا ہوں نوید کو۔

سویرا: میں گاڑی میں بیٹھتی ہوں۔ جلدی آنا۔

(سویرا جاتی ہے۔ پاس سے گزر کر ساجدہ اندر آتی ہے)

ساجدہ: اتنی دیر! کب سے گاڑی میں بیٹھی ہوں۔

(دفتر میں حوالدار بیٹھا ہے۔ سرمد کو نہیں پتہ کہ ساجدہ پیچھے آگئی ہے۔)

حوالدار: آپ نے اتنی منتیں کیں، اس لئے چھوڑ رہا ہوں۔

ساجدہ: کسے چھوڑ رہے ہیں؟

حوالدار: اسی کار چور کو! کاکے سپاہی چھوڑ دے اسے!

سرمد: وہ جان.... وہ تم....

ساجدہ: آپ اسے سزا کروانے کی بجائے چھڑوا رہے ہیں؟

سرمد: نہیں۔ وہ میں تو کہہ رہا تھا، چھوڑنا نہیں۔ بند کر دیں اسے۔

حوالدار: کاکے سپاہی بند کر دے اسے!

سرمد: جی!.... اچھا جی!

ساجدہ: جان چلیں!

(دونوں کمرے سے جاتے ہیں تو تھوڑی دیر بعد سویرا آجاتی ہے)

سویرا: کہاں گئے ہیں؟

(کمرے سے باہر کھڑکی سے نظر آتا ہے۔ ساجدہ اور سرمد باتیں کر رہے ہیں۔ سرمد ساجدہ کو بھیجتا ہے لیکن سویرا دیکھ نہیں پاتی)

حوالدار: کون کہاں گئے؟

سویرا: میرے بھائی کو ابھی تک نہیں چھوڑا! سرمد کہاں ہیں! کیا کہہ کے گئے ہیں؟

حوالدار: وہ کہہ کے گئے ہیں بند کریں....

سرمد: (آتے ہوئے) جان میں تو کہہ کر گیا تھا کیس بند کر دیں۔ وہ چودھری صاحب وہ سمجھیں ناں!

حوالدار: ناں جی۔ مخالف پارٹی بڑی پاور فل ہے۔ کہیں تو پرچہ کرادوں ان کا۔

سرمد: نہیں وہ..... یہ لیں سر جی۔ بڑی مہربانی (رقم دیتا ہے)

حوالدار: اس سے زیادہ تو مخالف پارٹی دے رہی تھی۔

سرمد: کب دے رہے تھے؟

حوالدار: ابھی اس کی بیوی کو بلا کر پوچھ لیتے ہیں او کاکا سپاہی....

سرمد: چودھری صاحب (اور رقم دیتا ہے)

آؤٹ ڈور — دن کا وقت

تھانے کا لان

(سرمد، نوید اور سویرا تھانے سے باہر آرہے ہیں)

سویرا: میں اور سرمد آتے ہیں۔ تم سرمد کی گاڑی میں آجاؤ۔

سرمد: وہ.... نہیں.... وہ اس میں تو وہ ہے..... وہ میرا مطلب وہ اس میں رسک ہے، پھر کوئی نہ پکڑ لے۔

نوید: باجی میں آپ کی گاڑی میں جاؤں گا۔

سرمد: کتنا اچھا بچہ ہے۔

نوید: لائیں چابی۔ آپ قانونی بھائی کی گاڑی میں آجانا!

سرمد: ہاں یہ ٹھیک ہے... کیا.... میری گاڑی میں.... وہ تو.....

(نوید چلا جاتا ہے)

سویرا: آپ گھبرا کیوں گئے!

سرمد: وہ.... اب تو گھبرا گھبرا کر شکل ہی ایسی ہو گئی ہے۔ اب کیا کروں.... وہ جان.... وہ تم یہاں ٹھہرو میں سوچ کر آتا ہوں۔ میرا مطلب گاڑی لے کر آتا ہوں۔

آؤٹ ڈور — دن کا وقت

سڑک کا منظر

(سرمد کی گاڑی میں ساجدہ بیٹھی ہے۔ سرمد جاتا ہے۔ گاڑی میں بیٹھتا ہے)

ساجدہ: جان اتنی دیر کرا دی۔ کیا بنا اس چور کا!

سرمد: چلا گیا.... میرا مطلب جیل چلا گیا.....

ساجدہ: چلیں سوچ کیا رہے ہیں؟ گاڑی تو ٹھیک ہے ناں؟

سرمد: ہاں.... وہ... گاڑی تو خراب ہے۔ وہ جان تم ٹیکسی لے کر گھر چلی جاؤ۔

ساجدہ: نہیں اکٹھے چلتے ہیں۔

سرمد: مجھے اسے لے کر جانا ہے۔

ساجدہ: کیسے؟

سرمد: وہ... مطلب گاڑی کو ورکشاپ۔ زیادہ خراب لگتی ہے، ٹیکسی... وہ ٹیکسی رک گئی۔

(ساجدہ ٹیکسی میں بیٹھتی ہے۔ یہ شکر کرتا ہے۔ گاڑی میں بیٹھ کر اسے ریورس کرتا ہے تاکہ سویرا کے پاس جائے۔)

(چلتی ٹیکسی کے مرر سے دیکھتی ہے ساجدہ کہ سرمد گاڑی چلا کر پیچھے لے جا رہا ہے)

ساجدہ: وہ ٹیکسی موڑو، ہماری گاڑی ٹھیک ہو گئی۔

(سرمد گاڑی کھڑی کرتا ہے۔ سویرا کو بٹھاتا ہے۔ ٹیکسی مڑ کر پس منظر میں آ رہی ہے۔ سویرا والی سائیڈ سے وہ ڈرائیونگ سیٹ کی طرف جاتا ہے۔ یکدم ساجدہ کی ٹیکسی آتی دیکھ کر گھبرا جاتا ہے)

سرمد: اونو! سرمد تو اب گیا۔

(ساجدہ ابھی ٹیکسی سے نکلنے لگتی ہے)

سویرا: سرمد چلاؤ ناں گاڑی.....

سرمد: وہ جان... وہ لگتا ہے خراب ہو گئی۔

(بونٹ کھولتا ہے۔ یوں سویرا کو سامنے ٹیکسی نظر نہیں آتی۔ ساجدہ ٹیکسی سے نکلنے لگتی ہے۔ سرمد اسے سنانے کے لئے کہتا ہے۔ سویرا شیشہ کھول لیتی ہے۔ اسے آواز آنے لگتی ہے۔)

سرمد: جان گاڑی ٹھیک نہیں ہوئی۔

(سویرا سمجھتی ہے مجھے کہہ رہا ہے)

سویرا: جان اب کیا ہو گا!

سرمد: (اونچی ساجدہ کے لئے) وہ ٹیکسی میں ہی گھر جانا ہو گا۔ (ساجدہ اترتی ہے) اوہو

ٹیکسی چلی نہ جائے۔ گاڑی ٹھیک کروا کر لاتا ہوں گھر۔ تم ٹیکسی میں چلی جاؤ۔

سویرا: ٹیکسی میں جاؤں، پر ٹیکسی ہے کہاں؟

(گاڑی کا بونٹ کھلا دیکھ کر رکتی ہے)

سرمد: (ساجدہ جو باہر نکلی ہے) جان ٹیکسی چلی جائے گی۔ بیٹھو بیٹھو

سویرا: اوکے!

(سویرا اس ٹیکسی میں بیٹھ جاتی ہے۔ ساجدہ پہلے والی ٹیکسی میں روانہ ہو جاتی ہے)

سرمد: شکر ہے بچ گیا۔

(بونٹ بند کر کے سویرا کی طرف آتا ہے۔ یہ کہتے ہوئے)

سرمد: جان.... ٹھیک ہو گئی گاڑی.... ہیں سویرا کہاں گئی....

(دیکھتا ہے ٹیکسی جا رہی ہے۔ اس میں سویرا بیٹھی ہے)

سرمد: وہ جان سویرا (خود کلامی) اس نے کچھ دیکھ تو نہیں لیا... اب کیا ہو گا... وہ جان جان۔

(دور ٹیکسی رکتی ہے۔ پاس جاتا ہے)

سویرا: جان گاڑی ٹھیک کروا کے گھر آ جانا۔ ٹیک کیئر

سرمد: اس کا مطلب ہے اسے بھی پتہ نہیں چلا۔

(خوشی کا اظہار کرتا ہے۔ اس دوران ایک چور سرمد کی گاڑی میں بیٹھتا ہے۔ اس میں چابی پہلے سے لگی تھی۔ وہ گاڑی چلاتا ہے۔ سرمد مڑ کر دیکھتا ہے۔ اس کی گاڑی کوئی لے جا رہا ہے)

سرمد: وہ.... میری گاڑی.... پکڑیں۔ چور۔ چور۔ چور

(گاڑی کے پیچھے بھاگتا ہے۔ فریم سٹل ہوتا ہے)

☆....☆....☆

ڈبل ٹربل 8

کردار	اداکار
سرمد	جاوید شیخ
عالی	اسمٰعیل تارہ
سویرا	فرح شاہ
ساجدہ	ماریہ واسطی
نوید	نسیم وکی
ثریا	صحبہ خاں

ان ڈور — دن کا وقت

سویرا کا گھر

(ٹیلی فون پر نوید رومینٹک انداز میں باتیں کر رہا ہے۔ ہاں ہوں کرتا ہے۔ پیچھے سے سرمد آتا ہے۔)

سرمد: ہر وقت فون پر بیٹھے رہتے ہو۔

نوید: فون پر... میں تو صوفے پر بیٹھا ہوں۔ (فون پر) میرے برادر ان لاء ہیں۔ نہیں لاء نہیں پڑھاتے۔ (سرمد فون پر ہاتھ رکھ کر) آپ کو اس کی انگریزی سے پتہ چل گیا ہوگا۔ فلمی ہیروئن ہے ہونے والی (فون پر) میرے برادر ان لاء دولہا بھائی بہت بڑے ڈائریکٹر ہیں۔

(کٹ کر کے دکھاتے ہیں۔ وہ ساجدہ کی سہیلی ثریا سے فون پر بات کر رہا ہے)

ثریا: میری فرینڈ ساجدہ کے ہسبنڈ بھی فلم ڈائریکٹر ہیں... وہ تمہیں ان سے ملانا ہے۔

نوید: مجھے اپنی ٹائم آیا سمجھو۔ حالانکہ میں آیا نہیں ہو سکتا۔ عورتیں ہی آیا ہو سکتی ہیں۔

(سرمد اسے دیکھتا ہوا باہر جاتا ہے۔ ڈرائنگ روم میں سویرا اخبار پڑھ رہی ہے۔ یکدم کوئی خبر پڑھ کر چونکتی ہے)

سویرا: یہ کیا ہے؟

سرمد: جان اسے اردو میں اخبار اور......

سویرا: یہ پڑھو "باجی ڈاکو" فلم کی خبر!

سرمد: وہ جان جب تک فلم کے نام میں ڈاکو کا لفظ نہ ہو، فلم چلتی نہیں۔ اس لئے فلم باجی کا نام باجی ڈاکو رکھا ہے۔

سویرا: لکھا ہے اس کے ڈائریکٹر اے اے خان ہیں۔

سرمد: ہاں تو وہی ہیں ناں!

سویرا: کیا! پچھلے ہفتے تو آپ اس فلم کی شوٹنگ کرنے مری گئے تھے!

سرمد: میں! ہاں یاد آگیا۔ (خود کلامی) اب تو بہانے بھی یاد نہیں رہتے۔

سویرا: تو اس کا مطلب فلم ساز نے آپ کو نکال کر دوسرا ڈائریکٹر رکھ لیا!

سرمد: کسی نے رکھا ہوتا تو نکالتا۔ ہاں وہ جان کسی کو رکھ کر نہیں نکالنا چاہیے۔ (سویرا اٹھ کر جاتی ہے) شکر ہے اسے پتہ نہیں چلا کہ میں شوٹنگ کے بہانے دوسرے گھر گیا تھا۔ سوچا تھا اس نام کی کونسی کسی نے فلم بنانی ہے پر.......

(سویرا اندر جاتی ہے۔ نوید فون بند کرتا ہے۔ سویرا اٹھا کر لے آتی ہے)

سویرا: میں اس فلم ساز سے بات کرتی ہوں۔ اتنا کام کروا کر ڈائریکٹر کو کان سے پکڑ کر کیسے نکال سکتے ہیں!

سرمد: جان کان سے پکڑ کر تو نہیں نکالا.....وہ جان وہ....فون نہیں کرو ورنہ بڑی بے عزتی ہوگی!

سویرا: کیا!

سرمد: مطلب اس کی بڑی بے عزتی ہوگی....(نمبر ملاتی ہے) وہ جان دیکھو....وہ جان دیکھو میں نے جھوٹ کہا تھا....

سویرا: اس کا فون ہی انگیج ہے!

سرمد: آج کا دن ہی اچھا ہے....وہ میرا مطلب.....

سویرا: آپ نے کیا جھوٹ کہا تھا؟

سرمد: وہ کیا جھوٹ کہا تھا! سوچ تو لینے دو....ہاں۔ وہ جان میں نے خود وہ فلم چھوڑ دی۔ ڈائریکٹر کمزور تھا۔ وہ میرا مطلب سکرپٹ۔ اور ہیروئن مجھے پسند نہیں آئی۔

سویرا: آپ ہیروئن پسند کرنا چاہتے تھے؟

سرمد: (خودکلامی) گڑبڑ ہوگئی (سویرا کو) وہ جان۔ میں نے کہا ہیروئن میری سویرا کو رکھو۔ تمہارے سامنے تو ساری اداکارائیں بچیاں ہیں۔

سویرا: ہیں میں بڑی لگتی ہوں!

سرمد: وہ جان تمہاری اداکاری کے سامنے۔ اس نے کہا، سویرا کو نہیں رکھنا۔ میں نے فلم چھوڑ دی۔ چھوڑنے میں میرا کوئی جوڑ نہیں۔

سویرا: (خوش ہوکر) آپ مجھ سے اتنی محبت کرتے ہیں!

سرمد: ہاں سب سے زیادہ، پہلی سے بھی زیادہ.....

سویرا: پہلی سے بھی زیادہ؟

سرمد: وہ میرا مطلب پہلی محبت سے زیادہ محبت کرنے لگا ہوں۔

سویرا: (شرما کر) آپ کے لئے کافی بنا کر لاتی ہوں۔ پی کر خوش ہو جائیں گے۔

سرمد: جان آپ کی کافی نہ پی کر زیادہ خوشی ہوتی ہے (سویرا دیکھتی ہے) وہ میرا مطلب پی کر بڑی خوشی ہوتی ہے۔

(سویرا جاتی ہے۔ موبائل بجتا ہے۔ سرمد اٹھاتا ہے)

سرمد: ہیلو...ہاں....جان!

(سویرا سن کر واپس آتی ہے)

سویرا: مجھے بلایا!

سرمد: (فون چھپا کر) نہیں!

سویرا: تو جان کسے کہہ رہے تھے؟

سرمد: جان کہہ رہا تھا! جلدی آنا تمہارے بغیر دل نہیں لگتا۔

(وہ جاتی ہے۔ سرمد کان سے فون لگاتا ہے۔ ادھر ساجدہ فون پر ہے)

ساجدہ: یہ کسے کہہ رہے تھے؟

سرمد: مر گئے، اس نے سن لیا۔ وہ جان عالی کو بتا رہا تھا، ڈائیلاگ کیسے بولنا ہے۔ ٹریننگ دے رہا ہوں ناں اس کو۔

ساجدہ: میں نے عالی بھائی کو فون کیا، وہ تو دفتر میں ہیں۔

سرمد: ہاں جان....وہ ٹیلی فون پر ہی ڈائریکشن دے رہا ہوں۔

ساجدہ: جان میری سہیلی ثریا کی ایک لڑکے سے بات چل رہی ہے۔

سرمد: بند کروانی ہے؟

ساجدہ: میں نے ثریا کو بتایا تھا۔ آپ چہرہ دیکھ کر بتا دیتے ہیں، بندہ کیسا ہے!

سرمد: ہاں بتا سکتا ہوں، دیکھنے میں کیسا ہے؟

ساجدہ: جان اس نے اس لڑکے کو بلوایا ہے۔ تھوڑی دیر کے لئے آجائیں ناں!

سرمد: اوہو، وہ میں بزی ہوں۔

(سویرا کافی لئے آرہی ہے۔ سرمد دیکھ کر گھبرا جاتا ہے)

سرمد: کہاں ناں....اچھا...اچھا آتا ہوں۔

سویرا: کس کا فون تھا؟ کہاں جانا ہے؟

سرمد: وہ جان...وہ...وہی فلمساز کا تھا۔ کہہ رہا تھا کہ تم ہی ڈائریکشن دو۔ میں نے کہہ دیا، میری بیوی ہیروئن ہو گی تو فلم کروں گا۔ کہہ رہا تھا آکر میٹنگ تو کرو۔

سویرا: (کافی دے کر) جان آپ مجھ سے اتنی محبت کرتے ہیں۔

سرمد: اتنی محبت کرتا ہوں جتنے آسمان پر تارے ہیں۔

سویرا: کتنے تارے ہیں؟

سرمد: مجھے کیا پتہ!

سویرا: کیا!

سرمد: وہ جان میرے کپڑے نکال دو...وہ ضد کر رہی تھی...وہ میرا مطلب ضد کر رہا تھا میٹنگ کے لئے....

(سرمد دیکھتا ہے نوید تیار ہو کر باہر جا رہا ہے)

سرمد: ہیں یہ میرے کپڑے....یہ تو میں نے پہننے تھے۔

سویرا: نوید تو کسی کے کپڑے پہنتا نہیں۔ آپ کو خوش ہونا چاہیے۔ اس نے آپ کے کپڑے پہنے۔

سرمد: اُلٹا خوش ہوں۔

نوید: الٹا نہیں سیدھا خوش ہو لیں۔ او کے باجی!

سرمد: یہ تو ساجدہ کا پسندیدہ سوٹ ہے۔ (سویرا سننے کی کوشش کرتی ہے) وہ مطلب میرا لکی سوٹ ہے۔ چلو دوسرے نکال دو۔ (نوید کو دیکھ کر) دل تو اسے نکالنے کو چاہتا تھا۔ مطلب اس سوٹ کو جو نوید نے پہنا ہے۔

ان ڈور — دن کا وقت

ساجدہ کا گھر

(وہاں ساجدہ اور ثریا بیٹھی ہیں)

ساجدہ: ثریا تم نے بتایا نہیں، وہ کرتا کیا ہے!

ثریا: مجھے فون کرتا ہے۔

(بیل ہوتی ہے)

ساجدہ: لگتا ہے سرمد آگئے۔ جان اتنی دیر کر دی!

نوید: (گھبرا کر) وہ جی ثریا نے یہی ٹائم دیا تھا!

ثریا: آجاؤ۔ ساجدہ یہ نوید ہے۔

(ساجدہ اس کے کپڑے دیکھتی ہے)

ساجدہ: (ثریا کو) اس کے کپڑے تو بالکل سرمد جیسے ہیں۔

(نوید ساجدہ کو کپڑوں کی طرف متوجہ پا کر خود اپنے کپڑوں کو دیکھتا ہے)

نوید: ہیں! نہیں پتہ تو نہیں چل گیا کہ یہ میرے نہیں (شرمندگی چھپاتے ہوئے) وہ...ذرا بڑے ہیں۔ وہ میں ایسے ہی بنواتا ہوں۔ کیا پتہ بندہ کب بڑا ہو جائے۔

ثریا: ان کے میاں کے بھی ایسے ہی کپڑے ہیں۔

نوید: کمال ہے یہ میرے بہنوئی کے ہیں.....

ساجدہ: جی!

نوید: وہ...میرا مطلب میرے بہنوئی کو بھی ایسے کپڑے پسند ہیں....وہ چائے میں چینی ایک چمچ۔

ساجدہ: (حیرانی سے) جی...(سمجھ کر) اچھا.....وہ چائے لگاتی ہوں۔

ان ڈور — دن کا وقت

ساجدہ کا گھر

(ٹیکسی سے سرمد اور عالی نکلتے ہیں۔ دروازے کے سامنے ٹیکسی رکی ہے۔ دونوں اندر ڈرائنگ روم میں جاتے ہیں)

سرمد: جلدی آؤ لڑکے نے آنا تھا!

عالی: کس نے کس سے لڑ..کے آنا تھا۔ اچھا جس کا آپ نے شادی کا آڈیشن کرنا ہے۔

سرمد: میں ٹھیک لگ رہا ہوں ناں۔

عالی: پہلا بندہ دیکھا ہے جو اپنے گھر بھی سوٹ پہن کر جاتا ہے۔

(کیمرہ دکھاتا ہے یکدم سرمد جیبیں چیک کرتا ہے)

سرمد: میرا موبائل... ٹیکسی میں نہ رہ گیا ہو!

عالی: دیکھو اگر ٹیکسی موبائل نہ ہوئی ہو تو شاید مل جائے۔ (سرمد جاتا ہے)

(عالی اندر آتا ہے۔ ڈائننگ ٹیبل پر نوید چائے پی رہا ہے۔ ثریا اور ساجدہ بھی ہیں)

سرمد کی فلم دیکھ کر کبھی پتہ نہیں چلتا کہ وہ ڈائریکٹر ہے۔ اس کی حرکتوں سے پتہ چلتا ہے (یکدم نوید کو دیکھ کر) ہیں وہ تم یہاں؟

ساجدہ: عالی بھائی آپ جانتے ہیں اسے؟

نوید: یہ میرے دولہا بھائی کے فاسٹ فرینڈ ہیں۔

ساجدہ: میرے میاں کے بھی یہ دوست ہیں!

عالی: ہاں ایک ہی تو میرا دوست ہے... اب شاید ہے کی بجائے تھا ہو جائے۔

(عالی وہاں سے نکلتا ہے)

ساجدہ: عالی بھائی! وہ کہاں ہیں؟

عالی: "وہ" ابھی ایک منٹ میں بتاتا ہوں.....

ان ڈور — دن کا وقت

ڈرائنگ روم

(سرمد باہر سے موبائل لے کر آتا ہے۔ ڈرائنگ روم میں آکر سرمد اِدھر اُدھر دیکھ کر ایک کمرے کی طرف جاتا ہے)

سرمد: بھئی کدھر ہیں سب؟

(سرمد ڈرائنگ روم کی طرف جانے لگتا ہے۔ اندر سے عالی نکلتا ہے)

عالی: سرمد گڑبڑ ہو گئی!

سرمد: نہیں بچ گیا، موبائل مل گیا!

عالی: اندر وہ لڑکا پتہ کون ہے! نوید!

سرمد: کیا!

(عالی اسے اشارے سے آہستہ بولنے کو کہتا ہے)

سرمد: اب کیا ہو گا!

عالی: جلدی سے یہاں سے چلے جاؤ۔ میں سنبھالتا ہوں۔

(وہ باہر نکلنے لگتے ہیں۔ ادھر سے نوید، ثریا اور ساجدہ ڈرائنگ روم میں آجاتے ہیں)

سرمد: اونو!

عالی: جلدی سے چھپ جاؤ اندر.....

ساجدہ: عالی بھائی! کہاں ہیں وہ؟

عالی: اندر....

ساجدہ: کیا کیا انہوں نے جو اندر ہو گئے!

عالی: نہیں وہ میرا مطلب اپنے ساتھ میٹنگ کر رہے ہیں۔ کہہ رہے تھے تم جاؤ، میں آتا ہوں۔

نوید: دولہا بھائی کہاں ہیں؟

عالی: بتا تو رہا ہوں!

ساجدہ: آپ تو سرمد کا بتا رہے تھے!

نوید: جی سرمد! میرے دولہا بھائی بھی سرمد ہیں۔

عالی: وہ میرے ایک دوست کے دو نام ہیں۔ وہ مطلب میرے دو دوستوں کا ایک ہی نام ہے اتفاق سے۔ (خود کلامی) آج اس کا بچنا بھی اتفاق ہی ہے۔

ساجدہ: سرمد کب آئیں گے (نوید کی طرف اشارہ کر کے) انہوں نے جانا ہے۔

عالی: یہ جائیں گے تو وہ آئیں گے.... وہ میرا مطلب یہ جائیں، انہیں دیر ہو سکتی ہے بلکہ ہونی چاہیے۔

ساجدہ: میٹنگ ہے کہاں؟

عالی: ان سے پوچھ کر بتاتا ہوں۔

(اس کمرے کی طرف جانے لگتا ہے)

ساجدہ: وہ اندر ہیں؟

عالی: نہیں وہ.... فون پر پتہ کرتا ہوں۔

ان ڈور　　　دن کا وقت

کمرے کا منظر

(وہاں سرمد چھپا ہے۔ عالی اندر آتا ہے)

سرمد: نوید نے مجھے دیکھ تو نہیں لیا!

عالی: نوید سے پوچھ کر بتاتا ہوں۔

(عالی جانے لگتا ہے، سرمد پکڑتا ہے اسے)

سرمد: سوچا اب کیا ہوگا!

عالی: سوچ لیا۔ اب جس نے دو شادیاں کی ہوں گی، اس سے دوستی نہیں کروں گا۔

سرمد: پلیز موقع کی نزاکت دیکھو!

عالی: اگر کہتے میرا، ریما، ریشم کی نزاکت دیکھو تو بات تھی۔ میں نزاکت بھی دیکھوں تو موقع کی!

سرمد: عالی!

عالی: میں کہہ دیتا ہوں کہ سرمد نہیں آسکتا، اس لئے لڑکا چلا جائے!

سرمد: یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے۔

عالی: پوچھ کب رہا ہوں، بتا رہا ہوں۔

ان ڈور　　　دن کا وقت

ڈرائنگ روم

(وہاں نوید، ساجدہ اور ثریا بیٹھے ہیں۔ ثریا دیکھتی ہے فون وہاں پڑا ہے)

ثریا: فون تو یہاں پڑا ہے۔ عالی بھائی کیسے بات کرنے گئے ہیں۔

(کمرے سے عالی ڈرائنگ روم میں آتا ہے)

عالی: بھابی وہ ذرا دیر سے آئیں گے۔ فون پر بات کرنے گیا تھا!

ساجدہ: عالی بھائی فون تو یہاں پڑا ہے!

عالی: کیا! وہ فون پر بات کرنے گیا تھا۔ پر ضرورت نہیں پڑی کیونکہ مجھے اندر جا کر یاد آگیا کہ سرمد نے کہا تھا، کافی دیر ہو جائے گی۔

نوید: اچھا کافی کی وجہ سے دیر ہو جائے گی۔

ساجدہ: پر عالی بھائی آپ اندر کیا کرنے گئے تھے؟

عالی: وہ یاد کرلوں.... ہاں... وہ واش روم جانا تھا!

نوید: مجھے بھی جانا ہے۔

ساجدہ: آپ چلے جائیں اسی کمرے میں... (نوید جاتا ہے)

عالی: ہاں اسی کمرے میں... (یکدم سمجھ کر) وہ اسی کمرے میں.. وہ نوید وہ رکنا.. وہ...

نوید: کیا بات ہے؟

عالی: وہ.... اس کمرے میں... وہ ہے.... وہ صفائی نہیں ہوئی... وہ میں ذرا چیزیں ٹھیک کردوں ایک منٹ۔

(عالی بھاگ کر جا کے سرمد کو اطلاع کرتا ہے)

عالی: سرمد جلدی کرو، چھپ جاؤ۔ نوید ادھر آ رہا ہے۔

(عالی پھر باہر چلا گیا۔ کٹ کر کے دکھاتے ہیں سرمد گھبرا گیا ہے)

سرمد: اسے ادھر کیوں لا رہا ہے گدھا... کہاں چھپوں۔ واش روم مین۔

(بھاگ کر واش روم میں چلا جاتا ہے۔ باہر سے عالی اندر آتا ہے)

عالی: چھپ گئے!

نوید: (اندر آتے ہوئے) چھپ گئے؟

عالی: وہ اس کمرے کے رنگ چھپ گئے پردوں میں... وہ کہہ رہا ہوں۔ یہ ہے واش روم!

(سرمد اندر گھبرایا ہے۔ وہ واش روم کے دروازے کو اندر سے طاقت سے بند کرتا ہے۔ نوید کھولنے کی کوشش کرتا ہے)

نوید: یہ کھل نہیں رہا۔

عالی: ذرا زور لگاؤ۔ ادھر ہو جاؤ، میں کھولتا ہوں۔

(عالی کھولنے کے لئے زور لگا رہا ہے۔ اندر سے سرمد زور لگا رہا ہے)

سرمد: عالی! اندر میں ہوں۔ اس کی چٹخنی بھی نہیں۔

نوید: یہ کون بولا؟

عالی: وہ۔ کوئی نہیں۔ وہ۔ یہ واش روم خراب ہے۔

نوید: کوئی ہے اندر!

(نوید یکدم زور لگاتا ہے۔ تھوڑا دروازہ کھل جاتا ہے۔ سرمد کی ٹانگیں اسے نظر آتی ہیں۔)

نوید: اندر تو کوئی ہے۔ کون ہے؟

عالی: نہیں۔ وہ۔ تمہارا وہم ہے!

نوید: میرے وہم کی دو ٹانگیں نہیں ہو سکتیں۔

(ثریا، ساجدہ اندر آتی ہیں)

نوید: واش روم میں کوئی ہے۔

ساجدہ: (ڈر کر) ہیں کون ہے!

نوید: اب مجھے پتہ چلا کون ہے؟

عالی: مر گئے۔ تمہیں پتہ چل گیا!

نوید: ہاں اندر چور ہے.....

عالی: کیا.... ہاں ہاں اندر چور ہی ہے۔

نوید: چور....

(یہ کہہ کر نوید بھاگ جاتا ہے)

ساجدہ: اب کیا کریں؟

عالی: وہ بھابی آپ نہ گھبرائیں۔ گھبرانا تو اسے چاہیے۔ سرمد کو سمجھایا تھا، دو نہ کرو۔

ساجدہ: کیا دو نہ کرو!

عالی: مطلب دو میٹنگیں آج نہ کرو۔

ساجدہ: (کارڈلیس سے نمبر ملاتی ہے۔ باتھ روم میں موبائل اٹھاتا ہے) ہیلو! ہاں سرمد! وہ

پتہ کیا ہوا؟

سرمد: ہاں گھر میں چور آیا ہے۔ وہ.... تم سب جلدی اوپر چلے جاؤ تاکہ میں مطلب وہ باتھ روم سے نکل سکے۔

ساجدہ: ہیں! آپ کو کیسے پتہ۔ چور ہے باتھ روم میں!

سرمد: وہ.... تمہاری آواز سے لگ رہا تھا۔ وہ جان یہ چور خطرناک ہے۔ اوپر چلی جاؤ۔ اخبار میں تھا۔

ساجدہ: میرے اوپر جانے کا.....

ثریا: ساجدہ آواز سے لگتا ہے جیسے سرمد بھائی کمرے میں ہی ہیں۔

عالی: وہ... اچھی کوالٹی کا موبائل ہے ناں! (باتھ روم کی طرف منہ کر کے) آہستہ بولو!

ساجدہ: جی!

عالی: وہ مطلب چور نہ سن لے۔

ساجدہ: جان آپ کہاں ہیں؟

سرمد: باتھ روم میں..... وہ میرا مطلب وہ باتھ روم سے پرے ہو جائیں۔

(نوید پولیس لے کر آتا ہے)

نوید: آئیں جی، یہاں چور ہے۔

عالی: مر گئے!

ساجدہ: (فون پر) جان آپ گھبرائیں ناں، نوید پولیس لے آیا ہے۔

سرمد: ہیں! اب بھی نہ گھبراؤں (فون بند کر کے)

عالی: سرمد اب گیا (اونچا) وہ جلدی کرو، پولیس آ گئی ہے۔ وہ مطلب پولیس جلدی کریں۔

(اندر سرمد گھبرایا کوئی کھڑکی کھولنے کی کوشش میں ہے۔ دروازے کے آگے کچھ رکھ کر اسے کھلنے سے روک رکھا ہے۔)

پولیس: ہمیں چاروں طرف سے پولیس نے گھیر رکھا ہے۔ اس لئے ہمیں خود کے حوالے کر دو۔

تھانیدار: ایک فقرہ بھی صحیح نہیں بول سکتا۔ یہ کہتے ہیں۔ پولیس نے تمہیں چاروں طرف سے گھیر لیا ہے۔ خود کو ہمارے حوالے کر دو۔

(زور لگا کر دروازہ کھولنے کی کوشش)

عالی: وہ دیکھیں اتنا زور نہ لگائیں، دروازہ کھل جائے گا۔

ساجدہ: جی!

عالی: وہ مطلب بھابی ٹوٹ جائے گا۔ سرمد مجھ سے تیری حالت دیکھی نہیں جاتی۔

(دروازہ کھلتا ہے۔ عالی آنکھیں بند کر لیتا ہے)

نوید: ہیں یہ چور کہاں غائب ہو گیا؟

عالی: (یکدم آنکھیں کھول کر خوشی سے) بچ گیا! (سب حیرانی سے اسے دیکھتے ہیں) مطلب باتھ روم بچ گیا ورنہ وہ چور ساری ٹوٹیاں چرا سکتا تھا۔

ان ڈور — دن کا وقت

ساجدہ کا گھر

(وہاں سرمد، عالی اور ساجدہ بیٹھے چائے پی رہے ہیں)

ساجدہ: سمجھ نہیں آتی، وہ چور نکل کیسے گیا اس کھڑکی سے۔

سرمد: بڑی مشکل سے میں نکلا۔

ساجدہ: جی!

سرمد: مطلب چور نکلا ہوگا۔

عالی: خدا کا شکر ہے وہ کھڑکی کھل گئی اور نکل گیا۔

ساجدہ: شکر ہے؟

عالی: مطلب وہ چور نہ نکلتا تو کوئی نقصان پہنچا سکتا تھا۔

سرمد: جان یہ چائے زیادہ کالی نہیں!

عالی: بیوٹی کریم لگا کر گوری کر لیں۔

ساجدہ: میں دودھ اور لا دیتی ہوں.....

(جاتی ہے)

سرمد: عالی کچھ سوچا نوید اور ثریا الگ نہ ہوئے تو.....

عالی: سوچ رہا ہوں کہ میرا سارا دن آپ کو دو بیویوں سے بچانے میں ہی گزر جاتا ہے۔

اسی طرح آپ نے گزر جانا ہے۔

سرمد: آئیڈیا.... ثریا کو کہہ دیتا ہوں نوید پہلے سے شادی شدہ ہے اور نوید سے کہہ دیتا ہوں ثریا نے خفیہ شادی کر رکھی ہے۔ کیسا!

عالی: فلمی ویری فلمی لیکن چلے گا۔

ان ڈور — دن کا وقت

سویرا کا گھر

(سرمد، سویرا اور نوید بیٹھے ہیں)

نوید: دولہا بھائی باجی نے آپ سے بات کرنی ہے۔ باجی کریں ناں!

سویرا: سرمد نوید کو ایک لڑکی پسند کرتی ہے۔

سرمد: وہ لڑکی اچھی نہیں! اس کی پسند سے اندازہ لگا لیں! اور جان وہ پہلے سے شادی شدہ ہے۔

سویرا: آپ اس لڑکی کو کیسے جانتے ہیں؟

سرمد: وہ میری بیوی کی سہیلی......

سویرا: جی!

سرمد: وہ یہ میری فلم آ رہی ہے اس میں کام کر رہی ہے وہ.... مجھے عالی نے بتایا تھا وہ اس کے دوست کی جاننے والی ہے۔ اس نے تمہیں اُلو بنایا!

نوید: الو بنانا کونسا مشکل ہے۔ میری اپنی ڈرائنگ بہت اچھی ہے۔

(غصے سے جاتا ہے)

ان ڈور — دن کا وقت

ہوٹل

(وہاں ٹیبل پر نوید اور ثریا آمنے سامنے بیٹھے ہیں)

ثریا: مجھے تم سے یہ امید نہ تھی۔

نوید: یہ تو میں نے کہنا تھا۔ سارے راستے یہ کہنے کی پریکٹس کرتا آیا ہوں۔ تم بتاؤ تم نے مجھے اندھیرے میں کیوں رکھا!

ثریا: میں نے رکھا۔ تم خود ہی ایسی جگہ بیٹھتے تھے جہاں لائٹ کم ہو۔

نوید: میرے دولہا بھائی نہ بتاتے تو پتہ نہ چلتا، تم شادی شدہ ہو۔

ثریا: میری سہیلی کے میاں نے تمہارا پتہ نہ کروایا ہوتا تو تمہاری بیوی کا بھی پتہ نہ چلتا۔

نوید: وہ غلط ہے۔ میری کوئی بیوی نہیں۔ جس نے بتایا اسے میرے سامنے لاؤ۔

ثریا: تم اپنے دولہا بھائی کو بلاؤ، میں انہیں بلاتی ہوں۔ ابھی دودھ کا دودھ پانی کا پانی کرتی ہوں۔

نوید: ویٹر دودھ اور پانی لانا، دودھ کا دودھ پانی کا پانی کرنا ہے۔

ثریا: میں انہیں لے کر آتی ہوں۔

آؤٹ ڈور — دن کا وقت

ہوٹل کا دروازہ

(وہاں ٹیکسی کھڑی ہے۔ اس کی ڈگی میں سے سامان نکالا جا رہا ہے۔ سرمد باہر سے آتا ہے۔ فون سنتا ہوا)

سرمد: عالی ہوٹل میں ایک فلم ساز کے ساتھ میٹنگ ہے۔ دیر سے آؤں گا۔

(ایک دروازے سے ثریا نکلتی ہے۔ دوسری طرف نوید آرہا ہے۔ سرمد سیٹیاں بجاتا آتا ہے۔ سامنے نوید آجاتا ہے)

نوید: سرمد بھائی اچھا ہوا آپ آگئے۔ وہ ثریا کہتی ہے۔ آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔ آئیں اسے بتائیں!

سرمد: جی!

نوید: آئیں آپ۔

(نوید ہاتھ پکڑ کر لے جانے لگتا ہے۔ سرمد یکدم اس کے پیچھے سے غائب ہو جاتا ہے۔ دوسری طرف جاتا ہے۔ یکدم ثریا سے آمنا سامنا ہو جاتا ہے)

ثریا: سرمد بھائی آپ.... اچھا ہوا آگئے۔ وہ کہتا ہے اس نے شادی نہیں کی۔ آپ جھوٹ بولتے ہیں۔ آئیں اسے بتائیں۔

سرمد: وہ دیکھو مجھے بڑا ضروری کام ہے۔

ثریا: آئیں میرے ساتھ..... پلیز۔

(سامنے نوید دوسری طرف منہ کئے کھڑا ہے۔ ثریا اسے جا کے ہلاتی ہے۔ وہ مڑتا ہے)

ثریا: پوچھ لو سرمد بھائی سے۔ بتائیں سرمد بھائی انہیں۔ ہیں وہ کہاں گئے۔

نوید: دولہا بھائی بھی تھے یہاں۔

(دونوں ڈھونڈتے ہیں جس گاڑی سے سامان اتر رہا تھا، اس کے پیچھے سرمد چھپا ہے)

(دونوں ثریا اور نوید اسے ڈھونڈتے گاڑی کی طرف آتے ہیں۔ سرمد کو کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔ ثریا نوید دونوں اسے اِدھر اُدھر دیکھ رہے ہیں۔ سرمد کو کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔ وہ ٹیکسی جس سے سامان نکالا جا رہا تھا اس کی ڈگی میں چھپ جاتا ہے۔ ڈرائیور اسے دیکھے بغیر بند کرتا ہے اور ٹیکسی چلتی ہے۔ ٹیلپ بھی چلتے ہیں)

☆....☆....☆

ڈبل ٹربل 9

کردار	اداکار
سرمد	جاوید شیخ
عالی	اسمٰعیل تارہ
ساجدہ	ماریہ واسطی
سویرا	فرح شاہ
بدر	جاوید رضوی
مسز بدر	عصمت صوفی
ارشد فوٹوگرافر	ارشد نیازی
مبارک' ادھیڑ عمر صحافی	آغا عباس

ان ڈور   دن کا وقت

سرمد کا دفتر

(دفتر میں عالی بیٹھا فون کر رہا ہے۔ سرمد آتا ہے۔ عالی نے نہیں دیکھا!)

عالی: آپ سے حسین میں نے آج تک نہیں دیکھی۔ کیا آپ کو ابھی نہیں دیکھا۔ اسی لئے تو اتنے اعتماد سے کہہ رہا ہوں۔ آپ کی آواز سے ہی لگ رہا ہے۔ آپ بڑی ہیروئن بنیں گی۔ عمر کیا ہے۔ 35 سال۔ آدھا کام تو ہو گیا۔ بڑی آپ پہلے ہی ہیں، ہیروئن میں بنا دوں گا۔ ہو گئیں بڑی ہیروئن۔

سرمد: عالی!

عالی: چپ کرو.... (یکدم سرمد کو دیکھ کر) وہ..... میں خود کو کہہ رہا تھا چپ کرو۔ (فون بند کر کے)

سرمد: کسے بڑی ہیروئن بنا رہے تھے؟

عالی: بیوی خاوند کو لاکھ پتی بنا سکتی ہے۔ بشرطیکہ وہ پہلے کروڑ پتی ہو۔ میں بھی بڑی ہیروئن بنا سکتا ہوں۔ اگر وہ پہلے بہت بڑی ہیروئن ہو کیونکہ سلمنگ سنٹر میرے جاننے والوں کا ہے۔

سرمد: (گھڑی دیکھ کر اداسے) عالی میں آج انٹرویو دے رہا ہوں!

عالی: اچھا نوکری کے لئے..... دینا چاہیے تھا!

سرمد: عالی کے بچے۔ اخبار والوں کو۔ کب سے میرے پیچھے پڑے تھے۔

عالی: (گھبرا کر) ہیں! ان کو سب پتہ چل گیا۔

سرمد: کیا مطلب۔ بڑی منتوں کے بعد میں انٹرویو کے لئے راضی ہوا ہوں۔

عالی: ہاں مجھے اندازہ ہے۔ اس کے لئے آپ کو کتنی منتیں کرنا پڑی ہوں گی۔

سرمد: ہاں!.... کیا مطلب! انہیں گھر کا ٹائم دیا ہے۔ میرے ساتھ چلنا۔

عالی: تاکہ بروقت جھوٹ بولنے میں مدد کر سکوں!

(سرمد گھورتا ہے۔ عالی مؤدب ہو کر بیٹھ جاتا ہے)

ان ڈور — دن کا وقت

ساجدہ کا گھر

(وہاں اس کے والد بدر اور والدہ مسز بدر آئی ہوئی ہیں)

بدر: سرمد کی اب طبیعت کیسی ہے؟

ساجدہ: کیا ہوا سرمد کو؟

مسز بدر: ویسے ہی انہیں جب کوئی بات نہ سوجھے تو طبیعت پوچھنے لگتے ہیں۔ مجھ سے بھی یہی پوچھتے ہیں۔

بدر: اس عمر میں بندہ بیوی سے پوچھ بھی کیا سکتا ہے۔ وہ باہر بھی جا رہی ہو تو تب تک یہ نہیں پوچھتا، کہاں جا رہی ہو۔ جب تک وہ ساتھ چلنے کے لئے نہ کہے۔

(بیل ہوتی ہے۔ ساجدہ دروازہ کھولتی ہے۔ سرمد اور عالی اندر آتے ہیں۔)

ساجدہ: آپ اب آئے ہیں۔ کب سے آپ کا انتظار ہو رہا ہے۔

سرمد: (بال کپڑے ٹھیک کر کے) اچھا وہ آگئے! وقت کے پابند نکلے۔

ساجدہ: کیا مطلب! میرے امی ابا وقت کے پابند نہیں؟

سرمد: کیا وہ آئے ہیں! میں ایسے ہی خوش ہو رہا تھا.... وہ میرا مطلب وہ اخبار والوں نے میرا انٹرویو کرنے آنا تھا۔ میں سمجھا وہ آئے ہیں۔

(سرمد ساتھ جاتا ہے۔ عالی پیچھے ہیں۔ ساجدہ وہاں لے جاتی ہے جہاں بدر اور مسز بدر بیٹھے ہیں)

ساجدہ: امی اخبار والے سرمد کا انٹرویو لینے آرہے ہیں۔

مسز بدر: خیر ہے، اس نے کیا کیا ہے؟

سرمد: میں اتنا بڑا فلم ڈائریکٹر ہوں۔ عوام کے پرزور اصرار پر میرا انٹرویو کرنے آرہے ہیں۔

عالی: میں نے اصرار کیا تو نہیں تھا شاید کیا ہو.... وہ مطلب میں ہی عوام ہوں ناں!

ساجدہ: آپ نے مجھے پہلے بتانا تھا، میں تو تیار ہی نہیں ہوئی۔

مسز بدر: اچھا فیملی انٹرویو ہے۔ (بدر کو) تم بھی یہ شرٹ بدل لو، اس کا رزلٹ اچھا نہیں آئے گا۔

بدر: میرے ہر کام کا رزلٹ ایسا ہی ہوتا ہے۔ شادی کا دیکھ لو!

مسز بدر: کیا!

بدر: وہ... میرا مطلب میری تصویر ویسے بڑی اچھی آتی ہے۔ شناختی کارڈ والی میری تصویر دیکھ کر ہی تمہاری ساس نے شادی کی حامی بھری تھی۔

سرمد: کونسی ساس نے؟ وہ میرا مطلب کونسی ساس، یہ تو امی ہیں۔

مسز بدر: میں بھی فریش ہو جاؤں، ویسے میری تصویر آتی بہت.....

بدر: بڑی ہے.... (مسز بدر گھورتی ہے) مطلب اچھی ہے....

عالی: تصویر چھپے گی تو سب لوگ دیکھیں گے!

ساجدہ: اسی لئے تو تصویر ہوتی ہے۔

عالی: دوسرے گھر میں بھی یہ اخبار جاتا ہے؟

ساجدہ: دوسرے گھر!

سرمد: وہ.... عالی کا مطلب ہر دوسرے گھر میں یہ اخبار جاتا ہے۔

ساجدہ: ہم تیار ہو کر آتے ہیں۔

(سب اوپر چلے جاتے ہیں)

سرمد: عالی یہ تو گڑبڑ ہوگئی۔ تم پریشان نہیں ہو رہے؟

عالی: پریشان اس دن ہوں گا جس دن گڑبڑ نہیں ہوگی۔

سرمد: اخبار والے نہ آجائیں۔ انہیں کسی طرح روکنا چاہیے۔

(موبائل سے فون کرتا ہے۔ دوسری طرف مبارک جرنلسٹ جو بڑی عمر کا صحافی ہے، ساتھ اس کے ارشد فوٹو گرافر ہے۔ وہ سویرا کے گھر ہیں۔ جب وہ سرمد سے بات کر رہا ہے، پس منظر میں سویرا نظر آئے)

مبارک: (فون اٹھا کر) مبارک!

سرمد: یہ کونسا موقع ہے مبارک دینے کا..... اچھا مبارک صاحب۔ وہ دراصل میں گھر میں نہیں ہوں۔

مبارک: پتہ ہے!

سرمد: آپ کو کیسے پتہ ہے؟

مبارک: اس لئے کہ ہم آپ کے گھر میں ہیں!

سرمد: (فون پر ہاتھ رکھ کر) عالی اچھی طرح گھر دیکھو، وہ کہہ رہے ہیں، ہم آپ کے گھر میں ہیں۔ (فون پر) آپ کسی اور کے گھر تو نہیں پہنچ گئے؟

مبارک: آپ کی بیگم ہمارے سامنے ہیں۔

سرمد: میری بیگم (فون پر ہاتھ رکھ کر) عالی وہ کہہ رہے ہیں میری بیگم ان کے سامنے ہیں۔ یہ اوپر کیسے چلے گئے۔ (فون پر) میری بیگم تو یہاں ہیں۔ آپ کسی غلط گھر تو نہیں چلے گئے؟

(کٹ کر کے دکھاتے ہیں۔ مبارک سے سویرا فون لے لیتی ہے)

سویرا: ہیلو جان! یہ کب سے یہاں انتظار کر رہے ہیں!

سرمد: مر گئے، یہ وہاں پہنچ گئے۔ وہ جان.... وہ آ رہا ہوں۔

(فون بند کرتا ہے۔ اوپر سے ساجدہ، بدر اور مسز بدر تیار آ رہے ہیں)

سرمد: عالی وہ اخبار والے وہ دوسرے گھر پہنچ گئے ہیں!

عالی: (اوپر دیکھ چکا ہے۔ ساجدہ آ رہی ہے۔) وہ سرمد، وہ اوپر!

سرمد: اوپر نہیں دوسرے گھر۔ اب کیا کروں؟

ساجدہ: دوسرے گھر.... یہ کونسا دوسرا گھر ہے؟

سرمد: وہ.... عالی..... وہ بتاؤ ناں!

عالی: وہ بھابی وہ.... فلم دوسرے گھر کے سیٹ پر پہنچ گئے ہیں۔

سرمد: ہاں... وہ فلم میں ڈائریکٹ کر رہا ہوں عالی؟

عالی: آپ ہی ڈائریکٹ کر رہے ہیں۔ اتنا کام کرتے ہیں، بھول جاتے ہیں۔ ڈائریکشن تو ڈوب کر کرتے ہیں۔ حالانکہ بعد میں ڈوبنا چاہیے۔ چلیں ادھر سین ریڈی ہو گا۔

ساجدہ: اس کا مطلب وہ انٹرویو کے لئے یہاں نہیں آئیں گے؟

بدر: چلو جہاں شوٹنگ ہو رہی ہے، وہاں چلے جاتے ہیں۔

سرمد: ہاں یہ ٹھیک ہے (یکدم سمجھ کر) کیا! نہیں وہ آپ کا جانا نہیں بنتا۔ آپ معزز شخصیت ہیں!

ساجدہ: وہ تو اباجی ہیں۔ کل اخبار میں خبر تھی ناں جسٹس صاحب کے بیٹے کے ولیمے پر شہر کے معززین نے شرکت کی۔ اباجی بھی اس ولیمے میں شامل تھے۔

(سرمد عالی جاتے ہوئے)

عالی: وہ سرمد خود ہی انٹرویو میں آپ کا ذکر کر دیں گے۔ ہفتے کے دن آئے گا، پڑھیئے گا ضرور!

(بدر، مسز بدر، ساجدہ دیکھتے رہ جاتے ہیں۔)

ان ڈور — دن کا وقت

سویرا کا گھر

(وہاں مبارک اور فوٹوگرافر ارشد موجود ہیں۔ ارشد سویرا کی تصویریں بنا رہا ہے)

سویرا: شادی کے بعد پہلی بار تصویریں بنوا رہی ہوں۔

ارشد: میں بھی پہلی بار بنا رہا ہوں۔

سویرا: جی!

(سرمد اور عالی آتے ہیں)

سرمد: سوری دیر ہو گئی!

مبارک: آپ کہہ رہے تھے، آپ کی بیگم سامنے ہیں!

عالی: جھوٹ تو نہیں کہہ رہے تھے!

سویرا: کیا!

سرمد: وہ... سویرا ہر وقت میرے سامنے ہوتی ہے۔ اس کی تصویر والٹ میں رکھتا ہوں۔

عالی: دو والٹ ہیں اس کے پاس۔ میرا مطلب ایک پیسے رکھنے کے لئے ایک اس لئے کہ کبھی پیسے نہیں بھی ہوتے۔

مبارک: فوٹوگرافر کو فارغ نہ کر دیں!

سرمد: کر دیں، ہم نے تو اسے نہیں رکھا! کیا تنخواہ ہے اس کی!

مبارک: مطلب آپ دونوں کی گروپ فوٹو ہو جائے۔ (ان کی) الگ تو ہم نے بنا لی ہے۔

سرمد: وہ یہ تصویر بنائے گا!

ارشد: میں پہلے حادثوں کی تصویریں بناتا تھا۔ آپ فکر نہ کریں ادھر بیٹھیں۔

سرمد: نہیں وہ دراصل۔ میں تصویر.....

ارشد: ایک منٹ ادھر.... سمائل دیں۔

عالی: بیوی کے ساتھ بٹھا کر کہتا ہے سمائل دیں!

سرمد: یہ تصویریں اخبار میں چھپیں گی!

مبارک: ہاں فکر ہی نہ کریں۔

سرمد: یہی تو فکر ہے.....اس طرح سب کو پتہ چل جائے گا شادی کا!

سویرا: کیا! نہیں پتہ چلنا چاہیے؟

سرمد: وہ جان تم نے ہیروئن بننا ہے۔ لوگوں کو پتہ چل گیا کہ تم شادی شدہ ہو تو ہیروئن کیسے بنو گی؟ ہیروئنیں تو خفیہ شادی کرتی ہیں۔

سویرا: آپ میرے ساتھ تصویر بنوانا نہیں چاہتے؟

سرمد: نہیں جان! وہ.....ایسی بات نہیں۔

سویرا: سمائل! (ارشد کو) کھینچو۔

(ارشد اپنے عجیب پوز بنا کر تصویریں کھینچتا ہے)

عالی: ان تصویروں کا چھپنا سرمد کی صحت کے لئے بہت مضر ہے۔ شدید چوٹوں کا اندیشہ ہے۔

سویرا: کیا مطلب چوٹوں کا اندیشہ ہے؟

عالی: وہ..... بھابی جن لوگوں نے ان کی فلمیں دیکھی ہیں، وہ تصویر دیکھ کر پہچان لیں گے۔ چوٹوں کا اندیشہ تو ہوا ناں!

سویرا: تم تو تصویریں بناؤ۔

(سویرا سرمد کے ساتھ تصویریں بنوا رہی ہے۔ سرمد تصویر میں اپنا چہرہ نہیں لانا چاہتا۔ کچھ نہ کچھ حرکت کرتا ہے۔ ارشد تصویریں بنائے جا رہا ہے)

ان ڈور — دن کا وقت

سرمد کا دفتر

(وہاں سرمد اور عالی بیٹھے ہیں)

سرمد: عالی کچھ سوچو!

عالی: آپ کے لئے سوچ سوچ کر میری تو شکل خاوندوں جیسی ہو گئی ہے۔

سرمد: آج کا دن ہے۔ کل تو تصویریں چھپ جانی ہیں۔ کیا کریں؟

عالی: سرمد آپ یہ کریں کہ بیمہ کروالیں میرے نام کیونکہ آپ نے بچنا تو ہے نہیں! کچھ مجھے ہی بچے۔

سرمد: عالی! زخموں پر نمک چھڑک رہے ہو۔

عالی: نہیں میں نمکوں پر زخم چھڑک رہا ہوں۔ پھنسنا تو مجھے ہی ہوتا ہے۔ دیکھو مبارک صاحب کو کہنے کا فائدہ کوئی نہیں۔ انہیں شک ہو گیا تو پھر تمہارا ڈبل سکینڈل چھپے گا انٹرویو کی جگہ......

سرمد: عالی! اس فوٹو گرافر کے بارے میں کیا خیال ہے؟

عالی: اسی کا خیال ہے۔ آئیں!

ان ڈور — دن کا وقت

فوٹو گرافر کا کمرہ

(کسی رسالے کے فوٹو گرافرز کا کمرہ ہے۔ وہاں تصویریں لٹکی ہوئی ہیں تاکہ فوٹو گرافر کا آفس لگے۔ وہاں ارشد بیٹھا ہے۔ عالی اور سرمد آتے ہیں)

عالی: تم کتنے خوش قسمت ہو ارشد صاحب انٹرنیشنل ڈائریکٹر خود چل کر تمہارے پاس آئے ہیں۔

ارشد: چل کر آئے ہیں، گاڑی نہیں ان کے پاس؟

سرمد: میں آج تک کسی بڑے سٹار کو ملنے نہیں گیا۔ پتہ کیوں؟

عالی: وہ ان سے ملتے ہی نہیں....

سرمد: کیا! اس لئے کہ میں سٹار میکر ہوں۔

سرمد: میں مستقبل کا سپر سٹار دیکھ رہا ہوں۔

ارشد: کدھر ہے؟ (ادھر ادھر دیکھتا ہے)

عالی: تمہیں کسی گدھے نے بتایا نہیں کہ تم فلمی ہیرو ہو! نہیں بتایا، ابھی بتا دیتا ہے!

سرمد: کیا! (اینگل ہاتھ کے بنا کر اِدھر اُدھر دیکھتا ہے) بس میں نے فیصلہ کر لیا۔ میری جانے والی فلم..... میرا مطلب آنے والی فلم کے تم ہیرو ہو!

ارشد: میں.... ہیرو..... ہوں... کدھر ہے شیشہ۔

عالی: شیشہ نہیں دیکھنا، یہ سچ بولتا ہے۔

سرمد: جب تم ہماری تصویریں بنا رہے تھے۔ تب ہی مجھے پتہ چل گیا تھا، تم مستقبل کے ہیرو ہو۔

عالی: ان تصویروں کے پرنٹ اور نیگیٹو کہاں ہیں؟

ارشد: لڑکا لا رہا ہے۔

سرمد: مجھے بتاؤ، تمہیں کس کے ساتھ کاسٹ کریں۔ ریما، میرا، صائمہ کس کے ساتھ؟

ارشد: مجھے ہیرو..... ریما، میرا، صائمہ.... پانی......

عالی: یہ پانی کونسی ہیروئن ہے۔ اچھا پانی پانی ہو رہا ہے۔

(ارشد پورا گلاس ایک سانس میں پی جاتا ہے۔ ارشد حیران پریشان خود کو ہیرو سمجھے کھڑا ہے۔ خیالوں میں)

عالی: جب تم ہیروئن کے ساتھ کھیتوں میں گاؤ گے تو کیا حالت ہو گی؟

ارشد: دیکھنے والوں کی۔

عالی: کھیتوں کی!

ارشد: جی!

سرمد: میں تمہیں سائن کرنے آیا ہوں۔ تمہیں سائن کرنے آتے ہیں۔ نہیں آتے تو سیکھ لو۔ اب تم فلمیں سائن کیا کرو گے۔

ارشد: (خیالوں میں کھویا) اچھا!

عالی: دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرو گے۔ فلموں میں دن دوگنی نہ بھی ہو، رات چوگنی ترقی ہوتی ہے۔

سرمد: چھا جاؤ گے سکرین پر۔ سکرین بعد میں نظر آئے گی، تم پہلے نظر آ جاؤ گے۔ کمزور نظر والے بھی تمہاری فلمیں دیکھ سکیں گے۔ تم نے بتایا نہیں کس ہیروئن کے ساتھ تمہیں کاسٹ کریں؟

ارشد: (شرما کر) صائمہ جی!

لڑکا: ارشد بھا.... پرنٹ آ گئے۔

ارشد: رکھ دے پرے..... وہ جی شوٹنگ کب سے شروع ہے؟

(سرمد اشارہ کرتا ہے۔ عالی لفافہ اٹھا لیتا ہے تصویروں کا)

سرمد: تم پر جتنا فیتہ لگتا ہے، وہ منگوا لیں تو شروع کرتے ہیں شوٹنگ۔

ارشد: تب تک میں کیا کروں؟

سرمد: آٹوگراف دینے کی پریکٹس کرو۔ سٹار بن کر تم نے لڑکیوں کے ہاتھوں پر آٹوگراف دینے ہیں۔

(ارشد خیالوں میں جاتا ہے۔ وہ سٹار بنا ہے۔ لڑکی کے ہاتھ پر یا دوپٹے پر آٹوگراف دے رہا ہے۔ کیمرہ ہاتھ دکھاتا ہے جس پر ارشد نے سیاہی لگا دی ہے۔ خیال سے نکلتا ہے تو یہ مبارک کا ہاتھ ہے)

مبارک: اوئے یہ کیا کیا، میرا ہاتھ خراب کر دیا!

ارشد: (خیال سے نکل کر) سر جی آپ!

ان ڈور   دن کا وقت

سرمد کا دفتر

(وہاں سرمد اور عالی خوش آتے ہیں۔ عالی نے تصویروں والا لفافہ پکڑا ہے)

سرمد: سرمد یہ تصویریں چھپ جاتیں تو میں اوپر گیا تھا!

عالی: اوپر تو آپ نے جانا ہی ہے.... مطلب اور اوپر..... ترقی!

سرمد: دکھاؤ تو سہی، تصویریں آئی کیسی ہیں!

عالی: (نیگیٹو اور تصویریں نکال کر دیکھتا ہے) یہ تصویریں.... (کسی گھوڑے یا کسی اور جانور کی ہیں) سرمد تم تو پہچانے نہیں جا رہے۔

سرمد: (دیکھ کر) اوبے وقوف تم کونسی تصویریں لے آئے ہو.... وہ تصویریں تو وہیں رہ

گئیں۔اگر وہ چھپ گئیں تو.....

فون کی گھنٹی بجتی ہے۔ سرمد اٹھاتا ہے۔ دوسری طرف سویرا ہے۔ سویرا گھر سے فون کر رہی ہے۔ ارشد اور مبارک وہاں موجود ہیں۔

سرمد: ہیلو! سرمد کہاں ہیں آپ؟

سرمد: میں کہاں ہوں (فون پر ہاتھ رکھ کر عالی سے) سویرا کا فون ہے۔ میں کہاں ہوں؟

عالی: آپ دفتر میں ہیں۔

سرمد: جان دفتر میں (فون پر ہاتھ رکھ کر) عالی کے بچے یہ پوچھا تھا کہ کہاں کا بہانہ کیا ہوا ہے؟ (فون پر) جان کیا بات ہے؟

سویرا: وہ اخبار والے پھر آئے ہیں۔

سرمد: او نو! (فون پر ہاتھ رکھ کر) عالی... وہ تصویریں لے کر سویرا کے پاس پہنچ گیا!

سویرا: جان وہ تصویریں سب خراب ہو گئیں، وہ چھپ نہیں سکتیں۔

سرمد: کیا! وہ نہیں چھپ سکتیں۔ عالی وہ تصویریں نہیں چھپ سکتیں۔

عالی: (خوشی سے) مبارک۔ مبارک

سویرا: یہ عالی مبارک۔ مبارک کیوں کہہ رہا ہے۔

سرمد: وہ جان.... وہ مبارک..... وہ

سویرا: اچھا! مبارک صاحب کو کہنے کا کہہ رہا ہے۔ وہ آئے ہیں فوٹو گرافر کے ساتھ۔ کہہ رہے ہیں۔ اگر آپ تھوڑی دیر کے لئے آ جائیں تو تصویریں پھر بن سکتی ہیں۔

سرمد: وہ جان.... ابھی..... ابھی تو.... عالی کوئی بہانہ....

سویرا: بہانہ! یہ کیا ہے؟

سرمد: وہ.... جان.... وہ.... یہ فلم ہے۔ اس کے سیٹ پر ہوں میں بہانہ ڈاکو... وہ لفظ ڈاکو ضروری ہے ناں!

سویرا: آپ نے تو دفتر کہا تھا!

وہ.... جان.... فلم بہانہ میں دفتر کا سیٹ ہے ناں۔ نہیں آ سکتا.... ہیلو.... وہ جان.... سگنل ٹھیک نہیں آ رہے...

(فون بند کر کے خوشی سے میز پر مکا مارتا ہے۔ خود ہی درد سے چلّا اٹھتا ہے)

سرمد: وہ مبارک صاحب فوٹو گرافر کے ساتھ گھر پہنچے ہیں۔ تصویریں بنوانے کے لئے!

عالی: اب آپ ایسے غائب ہو جائیں....

سرمد: کیسے؟

عالی: جیسے ادھار لے کر ہوتے ہیں۔ مطلب سارے فون بند!

(موبائل بند کر دیتا ہے۔ دوسرے فون کی گھنٹی بجتی ہے۔ ایک دوسرے کو اشارے سے کہتے ہیں نہیں اٹھانا۔ فون بند ہوتا ہے۔ ایزی ہوتے ہیں)

سرمد: لگتا ہے خطرہ ٹل گیا!

عالی: بھابی نہ آ جائیں۔ (باہر دستک ہوتی ہے۔ کھڑکی سے دیکھتا ہے) سرمد بھابی لگتی ہے!

سرمد: مر گئے! یقین نہیں آتا۔

عالی: مجھ پر یقین نہیں یا بھابی پر.... چھپ جاؤ۔

(سرمد وہیں میز کے پیچھے ہو جاتا ہے۔ ساجدہ اندر آتی ہے)

ساجدہ: عالی بھائی! سرمد کہاں ہیں؟

عالی: سرمد! یہ تو ساجدہ بھابی ہیں۔ نکلو باہر!

(ساجدہ سرمد کے سر پر پہنچ گئی۔ وہ کھسیانہ ہو کر اٹھتا ہے)

ساجدہ: جان یہاں آپ کیا کر رہے تھے؟

سرمد: وہ.... میں.... ہاں کچھ گر گیا تھا، اسے تلاش کر رہا تھا۔

ساجدہ: کیا گر گیا تھا؟

سرمد: جان ملتا تو پتہ چلتا۔ کیا گرا تھا؟

ساجدہ: آپ ایسے گھبرائے کیوں ہیں؟

عالی: دوسری بیوی کے ڈر سے!

ساجدہ: جی! دوسری بیوی؟

سرمد: وہ.... جان.... وہ.... ہاں یاد آیا فلم دوسری بیوی کا پروڈیوسر ہے۔ کہتا ہے آ کے دو سین کر دو۔

عالی: صحیح کہہ رہے ہیں، دو سے زیادہ کوئی نہیں کہتا!

سرمد: وہ.... جان.... ہر پروڈیوسر منتیں کرنے لگتا ہے!

ساجدہ: آپ کی پروڈیوسر منتیں بہت کرتے ہیں!

عالی: ہم سے زیادہ تو نہیں کرتے.....

سرمد: وہ جان تم کیسے آئیں؟

ساجدہ: ادھر شاپنگ کے لئے آئی تھی۔ سوچا آپ کے ساتھ گھر چلی جاتی ہوں!

سرمد: نہیں جان! آج تو ادھر جانا ہے..... وہ مطلب ایک اور فلم کا مہورت ہے!

(دفتر کے فون کی بیل ہوتی ہے۔ کوئی نہیں اٹھاتا۔)

ساجدہ: اٹھا نہیں رہے..... وہ..... اٹھائیں ناں۔

سرمد: رہنے دو جان وہی دوسری ہو گی!

ساجدہ: وہ دوسری.....

عالی: وہ دوسری بیوی والے....

ساجدہ: تو انہیں منع کر دیں کہ نہیں آسکتے۔ میں کہہ دیتی ہوں۔

سرمد: نہیں وہ.... جان عالی کہہ دیتا ہے۔ آؤ آپ کو ٹیکسی لے دوں۔

(عالی اٹھاتا ہے فون۔ ادھر سے سویرا ہے)

سویرا: سرمد کہاں ہیں؟

عالی: وہ... سرمد وہی ہے پروڈیوسر.... (فون پر ہاتھ رکھ کر)

سرمد: اچھا پروڈیوسر ہے۔

عالی: وہ بھابی ہیں (ساجدہ متوجہ ہوتی ہے)

سرمد: ہیں وہ.....

ساجدہ: بھابی ہیں۔

عالی: وہ مطلب آپ بھابی ہیں، وہ کہہ رہا ہوں!

سرمد: وہ۔ میں بعد میں بات کرتا ہوں.... آؤ جان تمہیں ٹیکسی لے دوں!

عالی: لے کر ہی دینا ہے تو گاڑی لے کر دیں۔ ویسے ہی کہہ رہا تھا۔

(سرمد ساجدہ کو لے کر جاتا ہے)

عالی: (فون پر) وہ.... بھابی وہ..... سرمد آپ کو فون کرنے گیا ہے۔ یہ فون Dead تھا۔ اسی لئے آپ جو فون کر رہی تھیں، ہم اٹھا نہیں رہے تھے۔

سویرا: آپ کو کیسے پتہ میں فون کر رہی تھی؟

عالی: وہ سرمد کہہ رہا تھا۔ اس کا دل کہہ رہا ہے، آپ کر رہی ہوں گی۔ وہ آپ کو کرتے ہیں۔

(فون بند کرتی ہے)

سویرا: سرمد کتنے اچھے ہیں؟

(فون رکھ کر بیٹھتی ہے۔ گھنٹی بجتی ہے)

سویرا: ہیلو جان! آپ مجھے فون کرنے گئے تھے۔

سرمد: میں... فون کرنے.... نہیں.....

سویرا: عالی نے بتایا تھا۔

سرمد: اچھا... وہ.... میں نے سرپرائز رکھا تھا۔ وہ جان میری مصروفیت کی وجہ سے تصویریں نہ بن سکیں۔ اب تو کل انٹرویو نہیں آئے گا۔

سویرا: آئے گا جان۔ میں نے ناں شادی کی البم سے آپ کی اور میری وہ تصویر دے دی جس میں ہم دولہا دلہن بنے ہیں۔

سرمد: او نو!

سویرا: جان پرانی تصویر ہے۔ اس میں ہم دونوں ینگ لگتے ہیں ناں اس لئے....

سرمد: عالی! (فون رکھتا ہے)

عالی: جناب عالی۔

سرمد: سویرا نے چھپنے کے لئے شادی والی تصویر دیدی۔

عالی: سرمد اب تو گیا!

سرمد: یار سوچ تو میرے لئے کیا کر سکتا ہے؟

عالی: میں نے سوچ لیا ہے۔ (سرمد خوش ہوتا ہے) تمہیں اچھے سے ہسپتال میں کمرہ لے کر دوں گا اور پھول لے کر عیادت کے لئے آؤں گا۔

سرمد: کس کی؟

عالی: دیکھو تصویر چھپنے کے بعد ساجدہ بھابی کے لواحقین نے زدوکوب تو آپ کو کرنا ہی ہے۔ اگر زدو نہ بھی کیا کوب تو کریں گے!

سرمد: کچھ اچھا سوچو۔

عالی: یہ میں اچھا سوچ رہا ہوں ورنہ وہی پھول لے کر قبرستان میانی صاحب بھی آ سکتا ہوں۔

سرمد: انٹرویو دینے کا آئیڈیا پتہ نہیں کس گدھے کا تھا؟

عالی: میں بتاؤں.... (سرمد گھورتا ہے) ویسے یہ اخبار ہر گھر نہیں جاتا!

سرمد: ساجدہ کے ہاں تو جاتا ہے۔

عالی: تو اسے غائب کر دینا صبح صبح۔ آگے جو اللہ کو منظور۔

ان ڈور رات کا وقت

ساجدہ کا گھر

(ساجدہ خوش ہے۔ سرمد موجود ہے)

ساجدہ: جان آ گئے۔ آپ تو کہہ رہے تھے، مہورت پر جانا ہے۔

سرمد: وہ جان تمہارے بغیر طبیعت خوش رہتی ہے۔ مطلب تمہارے ساتھ!

ساجدہ: ہائے جان میرے لئے کام چھوڑ کر آئے۔

سرمد: ہاں وہ جان صبح صبح اخبار کتنے بجے آتا ہے؟

ساجدہ: مجھے پتہ ہے۔ صبح آپ کا انٹرویو آنا ہے۔ آپ تو دیر سے اٹھتے ہیں۔ جب آئے گا، آپ کو اٹھا دوں گی۔

سرمد: سوؤں گا تو اٹھاؤ گی۔ وہ جان تمہارے امی ابا کے گھر تو یہ اخبار نہیں آتا ناں۔

ساجدہ: نہیں۔

سرمد: تمہارے ماں باپ کتنے اچھے ہیں۔

ساجدہ: جی! طنز کر رہے ہیں۔ میں کہہ دیتی ہوں یہ اخبار لگوا لیں۔ صبح تو ضرور لیں۔ آپ کا انٹرویو آنا ہے۔

سرمد: نہیں وہ.... صبح تو نہیں آنا۔

ساجدہ: کیوں؟

سرمد: وہ جان.... تمہیں پتہ ہے شہرت مجھے پسند نہیں۔ سب کام چھپ کر کرتا ہوں۔ سوئیں صبح اخبار کے ٹائم اٹھنا بھی ہے۔ وہ میرا مطلب صبح صبح اٹھنا صحت کے لئے

اچھا ہوتا ہے ناں!

ساجدہ: جی! آج آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔ آپ کو تو 11 بجے اٹھا دیں تو کہتے ہیں اتنی صبح اٹھا دیا۔

ان ڈور رات کا وقت

بیڈ روم

(ساجدہ اور سرمد دونوں سوئے ہوئے ہیں۔ سرمد گھڑی دیکھتا ہے۔ پھر یکدم اٹھ بیٹھتا ہے۔)

سرمد: اخبار والا پھینک ہی نہ گیا ہو۔

(سرمد اٹھ کر بیڈ روم سے باہر جاتا ہے۔ ساجدہ کی آنکھ کھل جاتی ہے۔ سرمد باہر کا دروازہ کھولتا ہے۔ نیچے کچھ ڈھونڈتا ہے۔ مڑ کر دیکھتا ہے۔ ساجدہ اسے سب کرتا دیکھ رہی ہے)

ساجدہ: جان آدھی رات کو کیا کر رہے ہیں؟

سرمد: وہ کچھ نہیں۔ وہ دیکھ رہا تھا دروازہ اچھی طرح بند ہے ناں!

ساجدہ: میں نے خود بند کیا ہے، آئیں آپ۔

ان ڈور رات کا وقت

بیڈ روم

(سرمد بستر سے اٹھتا ہے۔ ساجدہ دیکھتی ہے۔ پھر لیٹ جاتا ہے۔ تھوڑا وقت گزرا۔ باہر اخبار والے کی آواز آتی ہے۔ ساجدہ اٹھتی ہے۔ سویا سرمد آنکھیں کھول کر پوچھتا ہے)

سرمد: کیا ہوا؟

ساجدہ: اخبار آ گیا!

سرمد: اچھا (سر پر کپڑا لیتا ہے۔ یکدم کپڑا اتارتا ہے) ہیں اخبار آگیا.... (ساجدہ وہیں ہے۔ یہ بھاگ کر نیچے چلا جاتا ہے)

ساجدہ: لگتا ہے۔ انٹرویو آنا ہے اور مجھے سرپرائز دینا چاہتے ہیں۔

(سرمد آ کے اخبار ڈھونڈتا ہے۔ اخبار پکڑ کر فوراً ساجدہ سے چھپالیتا ہے)

ساجدہ: جان کیا چھپا رہے ہیں؟

سرمد: کچھ نہیں۔

ساجدہ: وہ اخبار کدھر گیا۔ اس کی آواز تو آئی تھی۔

سرمد: وہ جان اخبار تو آیا ہی نہیں۔ جان اعتبار کرو ناں!

ساجدہ: آج آپ صبح صبح اٹھ گئے، بات کیا ہے؟

سرمد: صبح اٹھنے کے بڑے فائدے ہیں۔ بندہ بے عزت ہونے سے بچ جاتا ہے۔ آؤ جان اب جا کے سوتے ہیں۔

ساجدہ: جی!

سرمد: آؤ ناں!

(جانے لگتے ہیں۔ باہر سے بیل ہوتی ہے۔ سرمد کھولتا ہے تو سامنے بدر اور مسز بدر بُرے موڈ میں کھڑے ہیں)

ساجدہ: امی ابا آپ اس وقت؟

بدر: تمہاری والدہ نے اٹھادیا صبح صبح۔ میں تو آٹھ بجے جاگنگ کے لئے جاتا ہوں۔

مسز بدر: وہ فلم کا اخبار پھر ملتا نہیں اس لئے۔

ساجدہ: ہمارا اخبار تو آیا ہی نہیں۔

بدر: یہ رہا وہ اخبار۔ سرمد تم نے تو خوار کر دیا۔

سرمد: مر گئے۔ آپ نے دیکھ لیا! سرمد اب تو گیا! دیکھیں وہ یہ سب میرے خلاف سازش ہے۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔

مسز بدر: کتنی دور سے جا کر ہم نے خریدا۔ سارا موڈ خراب کر دیا۔ (اخبار ساجدہ لے کر دیکھنے لگتی ہے)

سرمد: وہ سب تصویریں جعلی ہیں۔ مجھ پر یقین کریں۔ ساجدہ بُرا نہیں منانا! بس ایک بار

معاف کر دو۔ بس ایک بار! یہ تصویریں جعلی ہیں۔

بدر: کونسی تصویریں۔ تمہارا انٹرویو تو چھپا ہی نہیں۔ صبح صبح خوار کر دیا۔

سرمد: کیا! انٹرویو نہیں چھپا۔ (یکدم خوشی سے) یاہو! (کہتا ہے۔ ہوا میں جمپ لگاتا ہے۔ وہیں فریز ہو جاتا ہے۔ ساجدہ، بدر، مسز بدر حیرانی سے اسے دیکھ رہے ہیں۔)

☆....☆....☆

ڈبل ٹربل 10

کردار	اداکار
سرمد	جاوید شیخ
سویرا	فرح شاہ
ساجدہ	ماریہ واسطی
عالی	اسمٰعیل تارہ
سیٹھ نثار	شوکت زیدی
نواز	نوازانجم

ان ڈور — دن کا وقت

سویرا کا گھر

(سرمد جلدی جلدی تیار ہو رہا ہے۔ سویرا غصے میں ہے)

سویرا: (غصے میں) ابھی آپ آئے تھے، ابھی جا رہے ہیں!

سرمد: جان غصہ نہ کیا کرو.... ڈاکٹر کہتے ہیں غصہ کرنے سے چہرے پر جلد جھرّیاں پڑ جاتی ہیں۔

سویرا: اچھا (خوشی سے وہی فقرے کہتی ہے) ابھی آپ آئے تھے، ابھی جا رہے ہیں۔

سرمد: دیکھو.... ساجدہ....

سویرا: کیا.... کیا کہا ساجدہ.... یہ ساجدہ کون ہے؟

سرمد: مر گیا.... وہ جان۔ وہ یہ دراصل .... یہ کون ہے.... ہاں یاد آیا وہی ماڈل جسے گھی کے اشتہار کے لئے بک کیا تھا۔

سویرا: وہ تو اداکارہ چمکیلی تھی۔

سرمد: اچھا.... (خود کلامی) کوئی اور بہانہ سوچنا ہوگا۔ (سوچ کر) ہاں.... وہ چمکیلی کو گھر میں ساجدہ ہی کہتے ہیں۔ پتہ ہے وہ کمرشل بیچ میں چھوڑ کر چلی گئی!

سویرا: تم کمرشل بیچ پر شوٹ کر رہے تھے۔

سرمد: وہ جان میرا مطلب درمیان میں کمرشل چھوڑ کر امریکہ چلی گئی۔ پتہ نہیں اداکارائیں باہر کیوں چلی جاتی ہیں؟

سویرا: اور اندر جائیں.... باہر ان کی بڑی عزت ہوتی ہے۔

سرمد: وہ تو ہو گی.... وہاں انہیں کوئی جانتا جو نہیں ناں!

سویرا: اچھا ہوا اس سیٹھ نے مجھے اس کمرشل میں نہیں رکھا تھا ناں!

سرمد: سیٹھ نے کہا تھا، میں ہی نہ مانا!

سویرا: کیا!

سرمد: مطلب میں نے سیٹھ سے کہا تھا، وہ نہ مانا! اب میرے دفتر میں بیٹھا ہے۔ دو دن بعد

پراڈکٹ لانچ ہے۔

(موبائل فون کی بیل بجتی ہے)

سرمد: اسی کا ہوگا.... وہ میں آرہا ہوں۔

(کٹ کر کے دکھاتے ہیں۔ ساجدہ اپنے گھر سے فون کر رہی ہے۔ ماں باپ بدر اور مسز بدر موجود ہیں۔ فون پر گفتگو کے دوران ان کے ایکشن ری ایکشن دکھاتے جائیں)

ساجدہ: ہیں! جان آپ رہے ہیں۔ آپ کو کیسے پتہ چل گیا کہ میں نے اسی لئے فون کیا ہے۔ آپ اس وقت کہاں ہیں؟

سرمد: وہ.... میں اس وقت کہاں ہوں!

سویرا: اپنے گھر میں!

سرمد: (روانی میں) اپنے گھر.. (سمجھ کر) وہ... میرا مطلب آپ مجھے دفتر میں ہی سمجھیں۔

سویرا: کون ہے؟

سرمد: وہ سیٹھ نثار ہے۔

(سویرا کے لئے بتایا ہے۔ فون پر ساجدہ بھی سن کر سمجھتی ہے اسے کہا ہے)

ساجدہ: اچھا سیٹھ نثار پاس ہے۔ وہ امی، ابا حلیم لائے تھے۔ کہہ رہے تھے آ کے کھا لو گرم گرم۔

سرمد: کیا! وہ میری طبیعت ٹھیک نہیں۔ ایسے لگ رہا ہے ابھی حلیم کھائی ہے۔

ساجدہ: کیا! (امی کو) وہ آپ کی حلیم کی تعریف کر رہے ہیں!

سرمد: وہ طبیعت ٹھیک نہیں۔ وہ سیٹھ بلا رہا ہے۔ سیٹھ صاحب آتا ہوں.... ہیلو

(فون بند کرتا ہے)

سویرا: یہ فون پر کسے کہہ رہے تھے سیٹھ بلا رہا ہے؟

سرمد: وہ جان... وہ تمہیں کہہ رہا تھا، سیٹھ بلا رہا ہے۔

سویرا: یہ طبیعت خراب اور حلیم کا کیا چکر ہے؟

سرمد: وہ عالی کہہ رہا تھا۔ سیٹھ صاحب کے لئے حلیم لاؤں۔ میں نے کہا، ان کی طبیعت پہلے خراب ہے۔

(جانے لگتا ہے)

سویرا: (غصے میں) آپ جانے لگے ہیں!

سرمد: وہ جان.... وہ غصے سے چھریاں!

سویرا: (پیار سے) آپ جانے لگے ہیں!

سرمد: بس میں نے جا کے کہہ دینا ہے میری سویرا کو ماڈل لو گے تو اشتہار بنا کر دوں گا ورنہ نہیں۔

سویرا: جان آپ کو دیر ہو رہی ہو گی۔

(سرمد جاتا ہے)

ان ڈور — دن کا وقت

سرمد کا آفس

(آفس میں عالی سیٹھ صاحب سے ڈرا بیٹھا ہے۔ سیٹھ صاحب غصے میں بیٹھے ہیں۔ انہیں جونہی زیادہ غصہ آتا ہے۔ وہ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ عالی غصہ کم کر کے پھر بٹھاتا ہے)

سیٹھ: کہاں ہے ڈائریکٹر کا بچہ؟

عالی: سرمد کا بچہ بھی ہے۔ مجھے تو پتہ نہیں تھا۔ آپ نے کمال خوشخبری سنائی ہے!

سیٹھ: اتنی دیر تو میں کبھی اپنے گھر نہیں بیٹھا۔

عالی: اپنے گھر ہم بھی کبھی نہیں بیٹھتے اتنی دیر.... وہ سرمد آتا ہی ہوگا، وہ آ گیا۔

(سرمد گھبرایا آتا ہے)

عالی: اب آئے ہو۔ سیٹھ صاحب کب سے آپ کا ویٹ کر رہے ہیں۔

سیٹھ: میں اس کا ویٹ کروں گا؟

عالی: نہیں.... وہ سیٹھ صاحب اپنا ویٹ کر رہے تھے!

سرمد: عالی! تم نے بتایا کیوں نہیں سیٹھ صاحب آئے ہیں۔ میں بھاگا آتا! تمہیں کب عقل آئے گی۔

عالی: کیا... میں نے تو....

(سرمد عالی کے سامنے ہاتھ جوڑ رہا ہے سیٹھ سے چھپا کر)

سیٹھ: (عالی کو ڈانٹتے ہوئے) تم تو کہہ رہے تھے سرمد کو فون کیا!

سرمد: تمہیں پتہ نہیں سیٹھ صاحب کا ایک ایک منٹ کتنا قیمتی ہے۔ ویسے سیٹھ صاحب کتنا قیمتی ہوگا... (عالی کو) تمہیں تو نوکری سے نکال دینا چاہیے!

عالی: وہ دیکھیں میں....

سرمد: چپ کرو... ناں سیٹھ صاحب نے بات کرنا ہے۔ جی سیٹھ صاحب۔

سیٹھ: مجھے بتاؤ کمرشل مکمل ہوئی؟

سرمد: وہ.... مکمل ہو چکی ہوگی.... بلکہ ہو ہی گئی تھی.... اگر.....

سیٹھ: اگر.....

سرمد: وہ اداکارہ چمکیلی کا اپینڈکس کا آپریشن نہ نکل آتا۔ ہر سال اس کا یہ آپریشن انہی دنوں ہوتا ہے۔

سیٹھ: کیا شوٹ نہیں ہوا؟

سرمد: کر دینا تھا مگر آپ نے ہی کہا تھا.....

سیٹھ: میں نے کہا تھا نہ کرو!

سرمد: آپ نے کہا تھا ناں کہ بڑے پائے کا کمرشل بنانا!

سیٹھ: بڑے پائے کا کب کہا تھا۔ گھی کا کمرشل بنانے کو کہا تھا۔

سرمد: وہ چمکیلی چلی گئی۔ آپ بس کوئی ماڈل پسند کریں، باقی کام مجھ پر چھوڑ دیں۔

سیٹھ: کیسی باتیں کرتے ہو۔ میری نئی بیوکرا کے بھائی بڑے سخت ہیں۔

سرمد: مطلب ماڈل کمرشل کے لئے سلیکٹ کریں۔ عالی دکھاؤ تصویریں۔

عالی: سیٹھ صاحب یہ دیکھیں ماڈل کم اور ماڈل ٹاؤن زیادہ لگتی ہے۔ گھی کے اشتہار کے لئے فٹ ہے۔

سیٹھ: مجھے کوئی گھریلو خاتون چاہیے!

عالی: اچھا گھر کے کام کے لئے۔ میرے گھر میں بھی یہی مسئلہ ہے۔

سرمد: ماڈلز دکھاؤ۔ یہ دیکھیں یہ گھریلو بھی لگتی ہے۔ بڑی دکھی ہے۔ اسے کاسٹ کرنا

ویسے بھی ثواب کا کام ہے۔

سیٹھ: مجھے کوئی ایسی ماڈل چاہیے جو خاندانی، سگھڑ اور امور خانہ داری کی ماہر لگے۔

سرمد: عالی! جا کے ساتھ والے شادی دفتر سے کچھ تصویریں لے آؤ۔ جلدی جاؤ! سیٹھ صاحب آپ پہلے ہی پریشان نہ ہوں۔ میرے ساتھ جس نے بھی کام کیا ہے، وہ پہلے پریشان نہیں ہوتا۔ (عالی جاتا ہے) سیٹھ صاحب میں ایسا ڈائریکٹر ہوں جس نے کوئی کمرشل بری نہیں بنائی۔

سیٹھ: پر تم نے تو پہلے کوئی کمرشل بنائی ہی نہیں۔

سرمد: اسی لئے تو کہہ رہا ہوں۔

(یکدم باہر سے گھبرائی ساجدہ اندر آتی ہے)

ساجدہ: سرمد جان کیا ہوا طبیعت کو۔ فون کٹ گیا تھا۔ پھر جب ملاتی بند ہی ملتا۔ تمہاری طبیعت کیسی ہے؟

سرمد: میری طبیعت... کیا ہوا مجھے؟ (یاد کر کے) اچھا... ہاں وہ بہت طبیعت خراب ہے۔

سیٹھ: (ساجدہ کو دیکھ کر) واہ۔ واہ۔ سبحان اللہ۔

ساجدہ: ہیں! سرمد کی طبیعت خراب ہے اور آپ واہ واہ کر رہے ہیں۔

سیٹھ: بھئی سرمد مجھے ماڈل مل گئی۔

سرمد: ماڈل مل گئی، کہاں ہے وہ؟

سیٹھ: میرے سامنے....

ساجدہ: کیا!

ان ڈور　　　　دن کا وقت

ساجدہ کا گھر

(ساجدہ ناراض ہے۔ سرمد منا رہا ہے۔ بدر اور مسز بدر موجود ہیں)

سرمد: ساجدہ پلیز مان جاؤ ناں!

ساجدہ: تم نے تو کہا تھا تمہاری طبیعت خراب ہے!

سرمد: وہ میں بیمار ہی تھا۔ تمہیں دیکھ کر ٹھیک ہوا ہوں سچ تمہاری شکل میں دوا کی تاثیر ہے۔ جان پلیز!

ساجدہ: میں اشتہار میں کام نہیں کروں گی۔

سرمد: کتنی منت کر رہا ہوں۔ دوسری بیوی ہوتی تو فوراً مان جاتی۔

ساجدہ: کیا دوسری بیوی، کس کی دوسری بیوی؟

سرمد: وہ.... میرا مطلب کوئی دوسری بیوی ہوتی تو فوراً مان جاتی۔ جان کر لو تم ٹی وی پر ریما لگو گی!

ساجدہ: پر ریما تو آپ کو پسند نہیں!

سرمد: اسی لئے تو کہہ رہا ہوں۔ وہ میرا مطلب ٹی وی پر بہت حسین لگو گی، ایسی نہیں لگو گی جیسی ہو۔

ساجدہ: کیا مطلب!

سرمد: اباجی! آپ اسے سمجھائیں ناں کمرشل کر لے۔

بدر: کمرشل میں باپ کا رول بھی ہے؟

سرمد: جی!... نہیں.... وہ امی آپ سمجھائیں اسے۔

بدر: یہ کیا سمجھائے گی اسے تو خود... میرا مطلب ساجدہ خود سمجھ دار ہے۔

ساجدہ: مجھے تو اداکاری کرنا نہیں آتی۔

بدر: شادی کے بعد ہر کسی کو اداکاری آ ہی جاتی ہے! کیوں بیگم!

مسز بدر: کیا مطلب!

سرمد: سمپل سا گھی کا اشتہار ہے۔ ماڈل گھی میں کھانا بنا رہی ہے۔ ساتھ گا رہی ہے۔

ساجدہ: امی کو لے لو ناں۔ یہ کھانا بھی بہت اچھا پکاتی ہیں اور گاتی بھی بہت اچھا ہیں۔

مسز بدر: ویسے میں نے ماننا نہیں تھا لیکن میری بیٹی نے کہہ دیا تو کر لوں گی۔

سرمد: جی.... وہ.... لیکن.... دیکھیں پلیز!

مسز بدر: بھئی منتیں کرنے کی ضرورت نہیں، کہہ دیا ناں کر لوں گی۔

سرمد: سیٹھ صاحب ساجدہ سے یہ کمرشل کروانا چاہتے ہیں۔ یہ نہیں کرنا چاہتی تو ٹھیک ہے۔ اباجی آپ کا گھر کتنے منزلہ ہے؟

بدر: ہیں! کیا مطلب؟

سرمد: وہ چھت سے چھلانگ لگانے کے لئے اب خودکشی کے علاوہ میرے پاس کوئی راستہ نہیں۔ آپ نے تو گھر کی بلندی کا کوئی فائدہ اٹھایا نہیں... ویسے راوی کا پانی ٹھنڈا ہے یا گرم؟

ساجدہ: یہ کیوں پوچھ رہے ہیں؟

سرمد: احتیاطاً پوچھ رہا ہوں۔ ڈوبنے کا پروگرام بھی بن سکتا ہے۔ بیڈ روم والا پنکھا چیک کروں۔ ویسے اباجی ایسے موقعوں پر آپ کیا کرتے ہیں؟

(سرمد اندر جاتا ہے)

ساجدہ: ہائے اللہ یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں؟

بدر: بیٹی خاوند کی بات مان بھی لینا چاہیے۔ ہر کام اپنی امی والا نہ کرو!

مسز بدر: کیا مطلب؟

بدر: دیکھو وہ خودکشی کر ہی نہ لے۔ جو بندہ شادی کر سکتا ہے، وہ کچھ بھی کر سکتا ہے!

ساجدہ: سرمد جان۔ میں کمرشل کروں گی۔

(پیچھے بھاگتی ہے)

ان ڈور — دن کا وقت

کچن

(کچن کا بڑا سیٹ ہے۔ اسے سرمد دیکھ رہا ہے۔ عالی اور نواز موجود ہیں۔ باقی کیمرہ مین سیٹ ڈیزائنر اور لوگ ہیں)

عالی: گائے گھی جو بھی کھائے خوشی سے گائے... گائے گھی.... ویسے سرمد یہ گھی گائے بھی کھا سکتی ہے۔

سرمد: یہاں آٹے کی بالٹی رکھنی ہے اور یہ کیا اتنی چیزیں نہیں چاہئیں کچن میں۔

(بڑے موبائل پر بیل ہوتی ہے)

سرمد: عالی دیکھو کون ہے؟

عالی: فون پر میں کیسے دیکھ سکتا ہوں۔ کہو تو سن لوں۔ ہیلو جی! سرمد صاحب بھابی . . . .

سرمد: کہو تیار ہو کر جلدی سے ریکارڈنگ پر آ جائے۔ (سرمد دوسری طرف چلا جاتا ہے)

عالی: (فون پر) وہ بھابی سرمد صاحب کہہ رہے ہیں کمرشل کی ریکارڈنگ کے لئے تیار ہو کر پہنچ جائیں۔

سویرا: کمرشل کی ریکارڈنگ ہے۔ سرمد نے مجھے بتایا ہی نہیں، ایمرجنسی میں ہو رہی ہے۔

عالی: ایمرجنسی میں نہیں، سیٹ پر ہو رہی ہے۔

سویرا: وہ عالی۔ ڈریس کون سا پہننا ہے؟

عالی: جی! سرمد صاحب تو کہہ رہے تھے سب بتا دیا . . . وہ سگھڑ سی خاتون بننا ہے۔ آپ جلدی پہنچیں۔ انہوں نے تو لائٹیں بھی کرا لی ہیں۔

ان ڈور — دن کا وقت

سٹوڈیو

(سرمد پریشان کھڑا ہے۔ سٹوڈیو کے کاریڈور میں ساتھ نواز ہے۔)

سرمد: اب میں کیا کروں؟

نواز: سر جی میں نے بتانا ہے؟

سرمد: چلو تم باہر۔ میڈم آئیں تو انہیں لے کر آنا۔ ساجدہ ابھی تک نہیں آئی۔ عالی (آتا ہے) تم نے آنے کا کہا تھا ناں!

عالی: بالکل کہا تھا، وہ تو بہت خوش ہو گئی تھیں۔

سرمد: ہیں! یقین نہیں آتا۔ اس کا ارادہ نہ بدل گیا ہو۔ شادی پر بھی پارلر سے واپس آ گئی تھی۔

عالی: کیا فائدہ ہوا . . . . وہ میرا مطلب کیا فائدہ اتنی دیر کرنے کا جلدی آنا چاہیے۔ کیمرے سے گھبرا رہی ہوں گی۔

سرمد: رسک تو لینا پڑتا ہے۔

عالی: رسک لینے سے تو نہیں ڈرتیں۔ آپ سے شادی کی تو ہے ناں . . . میرا مطلب

آ جاتی ہیں۔

سرمد: تم دیکھو سب ٹھیک ہے ناں!

عالی: آپ کے علاوہ سب ٹھیک ہے . . . .

(عالی جاتا ہے۔ سرمد موبائل ملاتا ہے)

سرمد: ہیلو! جان تم ابھی تک گھر میں ہو!

ساجدہ: کب سے تیار بیٹھی ہوں۔ آپ نے کہا تھا جب فون کروں تب نکلنا۔

سرمد: عالی نے کیا نہیں . . . . یہ عالی کے دماغ کو بھی پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے۔ دو میں نے کی ہیں، دیوانہ وہ ہو گیا ہے۔

ساجدہ: دو کیا کی ہے؟

سرمد: وہ مطلب صبح کی دو غلطیاں کی ہیں۔ جان تم فوراً پہنچو سب کچھ ریڈی ہے۔ (فون بند کرتا ہے)

ان ڈور — دن کا وقت

سٹوڈیو کاریڈور

(سٹوڈیوز کاریڈور میں سویرا آ رہی ہے۔ اس کے ساتھ نواز آ رہا ہے۔ سویرا نے گھریلو خاتون کا گٹ اپ کیا ہے)

سویرا: کہاں ہیں سرمد؟

نواز: آپ بیٹھیں یہاں، میں بتا کر آتا ہوں۔

(سویرا لیڈیز روم میں جاتی ہے۔ نواز سیٹ پر جا کے سرمد کو بتاتا ہے)

نواز: وہ سر میڈم آ گئی ہیں!

سرمد: اتنی جلدی ساجدہ آ گئی . . . . کمال ہے!

عالی: (دور سے سن کر) کمال تو نہیں ہے عالی ہے۔

سرمد: تم لائٹیں ٹھیک کرواؤ۔

(سرمد لیڈیز روم میں جاتا ہے۔ سویرا دوسری طرف منہ کر کے بیٹھی ہے)

سرمد: جان تم نے لائینیں یاد کر لیں؟

سویرا: کونسی لائینیں؟

سرمد: جان گھر میں جو دے کر آیا.... ہیں! وہ سویرا تم؟

سویرا: جان کیا ہوا؟ آپ ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں؟

سرمد: وہ جان..... وہ تم یہ کیا بنی ہو؟

سویرا: آپ نے خود ہی تو کہا تھا، ایسی بننا ہے۔

سرمد: میں نے.... اچھا کہا ہوگا۔ مجھے سب کچھ یاد تھوڑا رہتا ہے۔ پر جان تم یہاں کیا کر رہی ہو؟

سویرا: کیا مطلب، خود ہی تو پیغام دیا تھا، فوراً آجاؤ۔

سرمد: میں نے کیوں بلایا ہے؟

سویرا: ماڈلنگ کے لئے۔ آپ کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہیں۔ مجھے تو فلم ڈائریکٹر لگ رہے ہیں۔

سرمد: (خود کلامی) میں نے تو اسے بلایا ہی نہیں، یہ کیسے آگئی! میرا مطلب... کس نے کہا، میں نے بلایا ہے؟

سویرا: عالی نے کہا۔ مجھے تو فرینڈ کی برتھ ڈے پر جانا تھا۔

سرمد: ابھی اسے لائن حاضر کرتا ہوں... وہ میرا مطلب لائنوں کے ساتھ حاضر کرتا ہوں۔

(سرمد دروازے میں ہے اور کاریڈور میں اسے دور سے ساجدہ آتی نظر آتی ہے)

سرمد: اونو! وہ بھی آگئی!

سویرا: کون آگئی.... سرمد میں ٹھیک لگ رہی ہوں ناں۔

(اٹھ کر باہر آنے لگتی ہے)

سرمد: نہیں جان.... وہ میک اپ ٹھیک نہیں۔ وہ ٹھیک کر لو۔

(سویرا والے کمرے کا دروازہ بند کر دیتا ہے۔ ساجدہ سمجھتی ہے میک اپ کا اسے کہا ہے)

ساجدہ: ہیں! میرا میک اپ ٹھیک نہیں۔

(دروازے پر لیڈیز روم لکھا دیکھ کر)

ساجدہ: ابھی چیک کرتی ہوں۔

سرمد: (یکدم اسی کمرے میں ساجدہ کو جاتا دیکھ کر) وہ نہیں جان... وہ بالکل ٹھیک ہے میک اپ۔ وہ....

ساجدہ: دیر تو نہیں ہوئی؟

سرمد: نہیں... وہ اتنی جلدی آگئیں۔ وہ کیا ضرورت تھی ابھی آنے کی۔

ساجدہ: کیا!

سرمد: اب کیا کروں۔ کچھ سمجھ نہیں آرہی.... (ساجدہ غور کرتی ہے) وہ مطلب تمہارا کس اینگل سے سین بناؤں اس کی سمجھ نہیں آرہی۔

(ساجدہ لیڈیز روم میں جانے لگتی ہے)

سرمد: وہ جان کدھر جا رہی ہو؟

ساجدہ: وہ میں میک اپ تو ایک بار دیکھ لوں۔

سرمد: یہاں تو وہ... بیٹھی ہے۔

ساجدہ: کون بیٹھی ہے؟

سرمد: وہ.... ہاں.... وہ ٹیم بیٹھی ہے ادھر۔ تم وی آئی پی کمرے میں بیٹھو۔

(ایک کمرے کا دروازہ کھولتا ہے۔ اندر کاٹھ کباڑ پڑا ہے)

ساجدہ: یہ وی آئی پی ہے؟

سرمد: وہ... ابھی ٹھیک کر دیتا ہوں۔ تم یہاں بیٹھو۔ میں اسے بھیج کر آتا ہوں۔

ساجدہ: کیسے؟

سرمد: وہ ٹیم کو کہ تیاری کرے ریکارڈنگ کی۔

ان ڈور — دن کا وقت

کچن کا سیٹ

(سیٹ پر عالی جھوٹی موٹی کا ڈائریکٹر بنا ہوا ہے)

عالی: ٹھیک ہے۔ کٹ کریں۔ سرمد صاحب جیسا کٹ کوئی نہیں کرتا۔ خاص کر کے

میری تنخواہ۔ ایکشن کریں۔ (سٹائل سے ٹوپی اتارتا ہے)

(سرمد غصے میں آتا ہے)

سرمد: عالی کے بچے، یہ تم نے کیا کیا؟

عالی: کیپ اتاری ہے۔ ری ٹیک کر لیتے ہیں۔ (عالی پہن کر پھر ادا سے ٹوپی اتارتا ہے) اتنے غصے سے کیوں دیکھ رہے ہیں۔ اس طرح تو ہماری فلمیں دیکھنے والے ہمیں دیکھتے ہیں۔

سرمد: تم نے فون کر کے سویرا کو بلا لیا کمرشل کے لئے۔

عالی: میں نے تو کسی کو فون نہیں کیا۔ سویرا بھابی کا آیا تھا۔ آپ نے کہا تھا، انہیں کہیں کمرشل کے لئے آجائیں۔

سرمد: تم ہمیشہ مصیبت کھڑی کر دیتے ہو۔ دونوں آچکی ہیں! اب کیا ہوگا؟

عالی: فرسٹ ایڈ کا سامان ہے ناں؟

نواز: ہے جی!

عالی: (سرمد کو) انتظام ہے۔ آپ پریشان ہی نہ ہوں۔

سرمد: عالی سویرا کو کیسے بھیجیں؟

عالی: نواز دو کپ چائے لانا! وہ دو کپ سے کم چائے پر میرا دماغ نہیں چلتا۔

سرمد: تمہارا تو دماغ چل چکا۔

(سوچتا ہے پھر ایک بندے کو بلاتا ہے۔ اسے کاغذ پر لکھ کر دیتا ہے۔)

سرمد: تم ایسے ظاہر کرنا تم سیٹھ صاحب کے بندے ہو۔ لیڈیز روم میں جا کے کہنا سرمد صاحب کو یہ رقعہ دینا ہے۔ اس پر سیٹھ صاحب کی طرف سے لکھا ہے کہ آج ناگزیر وجوہات کی بنا پر ریکارڈنگ کینسل کر دی گئی ہے)

ان ڈور — دن کا وقت

(لیڈیز روم سے سویرا نکل کر اس کے دروازے پر کھڑی ہے)

سویرا: مجھے بٹھا کر سرمد کہاں چلے گئے۔

(سویرا ایک طرف جاتی ہے۔ سامنے والے کمرے سے ساجدہ نکلتی ہے)

ساجدہ: اس کمرے میں تو شیشہ ہے نہیں۔ (لیڈیز روم میں جھانکتی ہے) یہ تو خالی ہے۔

(اندر جا کے بال وال ٹھیک کرنے لگتی ہے۔ دستک دے کر غفور آتا ہے)

غفور: وہ جی سرمد صاحب کو یہ دینا ہے۔ سیٹھ نثار نے بھیجا ہے۔

ساجدہ: (لے کر پڑھتی ہے) ہیں ریکارڈنگ کینسل کر دی۔ جتنی محنت میں نے اس کے میک اپ پر کی۔ اتنی تو میں نے میٹرک پر نہیں کی۔

(غصے سے رقعہ پھینک کر چلی جاتی ہے)

ان ڈور — دن کا وقت

کچن کا سیٹ

(کچن کے سیٹ پر سرمد، عالی اور نواز موجود ہیں)

عالی: وہ سویرا بھابی ادھر آرہی ہیں۔ وہ جن چیزوں سے چوٹ لگ سکتی ہے، اٹھا لوں!

سرمد: (سویرا کو سنانے کے لئے) ہاں بھئی پیک اپ کرو۔ شوٹنگ کینسل)

نواز: کینسل۔ پر سیٹھ صاحب تو آرہے ہیں!

سرمد: تم تو چپ کرو.... وہ کینسل ہے ریکارڈنگ۔

سویرا: کیا ہوا؟

سرمد: وہ سیٹھ صاحب کا رقعہ تو تم نے پڑھ لیا ہوگا؟

سویرا: کون سا رقعہ؟

سرمد: نہیں ملا۔ تم تو لائٹیں آن کرو!

نواز: خود ہی کہہ رہے ہیں کینسل!

عالی: تم ادھر آؤ، میں سمجھاتا ہوں۔

(فون کی گھنٹی بجتی ہے، اٹھاتا ہے)

سرمد: ہیلو! جی سیٹھ صاحب وہ شوٹنگ ہو رہی ہے۔

سویرا: کینسل.....

سرمد: (روانی میں) کینسل.... نہیں وہ سر آپ فکر نہ کریں۔ ہاں آجائیں۔

سویرا: یہاں آرہے ہیں؟

سرمد: ہاں.... نہیں (فون بند کر کے) وہ آرہے ہیں۔ ہاں ہسپتال ان کی طبیعت خراب ہوگئی۔ اسی لئے تو ریکارڈنگ کینسل ہے۔

سویرا: میں نے اتنی جلدی جلدی میک اپ کیا!

سرمد: ہاں جلدی جلدی کیا لگتا ہے۔

سویرا: جی..... میری سہیلی کی برتھ ڈے ہے۔ اس کے ہاں چکر لگا لیتی ہوں۔ وقت ملا تو آتے ہوئے شوٹنگ کا پتہ کرلوں گی۔

سرمد: وہ آنے کی ضرورت نہیں، میں خود بلالوں گا۔

(سویرا جاتی ہے)

سرمد: شکر ہے... (سویرا مڑ کر دیکھتی ہے) وہ مطلب شکریہ۔

(غفور آتا ہے)

غفور: میں نے رقعہ دیا، وہ پڑھ کر غصے سے چلی گئیں۔

سرمد: چلی گئیں کون؟.... وہ تو (سویرا کی طرف اشارہ کر کے) اسے دینا تھا۔

غفور: نہیں وہ تو دوسری تھیں۔

سرمد: اونو! ساجدہ کو بھیج دیا تم نے۔

ان ڈور — دن کا وقت

کچن کا سیٹ

(کچن کا بڑا سا سیٹ ہے۔ وہاں عالی، سرمد پریشان پھر رہے ہیں۔ سرمد فون کئے جا رہا ہے)

سرمد: ساجدہ کہاں چلی گئی۔ کوئی گھر کا فون نہیں اٹھا رہا۔

عالی: بہت بھاری ہوگا!

سرمد: تم نے سویرا کو بلایا۔ سارا قصور تمہارا ہے۔

عالی: سارا قصور میرا کیسے ہو سکتا ہے۔ قصور میں ایک چھوٹا سا پلاٹ کیا لے لیا، ہر کوئی یہی کہہ رہا ہے، سارا قصور میرا ہے۔

(باہر سے نواز آتا ہے)

نواز: وہ آئیں جی آئیں!

سرمد: ہیں ساجدہ آگئی؟

نواز: نہیں جی سیٹھ صاحب آئے ہیں۔

سرمد: مر گئے!

نواز: سیٹھ صاحب۔ نہیں زندہ ہیں آئیں جی!

(سیٹھ آتا ہے۔ ادھر ادھر دیکھ رہا ہے)

سیٹھ: تم تو کہہ رہے تھے شوٹنگ ہو رہی ہے۔ کہاں ہے ماڈل؟ تم کہہ رہے تھے ماڈل سیٹ پر ہے۔

عالی: وہ... ماڈل سیٹ کی بات کر رہے ہیں۔ ایسا کچن کا سیٹ آج تک کسی نے نہیں لگوایا۔

سیٹھ: ہاں لوگ بہتر لگواتے ہیں۔ ماڈل کہاں ہے؟

سرمد: وہ... وہ سر وہ میک اپ روم میں... وہ خواتین ہر پانچ منٹ بعد میک اپ روم کو چل پڑتی ہیں۔

سیٹھ: اچھا ٹھیک ہے!

(سیٹھ جانے لگتا ہے)

سرمد: شکر ہے بے وقوف بن گیا! وہ سیٹھ صاحب آپ جا رہے ہیں؟

سیٹھ: ہاں!

سرمد: تھینک یو ویری مچ۔

سیٹھ: میک اپ روم میں اپنی ماڈل کو گڈ لک بولنے۔

سرمد: اچھا ٹھیک ہے (یکدم سمجھ کر) کیا میک اپ روم میں.... وہ دیکھیں وہ سیٹھ صاحب۔ وہ آپ کو وہاں نہیں جانا چاہیے.... میرا مطلب اسے خود آنا چاہیے۔

سیٹھ: میک اپ روم کو.... وہ خود کیسے آسکتا ہے؟

سرمد: عالی تم میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو۔ کچھ کرو....

سیٹھ: جی!

سرمد: وہ آپ کے لئے چائے لاتا ہے۔ (عالی جاتا ہے) وہ ہم نے آدھی شوٹنگ کر لی، تھوڑی سی رہ گئی۔

سیٹھ: جب آدھی کی تو آدھی رہ گئی۔ تھوڑی سی کیسے رہ سکتی ہے؟ میں ماڈل کو گڈ لک کہہ آؤں۔

(جاتا ہے پیچھے پیچھے روکنے کے لئے سرمد)

سرمد: وہ دیکھیں وہ.... دراصل۔ وہ سیٹھ صاحب۔

(لیڈیز روم کے باہر کھڑا ہو کر سیٹھ دستک دیتا ہے)

سیٹھ: کوئی آواز نہیں دے رہی!

سرمد: کوئی ہو تو آواز دے..... وہ میرا مطلب وہ میک اپ میں بزی ہو گی۔

(پھر دستک دیتا ہے۔ اندر سے زنانہ آواز)

آواز: کم ان!

سرمد: ہیں یہ کون ہے؟

سیٹھ: ظاہر ہے تمہاری ماڈل ہو گی اور کون ہو گی!

(اندر جاتے ہیں تو عالی زنانہ لباس میں گھونگھٹ اور چہرے پر ماسک لگائے ماڈل بنی ہے۔ گھونگھٹ کی آوٹ میں سے)

عالی: آیئے سیٹھ صاحب آداب!

سیٹھ: آپ کی شکل تو.....

عالی: ماسک لگا ہے۔ اترے گا تو وہی نکلے گی جو آپ کو پسند ہے۔ مجھے پتہ ہے۔ آپ کو خوبصورتی بہت پسند ہے۔

سیٹھ: میری بیوی کو پتہ نہ چلے۔

سرمد: وہ سیٹھ صاحب گڈ لک کہیں، ہم سیٹ پر چلیں۔

عالی: سیٹھ صاحب آپ کے لئے چائے منگواؤں۔

سیٹھ: آپ کچھ بھی منگوائیں۔

سرمد: عالی کے بچے.... وہ مطلب سیٹھ صاحب یہ آتی ہیں سیٹ پر تاکہ آپ کا وقت

بچے۔ وہاں چائے پی لیں گے۔

سیٹھ: اچھا.... وہ جلدی آنا۔

ان ڈور — دن کا وقت

کچن کا سیٹ

(سیٹ پر سیٹھ اور سرمد بیٹھے ہیں۔ سیٹھ بہت بے چین ہے۔ سرمد فون ملا رہا ہے)

سرمد: ہیلو! جان کب سے فون کر رہا ہوں۔ جلدی آؤ شوٹنگ شروع ہونے والی ہے۔ جلدی جان میری خاطر....

سیٹھ: ماڈل تو میک اپ روم میں ہے۔ تم کس سے بات کر رہے تھے؟

سرمد: وہ اسی سے.... اسے کہہ رہا تھا جلدی آ جاؤ۔

سیٹھ: میں بلا لاتا ہوں بقلم خود....

سرمد: ابھی آ جاتی ہے۔ دس پندرہ منٹ لگیں گے، ٹریفک بہت ہے ناں!

سیٹھ: میک اپ روم سے یہاں تک آنے کے لئے ٹریفک....

سرمد: سیٹھ صاحب میرا مطلب۔ ٹریفک سے پالوشن بہت ہو گئی ہے ناں۔ میک اپ روم سے یہاں آتے آتے میک اپ خراب ہو جاتا ہے.....

[Dissolve]

سیٹھ: اتنی دیر... اتنی دیر تو ہم نے اپنی ذاتی بیوی کا انتظار نہیں کیا۔ اسے کہو جلدی آئے۔

عالی: کہا ہے جی اسے!

سیٹھ: میں خود لے کر آتا ہوں اسے۔

عالی: جی.... وہ نہیں، وہ کہہ رہی ہیں شروع کریں میں آ رہی ہوں۔

سیٹھ: تو شروع کرو ناں! کرو!

سرمد: وہ.... اچھا جی!

نواز: (بھاگا آتا ہے) وہ جی وہ ماڈل آ گئیں۔ رکشے سے اتر رہی ہیں!

سیٹھ: رکشے سے میک اپ روم سے یہاں رکشے پر! کنوینس کا بہت خرچہ ہو رہا ہے۔

سرمد: عالی ساجدہ کو سمجھا دو، ریہرسل کرتے ہیں۔ سٹارٹ ساؤنڈ ایکشن۔

(گیت چلتا ہے۔ گائے گی جو بھی کھائے خوشی سے گائے۔ گائے گی۔ سرمد کچن کے سنٹر میں کھڑا ہے۔ ایک طرف سے سلوموشن میں ساجدہ آتی ہے)

ساجدہ: سرمد!

وہ خوش ہوتا ہے۔ دوسری طرف سے سرمد دیکھتا ہے، سویرا آتی ہے)

سرمد: اونو!

(دونوں سلوموشن میں اس کی طرف آتی ہیں۔ وہ چھپ جاتا ہے۔ وہ قریب آکر رکتی ہیں۔ ادھر ادھر گردن گھما کر دیکھتی ہیں۔ سرمد نیچے بیٹھا خود پر آٹے والی بالٹی انڈیل کر کھڑا ہوتا ہے)

ساجدہ: وہ سرمد کدھر ہیں؟

سویرا: ادھر سرمد تھے؟

(سرمد ان کے درمیان اٹھتا ہے۔ آٹا منہ سر پر ہے۔ پہچانا نہیں جا رہا ہے۔ وہ دونوں اس کے دائیں بائیں ہیں۔ وہ اسے پہچان نہیں رہیں۔

سرمد: وہ سرمد ادھر ہے۔

(دونوں کو مختلف سمتوں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ وہ ادھر جاتی ہیں تو سرمد کسی طرف بھاگتا ہے اور فریم سٹل ہو جاتا ہے)

☆....☆....☆

ڈبل ٹربل 11

کردار	اداکار
سرمد	جاوید شیخ
سویرا	فرح شاہ
ساجدہ	ماریہ واسطی
عالی	اسمٰعیل تارہ
مولا بخش	خواجہ سلیم
خادم حسین	شوکت زیدی

ان ڈور — دن کا وقت

ساجدہ کا گھر

(ساجدہ پریشان پھر رہی ہے۔)

ساجدہ: سرمد کہاں چلے گئے! کئی دنوں سے کچھ پتہ نہیں چل رہا!

(باہر سے بدر اور مسز بدر ساجدہ کے امی ابا آتے ہیں)

مسز بدر: ساجدہ کیا ہوا تم نے فون کر کے بلایا تھا؟

ساجدہ: امی جی سرمد کا پتہ نہیں چل رہا۔

سرمد: تمہارے والد سے میری شادی کو 40 سال ہو گئے، مجھے آج تک ان کا پتہ نہیں چل سکا۔ تمہاری شادی کو تو چار سال ہی ہوئے ہیں۔

ساجدہ: امی جی! آج ہفتہ ہو گیا۔

بدر: ہیں! صبح تو بدھ تھی۔ اب ہفتہ ہو گیا!

ساجدہ: ابا جی ہفتہ سات دن ہو گئے۔ سرمد بغیر بتائے گھر سے غائب ہیں۔

بدر: بری بات ہے، بتا کر غائب ہونا چاہیے۔

مسز بدر: ہیں! کہاں ہے وہ! جاتے ہوئے کیا کہا تھا اس نے؟

ساجدہ: کہہ رہے تھے اپنا خیال رکھنا!

مسز بدر: تمہاری سرمد سے ضرور لڑائی ہوئی ہو گی۔ تمہارے والد بھی لڑ کر گھر سے جاتے ہیں تو یہی کہہ کر جاتے ہیں، ویسے کس بات پر لڑائی ہوئی تھی؟

ساجدہ: یاد نہیں آ رہا!

مسز بدر: ساجدہ مجھ پر گئی ہو۔ مجھے بھی بھول جاتا ہے، کس بات پر لڑائی ہوئی۔

بدر: جاتے ہوئے اس نے کوئی رقعہ تو نہیں چھوڑا؟

ساجدہ: ہاں، رقعہ چھوڑا تھا..... پر اس پر تو دھوبی کا حساب تھا۔ عالی بھائی بھی لاپتہ ہیں۔

بدر: وہ تو پہلے ہی لاپتہ تھا۔ ڈاک تک کے لئے تو تمہارا پتہ استعمال کرتا ہے۔

مسز بدر: کہیں سرمد کو کسی نے اغوا نہ کر لیا ہو!

بدر: ہو سکتا ہے دنیا میں بے وقوفوں کی کمی نہیں۔

ساجدہ: امی بتائیں، کیا کروں۔ کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔

مسز بدر: میرے خیال میں تھانے میں سرمد کی گمشدگی کی رپٹ درج کرانا چاہیے۔

ان ڈور — دن کا وقت

تھانہ

(وہاں حوالدار مولا بخش بیٹھا ہے، سامنے سویرا بیٹھی ہے۔ حوالدار رپٹ لکھ رہا ہے)

مولا بخش: آپ کا کیا گم ہوا؟

سویرا: میرا ہسبنڈ گم ہو گیا ہے۔

مولا بخش: (لکھتے ہوئے) میرا ہسبنڈ گم ہو گیا ہے۔ اس میں کیا کیا تھا۔ کوئی ریزگاری، زیور، سامان وغیرہ۔

سویرا: میرا خاوند گم ہو گیا ہے۔

مولا بخش: (حیران ہو کر) خاوند گم ہو گیا! ابھی آپ کہہ رہی تھیں ہسبنڈ گم ہوا ہے۔

سویرا: جی! مجھے لگتا ہے۔ انہیں کسی نے اغوا کر لیا ہے۔

مولا بخش: بی بی جی آپ کیس تو نہ بدلیں، گمشدگی سے اغوا پر آ گئی ہیں۔ دونوں میں دفعہ بدل جاتی ہے۔ ویسے لڑ جھگڑ کر گئے ہیں؟

(ساجدہ، بدر اور مسز بدر کے ساتھ گھبرائی آتی ہے)

ساجدہ: وہ جی جلدی رپٹ درج کریں۔ میرے شوہر گم ہو گئے ہیں۔

مولا بخش: ہیں! عجیب دن ہے۔ ہر کسی کا شوہر ہی گم ہو رہا ہے۔ ویسے بی بی جی گھر سے گم ہوئے یا باہر سے!

سویرا: پہلے میرے خاوند کو ڈھونڈ کر لا دیں!

مولا بخش: آپ پریشان نہ ہوں۔ برآمدگی کا تو میں ماہر ہوں۔ پہلے چاول برآمد کرتا تھا۔ پہلے بھی کبھی گم ہوا ہے یا پہلی بار ہے!

سویرا: جی!

مولا بخش: (سویرا کو) ان کی تصویر دے دیں۔

(ساجدہ کھڑی ہے۔ سویرا پرس سے تصویر نکالنے لگتی ہے۔ نہیں ملتی)

سویرا: میں تصویر لانا بھول گئی۔ لاتی ہوں میرے خاوند کو ڈھونڈ دیں گے ناں!

مولا بخش: آپ پریشان ہی نہ ہوں۔ خاوند تلاش کرنے کا میں ماہر ہوں۔ اپنی دونوں سالیوں کے لئے خاوند میں نے ہی ڈھونڈے تھے۔

(سویرا جاتی ہے)

ساجدہ: ہفتہ ہوا ہے میرے میاں کی کوئی خبر نہیں مل رہی۔

مولا بخش: تصویر لائی ہیں؟

(سرمد کی تصویر دیتی ہے۔ دیکھ کر) شکل سے تو گمشدہ نہیں لگتا۔

بدر: یہ گم ہونے سے پہلے کی تصویر ہے، اس لئے۔

(تصویر دراز میں رکھتا ہے)

مولا بخش: آپ کے لئے خاوند ڈھونڈتے ہیں، میرا مطلب آپ کا خاوند۔ آپ جا کے سو جائیں!

ساجدہ: سو جاؤں، مجھے تو نیند نہیں آ رہی!

مولا بخش: آپ فکر نہ کریں اور شکر کریں۔

ساجدہ: (حیرانی سے) شکر کروں!

مولا بخش: ہاں کہ میرے پاس کیس آیا ہے۔ چودھری خادم کے پاس آتا تو خاوند نہ ملتا، اسے ابھی تک بیوی نہیں ملی۔ غیر شادی شدہ ہے۔

ان ڈور — دن کا وقت

ایس ایس پی کا آفس

(ایس ایس پی ملک حوالدار خادم حسین کے ساتھ کھڑا ہے)

ملک: چودھری خادم! تمہاری بہت شکایتیں ہیں۔ ہر بار غلط بندہ پکڑ لاتے ہو۔ مجرم بھاگ جاتے ہیں تم سے!

خادم: سر جی مجھ سے ڈرتے جو ہیں۔ ویسے سر جی زیادہ گڑبڑ مولا بخش کی وجہ سے ہوتی ہے۔

(باہر سے سلام کر کے مولا بخش آتا ہے۔ جب سلیوٹ مارتا ہے۔ اس کا ہاتھ اپنی آنکھ میں لگ جاتا ہے)

مولا بخش: نہیں سر جی! کل بھی مجرم اسی کے ہاتھ سے نکلا تھا!

خادم: تم نے ہی کہا تھا چھوڑ دو۔

مولا بخش: تھا تو تمہارے ہاتھ میں!

ملک: خادم ایک چور نے بڑا تنگ کیا ہے! افسروں کے گھر چوریاں کرتا ہے۔ آج شام تک وہ گرفتار ہونا چاہیے۔ دراز میں اس کی تصویر ہے۔ اگر اس بار گڑبڑ ہوئی تو تمہاری چھٹی کرا دوں گا۔

خادم: چھٹی پر؟ سر جی میں نے تو چھٹی کی درخواست نہیں دی۔

(مولا بخش جاتا ہے)

ملک: مولا بخش تمہارے پاس کیا کیس ہے؟

مولا بخش: سر جی، دو خاوند گم ہو گئے ہیں، انہیں تلاش کرنا ہے۔

ملک: اگر تم نے آج تلاش کر لئے تو ترقی ورنہ.....

(سلیوٹ مارتا ہے تو ہاتھ آنکھ میں لگتا ہے)

ان ڈور — دن کا وقت

تھانہ

(محرر کے کمرے میں آ کے خادم دراز سے تصویر نکالتا ہے۔ یہ سرمد کی ہے۔ کاکا سپاہی کھڑا ہے)

خادم: شکل سے کتنا شریف لگتا ہے۔ چوریاں کرتا ہے، بچ کر کہاں جائے گا۔

(تصویر لے کر خادم جاتا ہے۔ باہر سے سویرا آتی ہے)

سویرا: یہ حوالدار کہاں گیا، یہ بھی تو.... گم نہیں ہو گیا!

کاکا سپاہی: جی بی بی جی!

سویرا: وہ خاوند کی گمشدگی کی رپٹ درج کرائی تھی۔ تصویر دینا تھی۔

کاکاسپاہی: فریش تصویر ہے ناں۔ ٹھیک ہے سر جی کو دے دوں گا۔

(کاکاسپاہی تصویر دراز میں رکھ دیتا ہے۔ سویرا جاتی ہے۔ مولا بخش آتا ہے)

کاکاسپاہی: سر جی وہ جس خاتون کا خاوند گم ہوا تھا، وہ تصویر دے گئی ہے، دراز میں ہے۔

(مولا بخش نکالتا ہے۔ نذیر چور اور سرمد کی تصویر نکالتا ہے)

مولا بخش: سر جی نے کہا ہے اگر برآمدگی نہ ہوئی تو پیٹی اتر جائے گی۔ پہلے ہی ڈھیلی ہے، گر گر پڑتی ہے۔ ویسے کاکاسپاہی خاوند ملتے کہاں ہیں؟

کاکاسپاہی: سر جی گھروں میں اور کہاں۔

مولا بخش: قسم ہے جب تک ان کو ڈھونڈ نہیں لوں گا، یہاں نہیں بیٹھوں گا!

(تھوڑی دیر بعد)

مولا بخش: او کاکاسپاہی! کرسی ادھر لا۔ پتہ تو ہے تجھے وہاں نہ بیٹھنے کی میں نے قسم کھائی ہے۔ ذرا آرام کر لوں، پھر تلاش کرتا ہوں انہیں۔ (سپاہی کرسی دوسری جگہ رکھتا ہے۔ وہیں آنکھیں بند کر لیتا ہے۔ باہر سے دو سپاہی نذیر چور کو پکڑ کر لاتے ہیں)

غفور سپاہی: سر جی! یہ کار اٹھا رہا تھا۔

نذیر: نہیں جی! میری صحت دیکھیں، میں کار کا ٹائر نہیں اٹھا سکتا۔ یہ کار کا کہہ رہے ہیں۔ میں تو اس کے پیچھے چھپا تھا۔

(مولا بخش اسے دیکھتا ہے اور خوش ہو جاتا ہے)

مولا بخش: تم ... (پھر تصویر دیکھتا ہے) وہی شکل!

نذیر: اپنی شکل دیکھ کر میں کبھی خوش نہیں ہوا، یہ کیوں ہو رہا ہے؟

مولا بخش: اوئے مجھے مبارک دو، میں نے برآمدگی کر لی۔ تمہاری بیوی نے تمہاری گمشدگی کا کیس درج کرایا ہے۔

نذیر: جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے، میری شادی نہیں ہوئی!

مولا بخش: میرے ساتھ غلط بیانی کرتے ہو، تم شادی شدہ ہو یا پھر ڈرائنگ روم کی سیر کراؤں۔

نذیر: (ڈر کر) ایک چھوڑیں جتنی شادیاں کہتے ہیں، مانتا ہوں۔

مولا بخش: چلو تمہیں تمہارے گھر چھوڑ کے آؤں۔

ان ڈور — دن کا وقت

ساجدہ کا گھر

(ساجدہ پریشان ہے۔ بیل ہوتی ہے، دروازہ کھولتی ہے، سامنے سرمد اور عالی ہیں)

ساجدہ: سرمد آپ کہاں چلے گئے تھے؟

(رونے لگتی ہے)

سرمد: کیا ہوا؟ (خوش ہو کر) ساس کو کچھ ہو گیا!

ساجدہ: کیا! امی تو ٹھیک ہیں۔ آپ اتنے دن بغیر بتائے غائب تھے، فون بھی بند تھا!

عالی: ظاہر ہے بل دیں گے تو فون چلے گا ناں!

ساجدہ: کہاں تھے اتنے دن؟

عالی: فلم کی شوٹنگ تھی۔ بڑی امید سے گئے تھے کہ ڈائریکٹر وہاں بیمار ہو جائے گا اور سرمد کو چانس مل جائے گا، پر وہ بیمار ہی نہیں ہوا۔

سرمد: جان! بہت بھوک لگی ہے۔ کھانا لگواؤ، میں فریش ہو جاؤں۔

(سرمد جاتا ہے تو باہر سے مولا بخش آتا ہے)

مولا بخش: مجھے مبارک دیں، آپ کے خاوند مل گئے!

ساجدہ: ہاں وہ خود ہی آ گئے!

مولا بخش: خود آئے نہیں جی پکڑ کر لایا ہوں، وہ تو آ ہی نہیں رہے تھے۔ لاؤ اسے۔

(سپاہی نذیر چور کو لاتے ہیں)

ساجدہ: یہ کون ہے؟

مولا بخش: آپ پہچان ہی نہیں رہیں۔ یہ آپ کے خاوند ہیں۔ اس نے خود اقبال جرم کیا ہے کہ یہی خاوند ہے۔ بے شک خود پوچھ لیں (غصے سے نذیر کو دیکھ کر) بولتے کیوں نہیں!

نذیر: (پولیس سے ڈر کر) ہاں جی میں ہی آپ کا خاوند ہوں۔

عالی: کیا بات کر رہے ہیں، ان کے خاوند تو سرمد ہیں۔ سرمد ذرا آنا۔

(سرمد آتا ہے)

مولا بخش: یہ کیسے ہو سکتا ہے، یہ خود مانا ہے۔

ساجدہ: لے جائیں اسے.... یہ میرے خاوند ہیں!

مولا بخش: میں نے تو بڑی محنت سے پکڑا ہے اسے، آپ اچھی طرح سوچ لیں۔ آپ نے رپٹ درج کرائی تھی، یہی ہے آپ کا.......

سرمد: آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔ میں آئی جی صاحب سے بات کروں!

مولا بخش: جی! وہ میں نے تو بڑی محنت کی تھی۔ ہو سکتا ہے دوسری بی بی کے خاوند ہوں۔

(مولا بخش لے کر نذیر اور سپاہیوں سمیت جاتا ہے)

سرمد: ساجدہ یہ تم نے کیا کیا، تھانے رپٹ درج کرا دی!

ساجدہ: جان میں نے تو سوچا تھا آپ خوش ہوں گے کہ مجھے آپ سے اتنی محبت ہے۔

عالی: آپ سرمد سے جتنی محبت کرتی ہیں، اس حساب سے تو دو تین رپٹیں درج کرانا چاہیے تھیں۔ ویسے وہ بھابی بھی بہت محبت کرتی ہیں۔

ساجدہ: وہ بھابی...؟

سرمد: وہ جان آپ دور بیٹھی ہیں ناں، اس لئے کہہ رہا ہے۔ وہ بھابی...

عالی: وہ بھی رپٹ درج کرا سکتی ہیں۔ سرمد غور کی بات ہے۔

سرمد: ہیں! وہ جان مجھے ضروری کام یاد آ گیا۔ میں ابھی آتا ہوں۔

ساجدہ: آپ کو تو بہت بھوک لگی تھی!

سرمد: نہیں! وہ جان اتنی بھی بھوک نہیں۔ وہ عالی بتاؤ ناں جانا کتنا ضروری ہے۔

عالی: ہاں اگر اس نے بھی رپٹ درج کرا دی ہوئی تو....

ساجدہ: کس نے!

سرمد: وہ جان.... وہ پروڈیوسر نے جس سے میٹنگ تھی ناں، میں جان آتا ہوں۔

(سرمد اور عالی نکلتے ہیں۔ ساجدہ حیران دیکھ رہی ہے)

ان ڈور **دن کا وقت**

سویرا کا گھر

(سویرا پریشان پھر رہی ہے۔ بیل ہوتی ہے۔ فون اٹھاتی ہے)

سویرا: ہیلو!

(دکھاتے ہیں۔ تھانے میں مولا بخش اور نذیر موجود ہیں)

مولا بخش: بی بی جی مبارک ہو، آپ کا خاوند مل گیا! کریں بات۔

نذیر: پر میری تو شادی.....(مولا بخش ڈنڈا دکھاتا ہے) ہوئی ہے جی!

سویرا: سرمد جان! آپ کہاں چلے گئے تھے۔ کیا کرتے ہیں آپ؟

نذیر: چوریاں! وہ میرا مطلب کچھ نہیں کرتا۔

سویرا: ہیں آپ کون ہیں؟

نذیر: (فون پر ہاتھ رکھ کر) مولا بخش صاحب میں اس وقت کون ہوں؟ (فون پکڑ کر)

مولا بخش: وہ جی آپ کا خاوند سرمد ہے۔

سویرا: ان کی آواز کو کیا ہوا؟

مولا بخش: وہ جی تھانے کے فون سے بڑے بڑوں کی ایسی آواز ہی نکلتی ہے۔ آپ کھانا شانا پکائیں، ہم انہیں لے کر آ رہے ہیں)

(سویرا فون بند کرتی ہے۔ خوش ہے۔ یکدم باہر بیل ہوتی ہے۔ کھولتی ہے تو سامنے سرمد ہے)

سویرا: ہیں آپ اتنی جلدی آ گئے!

سرمد: ہیں جلدی آ گیا ہوں!

سویرا: ابھی تو تھانے میں آپ سے بات ہوئی تھی۔

سرمد: تھانے میں!

سویرا: چھوڑیں آپ یہ بتائیں، کہاں چلے گئے تھے آپ؟

سرمد: وہ جان بتا کر تو گیا تھا (سوچ کر) کہاں کا کہہ کر گیا تھا۔ (سویرا کو) جان تمہیں بھلا کہاں کا بتا کر گیا تھا؟

سویرا: آپ کہہ رہے تھے شوٹنگ پر مری جا رہا ہوں!

سرمد: ہاں وہیں تو تھا۔ دیکھا نہیں ابھی تک کانپ رہا ہوں۔ وہاں بہت سردی تھی ناں! جان تم نے خود ہی تو کہا ہے دل لگا کر کام کیا کرو۔

سویرا: ہیں کس سے دل لگا کر کام کر رہے تھے!

سرمد: کسی سے نہیں وہ جان! موبائل بند تھا، رابطہ نہ ہو سکا۔

سویرا: پولیس والوں نے آپ کو کیسے ڈھونڈا؟

سرمد: کیا مطلب؟

سویرا: وہ جان آپ کی گمشدگی کی میں نے رپٹ درج کرائی تھی ناں۔

سرمد: تم نے بھی.....

سویرا: بھی کیا مطلب.....

سرمد: مطلب جان تمہیں کیا ضرورت تھی۔

سویرا: پریشان ہو گئی تھی۔ ابھی تھانے والوں نے بتایا، آپ مل گئے ہیں تو جان میں جان آئی۔ ویسے فون پر آپ کی آواز کتنی بدلی تھی!

سرمد: کیا کہہ رہی ہو؟

(باہر بیل ہوتی ہے۔ سویرا دروازہ کھولتی ہے۔ مولا بخش اندر آتا ہے)

مولا بخش: مبارک ہو۔ آپ کا خاوند برآمد کر لیا میں نے۔

سرمد: (دیکھ کر) مر گئے۔ یہ تو وہی ہے۔ بتا نہ دے دوسری بیوی کا۔

(سرمد اندر جانے لگتا ہے)

سویرا: جان آپ کہاں جا رہے ہیں؟

سرمد: وہ آیا۔ ذرا فریش ہو لوں۔ (سرمد اندر چلا جاتا ہے)

مولا بخش: آپ کے خاوند کی تلاش میں میں نے شام کا کھانا نہیں کھایا۔

سویرا: شام تو ابھی ہوئی نہیں۔

مولا بخش: اسی لئے ابھی نہیں کھایا۔ لے آؤ بھئی بی بی جی کا خاوند۔

سویرا: ہیں سرمد باہر ہیں، وہ تو اندر تھے!

مولا بخش: کس کیس میں (نذیر کو سپاہی لاتے ہیں) یہ ہیں جی آپ کے خاوند۔ بتا تو کون ہے؟

نذیر: وہ جی جو یہ کہہ رہے ہیں، میں وہی ہوں۔

مولا بخش: اس نے اقبال جرم کیا ہے جی کہ یہ آپ کا شوہر ہے۔

سویرا: یہ میرا خاوند نہیں!

مولا بخش: آپ کا بھی خاوند نہیں تو کس کا ہے؟

نذیر: میں نے بتایا تو ہے کہ میری ابھی شادی (مولا بخش گھورتا ہے) ہوئی ہے۔

سویرا: میرے خاوند تو فریش ہو رہے ہیں۔

مولا بخش: ہمیں تھکا دیا خود فریش ہو رہے ہیں۔ بلائیں انہیں ذرا باہر۔

ان ڈور — دن کا وقت

سویرا کا گھر

(سرمد اندر چھپا ہوا ہے۔ گھبرا رہا ہے)

سرمد: یہ حوالدار سب کچھ بتا نہ دے، کیا کروں!

سویرا: (آواز) جان دروازہ کھولیں۔ حوالدار صاحب نے آپ سے پوچھ گچھ کرنی ہے۔

سرمد: مر گئے!

مولا بخش: (آواز) پہلے تو جی شناخت پریڈ ہو گی۔ اگر واقعی آپ کا میاں نکلا تو کیس ختم ہو گا۔

(دروازہ کھٹکھٹانے کی آوازیں)

سرمد: کیا کروں۔ یہاں سے بھاگنا چاہیے۔

آؤٹ ڈور — دن کا وقت

(دیوار کے عقب میں چودھری خادم اور سپاہی بیٹھے ہیں۔ چودھری خادم نے سرمد کی تصویر پکڑ رکھی ہے)

خادم: اوئے دعا کرو یہ چور مجھے مل جائے! مولا بخش نے تو خاوند برآمد کر لئے ہیں۔

(وہ دعا کرنے لگتے ہیں۔ اوپر سے سرمد منہ دوسری طرف کئے لٹک کر کھڑکی سے باہر کود رہا ہے۔ کسی نے نہیں دیکھا)

خادم: یااللہ یہ چور پکڑا دے۔

(سرمد کودتا ہے۔ اسے نہیں پتہ، پولیس موجود ہے)

سرمد: شکر ہے حوالدار نے دیکھا نہیں۔ (یکدم سامنے دیکھتا ہے تو پولیس والے ہیں) اونو!

کاکا سپاہی: (سرمد کو دیکھ کر تصویر دیکھ کر) سر جی بس کریں۔ دعا قبول ہو گئی ہے۔

خادم: ہیں یہ تو وہی چور ہے!

سرمد: کیا مطلب! میری بات تو سنیں۔

خادم: تیری بات حوالات میں سنیں گے۔

ان ڈور — دن کا وقت

حوالات

(حوالات کی سلاخوں کے پیچھے سرمد ہے۔ کاکا سپاہی، خادم اور سپاہی موجود ہیں)

سرمد: دیکھیں آپ نے مجھے بند کر کے اچھا نہیں کیا۔

خادم: چپ کر والٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔

سرمد: میں الٹا چور نہیں ہوں۔

خادم: چور تو ہو، الٹا بھی کر دیں گے۔

(ملک صاحب آتے ہیں۔ سب سیلوٹ کرتے ہیں)

خادم: سر جی مجھے مبارک دیں اور ترقی کریں۔ میں نے وہ چور پکڑ لیا جس کی آپ نے تصویر دی تھی۔

ملک: یہ تو وہ نہیں ہے۔

خادم: جی!

سرمد: میں اپنے گھر کی کھڑکی سے کود رہا تھا، مجھے پکڑ لائے۔

خادم: سر جی! اپنے گھر کی کھڑکی سے کوئی کودتا ہے؟

سرمد: لگتا ہے تمہاری شادی نہیں ہوئی ورنہ پتہ ہوتا.... وہ میرا گھر تھا وہاں سے کسی نے شکایت کی؟

خادم: ہاں جی ہماری شکایت کی تھی۔ (ملک کو)

ملک: جس گھر سے یہ کودا تھا، ان کو بلاؤ۔ تب تک اسے عزت سے بٹھاؤ۔

خادم: سر جی! دیکھیں یہ تصویر سے ملتا ہے۔ یہ تصویر آپ نے دی تھی ناں اس چور کی۔

ملک: بیوقوف میں نے یہ تصویر نہیں دی۔ وہ مجرم تو یہ ہے (نذیر کی تصویر دکھاتا ہے)

کاکا: سر جی! یہ مجرم تو مولا بخش صاحب نے پکڑ لیا ہے۔

خادم: کیا! اس کی پروموشن ہو جائے گی۔

ان ڈور — دن کا وقت

تھانہ

(تھانے میں مولا بخش نذیر چور کے ساتھ پریشان کھڑا ہے)

مولا بخش: اوئے تم کس کے خاوند ہو؟

نذیر: بتایا تو ہے جی غیر شادی شدہ ہوں۔

مولا بخش: کوئی بھی اسے لینے کو تیار نہیں، چل بھاگ جا۔

نذیر: کیا جی!

(خوشی سے بھاگ جاتا ہے۔ مولا بخش بیٹھتا ہے۔ ملک صاحب آتے ہیں۔ سیلوٹ کرتا ہے)

ملک: مولا بخش ویری گڈ! سنا ہے تم نے مجرم پکڑا ہے؟

مولا بخش: میں نے سر جی! مجھے تو نہیں پتہ۔

ملک: (تصویر دکھا کر) یہی وہ چور ہے جسے پکڑنا تھا۔

مولا بخش: سر جی یہ چور تھا، میں نے تو اسے چھوڑ دیا سر جی!

ملک: کیا! تم نے اصل مجرم کو بھگا دیا، تمہیں تو سزا ملنی چاہیے۔

مولا بخش: ہاں جی! میرا مطلب ہیں جی!

ان ڈور — دن کا وقت

تھانہ

(تھانے کے کمرے میں سرمد بیٹھا ہے۔ ملک صاحب اور خادم ہیں۔ سویرا آئی

ہوئی ہے)

سویرا: وہ سرمد آپ یہاں۔ کمرے سے کہاں غائب ہو گئے تھے؟

سرمد: وہ جان کھڑکی صاف کرتے باہر گر گیا۔ یہ پکڑ لائے۔

ملک: یہ آپ کے میاں ہیں؟

سویرا: ہاں انہیں بلاوجہ پکڑ کر لانے پر میں آپ کو معطل کروا سکتی ہوں۔

خادم: جی!

(مولا بخش اندر آتا ہے)

سرمد: چھوڑو جان! اب تو آپ کو یقین آ گیا، وہ میرا گھر تھا۔ یہ میری بیوی ہے۔

مولا بخش: ہیں یہ بیوی ہے۔ سر جی اس کی بیوی تو اور ہے۔

سرمد: مر گئے! یہ کہاں آ گیا۔ وہ نہیں یہی میری اکلوتی بیوی ہے۔ تم نے اسے میک اپ کے بغیر دیکھا ہوگا۔

مولا بخش: نہیں سر جی! اس کی گمشدگی کی رپٹ تو ساجدہ نامی خاتون نے کی تھی۔ یہ مل گئے تھے۔ ان کو گھر میں میں نے خود دونوں کانوں سے... نہیں دونوں آنکھوں سے دیکھا۔

سویرا: آپ جھوٹ کہہ رہے ہیں۔ میں ہی ان کی بیوی ہوں۔ کوئی اور ہے تو لائیں سامنے ورنہ تمہیں بھی معطل کروا دوں گی۔

سرمد: وہ جانے دیں جان۔ وہ سر دیکھیں جانے دیں۔

سویرا: نہیں بلاؤ، کون کہتی ہے، میں سرمد کی بیوی ہوں۔ بلاؤ اسے۔

(کرسی پر بیٹھ جاتی ہے)

ان ڈور دن کا وقت

تھانے کا کاریڈور

(ساجدہ آتی ہے۔ اسے اس کمرے میں لے جاتے ہیں جہاں سرمد، سویرا، ملک خادم اور مولا بخش ہیں)

سرمد: (ساجدہ کو دیکھ کر) سرمد اب تو گیا۔

مولا بخش: یہ ہے جی ان کی بیوی۔

سویرا: اس کی بیوی تو میں ہوں۔

ساجدہ: یہ میرے خاوند ہیں۔ بتائیں ناں سرمد اسے۔

سویرا: تمہارا دماغ خراب ہے۔ سرمد تم جیسی سے شادی کر ہی نہیں سکتا۔

ساجدہ: سرمد بتائیں ناں آپ تو میرے بغیر رہ نہیں سکتے، یہ جھوٹ بول رہی ہے۔

سویرا: تم جھوٹی ہو۔ میں تمہارا منہ نوچ لوں گی۔

ساجدہ: میں تمہاری زبان کھینچ لوں گی۔

سرمد: (خود کلامی) سرمد موقع ہے، کھسک جاؤ۔

(سرمد جاتا ہے۔ دونوں ایک دوسرے سے لڑنے لگتی ہیں۔ یکدم سوچ کر)

ساجدہ: اس کا مطلب سرمد نے دو شادیاں کی ہیں۔

سویرا: ہیں تو پھر ہم کیوں لڑ رہی ہیں۔ پٹائی تو سرمد کی ہونا چاہیے۔

آؤٹ ڈور دن کا وقت

سڑک

(سڑک پر کسی پھل والے کی ریڑھی کے قریب سرمد کھڑا ہے۔ ایک طرف جانے لگتا ہے۔ ادھر سے ساجدہ آ رہی ہے۔ دوسری طرف سے سویرا آ رہی ہے)

سویرا: میں تمہیں نہیں چھوڑوں گی، تم نے دھوکا دیا!

ساجدہ: بھاگ کہاں رہے ہو!

سویرا: مارو اسے۔

(ساجدہ، سویرا دونوں پھل والے کی ریڑھی کے پھل اسے مارنے لگتی ہیں)

سرمد: مت مارو مجھے۔ مت مارو.....

ان ڈور　　　　رات کا وقت

سویرا کا گھر

(بستر پر سرمد سویا ہے۔ سویرا کھڑی ہے۔ سرمد سویا چیخیں مار رہا ہے)

سرمد: مت مارو.... مجھے مت مارو.... مت مارو....

سویرا: (ہلا کر) سرمد کیا ہوا، ہوش کرو!

سرمد: مت مارو مجھے (اٹھ کر گھبرا کر) سویرا تمہیں سب پتہ چل گیا ناں!

سویرا: (پیار سے) جان کس بات کا؟

سرمد: اس کا مطلب ہے وہ خواب تھا۔

(خوشی سے اٹھ کر ناچتا ہے) ہیں وہ خواب تھا۔

(سویرا حیرانی سے دیکھتی ہے۔ سرمد کے ڈانس پر ٹیلپ چلتے ہیں)

☆....☆....☆

ڈبل ٹربل 12

کردار	اداکار
سویرا	فرح شاہ
ساجدہ	ماریہ واسطی
سرمد	جاوید شیخ
عالی	اسمٰعیل تارہ
شیخ صاحب	عاصم بخاری

ان ڈور　　　دن کا وقت

سرمد کا آفس

(سرمد باہر سے آتا ہے۔ آفس کے باہر عجیب لوگوں کا ہجوم ہے عالی ان پر رعب ڈال رہا ہے۔)

عالی: سب لوگ لائن میں بیٹھیں۔ جن کے پاس بیٹھنے کو لائن نہیں، لائن میں کھڑے ہو جائیں۔

سرمد: یہ سب کون ہیں؟

عالی: یہ معمر رانا، شان، بابر علی، ندیم ہونے والے.... آڈیشن کے لئے بلایا ہے۔ آپ کو پتہ ہے، آڈیشن کرنا میرا مشغلہ ہے۔

سرمد: عالی کے بچے۔

عالی: آپ مجھے فلمی ہیروئن سمجھتے ہیں۔ آپ کو کتنی بار بتایا ہے کہ ابھی میری شادی نہیں ہوئی۔ بچے کہاں سے آئیں گے! آپ پریشان ہیں، اچھا اپنے گھر سے آئے ہیں۔

سرمد: ڈیپارٹمنٹل سٹور میں شوٹنگ کرنی ہے۔ کوئی کرنے ہی نہیں دے رہا۔ مجھے جانتے ہی نہیں وہ۔

عالی: کرنے نہیں دے رہے۔ اس سے تو لگتا ہے، وہ آپ کو جانتے ہیں۔

سرمد: تم روز لوگوں کو آڈیشن کے لئے کیوں بلا لیتے ہو؟

عالی: اس سے لگتا ہے، ہم کچھ کر رہے ہیں۔ پھر نیا ٹیلنٹ ملتا ہے۔ مجھے اپنے گھر مفت سبزی، دودھ اور چاول بھیجنے والے یہیں سے ملے تھے۔

سرمد: اچھا انہیں اندر بھجواؤ۔

عالی: انہوں نے کیا کیا ہے جو اندر بھجواؤں؟

سرمد: اندر تو تمہیں بھجوانا چاہیے۔ ڈیپارٹمنٹل سٹور میں کوئی واقف نہ مل سکا، ذرا سا کام نہیں ہوتا تم سے۔

(ڈیپارٹمنٹل سٹور کا سن کر اداکاری کا شوقین جمال پلاننگ کے انداز میں سر ہلاتا ہے)

عالی: کہا ہے ذرا سا کام نہ دیا کریں مجھے، بڑا کام دیا کریں۔ ذرا ذرا سے کام سے نظر کمزور ہو جاتی ہے۔

سرمد: عالی!

(عالی باہر جاتا ہے اور جمال کو اندر لے کر آتا ہے)

سرمد: کیا کرتے ہیں آپ؟

جمال: میں اداکاری کرتا ہوں، مجھے ہیرو بنا دیں۔

سرمد: حجام کی دکان سامنے ہے۔ وہ کٹنگ سے ہیرو بنا دے گا۔ ایکٹنگ مشکل کام ہے، ایسے نہیں آ جاتی۔

عالی: اس کے لئے دو شادیاں کرنا پڑتی ہیں!

سرمد: ہاں..... کیا! (سرمد کے غصے سے ڈر کر عالی باہر چلا جاتا ہے)

جمال: ویسے میں اداکاری شوق کے لئے کرتا ہوں۔ شہر کا بڑا ڈیپارٹمنٹل سٹور میں نے کھولا ہوا ہے۔

سرمد: کیا! آپ نے کھولا ہوا ہے؟

جمال: کئی بار کھولا ہوا ہے۔ میرا مطلب بڑے کام ہیں میرے۔

سرمد: وہ سٹور آپ کا ہے؟

جمال: سب کا ہے۔ وہ میرا مطلب سمجھیں میرا ہی ہے۔

سرمد: گویا آپ وہاں شوٹنگ کروا سکتے ہیں؟

جمال: میں ہر جگہ شوٹنگ کروا سکتا ہوں۔ پانی میں بھی شوٹنگ کروا دوں گا، سوئمنگ آتی ہے مجھے

سرمد: عالی۔ عالی (عالی اندر آتا ہے) عالی۔ اسے دیکھو، اس میں ساری ہیرو بننے والی خوبیاں ہیں۔

عالی: کیا یہ ہر جگہ لیٹ آتا ہے۔ کم پڑھا لکھا ہے یا بہت اونچا بول سکتا ہے؟

سرمد: آپ بتائیں جی۔ آپ نے پہلے کسی فلم میں کام کیا؟

جمال: جی بس اپنی شادی کی فلم میں کام کیا ہے۔

سرمد: عالی دیکھا۔ انہوں نے اپنی شادی کی فلم میں رول کیا۔ (جمال کو) ہم آپ کو اپنی آنے والی فلم میں رول دیں گے۔

عالی: جب ہمارے پاس فلم آئے گی تب رول دیں گے۔ یہ تو ایسا رول دیتے ہیں کہ رول ہی دیتے ہیں۔

سرمد: عالی ان کا ڈیپارٹمنٹل سٹور ہے۔

عالی: کیا! (جمال کو آگے پیچھے سے دیکھ کر) میں بھی کہوں کہ اس اینگل سے مجھے یہ سپر سٹار کیوں لگ رہے ہیں۔ بس آپ سائن کرنا سیکھ لیں، ہماری فلم سائن کریں۔ ہر چائے کی دکان پر آپ کی تصویر لگی ہو گی۔

جمال: چائے کی دکان پر کیوں؟

عالی: جو واقف ہیں، وہیں لگوا سکیں گے ناں!

جمال: آپ مجھے چانس دے رہے ہیں ناں!

عالی: ہم تو چانس لے رہے ہیں۔

ان ڈور   دن کا وقت

سرمد کا آفس

(وہاں سرمد اور عالی بڑے ایزی بیٹھے ہیں)

سرمد: ویسے عالی تم بڑے کام کے بندے ہو۔

عالی: اگر بڑے کام سے مراد یہ ہے کہ میں آپ کو ادھار دوں گا تو میں چھوٹے کام کا بندہ ہی ٹھیک ہوں۔ جتنی آپ نے مجھے تنخواہ دی ہے، اس سے زیادہ مجھ سے ادھار لیا ہے۔

(یکدم فون کی گھنٹی بجتی ہے۔ بڑے رعب میں بولتا ہے)

سرمد: ہیلو جان! (یکدم ڈر کر) وہ جان تم.... وہ ابھی میں تمہاری تعریف کر رہا تھا!

(کٹ کر کے دکھاتے ہیں۔ سویرا کا گھر سے فون ہے)

سویرا: کیا تعریف کر رہے تھے؟

سرمد: وہ عالی کوئی تعریف بتاؤ۔

عالی: تعریف کس کی مالیکیول کی، ایٹم کی یا ولاسٹی کی......

سرمد: چپ کرو۔ جان تمہیں نہیں کہا۔ وہ میں تعریف کر رہا تھا (سوچ کر) تم نے آج بڑا مزیدار کھانا بنایا، مزا آ گیا!

سویرا: پر آپ نے تو آج گھر سے کھایا ہی نہیں۔

سرمد: اسی لئے کہہ رہا تھا۔

سویرا: جی!

سرمد: میرا مطلب مزیدار پکایا ہو گا، جان تم کیا کر رہی تھی؟

سویرا: آپ کا ویٹ۔

سرمد: یہ کونسی Weighing مشین ہے جس پر غیر موجودگی میں ویٹ ہو سکتا ہے؟

سویرا: آپ نے کہا تھا اس ہفتے شاپنگ پر لے جاؤں گا اور آج ہفتہ ہے۔

سرمد: جان وہ صبح شاپنگ کے لئے پانچ سو روپے دیئے تو تھے۔

سویرا: کیا! مجھے کب دیئے تھے؟

سرمد: (خود کلامی) مر گئے، وہ ادھر دیئے ہوں گے۔ کمزور حافظے والے بندے کو دوسری شادی نہیں کرنا چاہیے۔ (فون پر) وہ جان میں مذاق کر رہا تھا! وہ جان پیسے نہیں ہیں، پھر کبھی سہی، وہ....

(سرمد کے چہرے سے لگتا ہے سویرا نے سخت سنا کر فون زور سے بند کیا ہے)

عالی: بھابی بہت غصے میں تھیں۔ انہوں نے آپ کی کوئی فلم تو نہیں دیکھ لی؟

سرمد: شاپنگ شاپنگ۔ ینگ خواتین کو تو اور کچھ آتا ہی نہیں! ساجدہ کو صبح شاپنگ کے لئے پیسے دے کر آیا ہوں، اب سویرا کہہ رہی ہے شاپنگ پر لے جاؤ۔ تم ہی بتاؤ؟

عالی: آپ کے مسئلے حل کر کر کے تو شکل سے میں بھی شادی شدہ لگنے لگا ہوں۔

سرمد: جیب میں پھوٹی کوڑی نہیں! کہاں سے شاپنگ کراؤں؟

عالی: آپ کو کس نے کہہ دیا پھوٹی کوڑی ہو تو آپ شاپنگ کروا سکتے ہیں۔ ویسے آپ ہر وقت فلم ڈائریکٹر نہ رہا کریں۔ کبھی ذہن بھی استعمال کیا کریں۔

سرمد: کیا!

عالی: میرا مطلب آپ نے آج جمال صاحب کا آڈیشن لیا جس کا ڈیپارٹمنٹل سٹور ہے۔ بھابی کو وہاں لے جائیں، لوکیشن دیکھنے کے بہانے شاپنگ کے وہ پیسے تھوڑی لے گا!

سرمد: ویری گڈ! عالی یہ بات میرے ذہن میں کیوں نہیں آئی؟

عالی: چھوٹی بات ہے، چھوٹے ذہن میں ہی آئے گی۔ آپ سویرا بھابی کو کہیں، وہ وہاں پہنچیں۔ میں جمال صاحب کو کہتا ہوں۔ آپ آرہے ہیں۔

ان ڈور — دن کا وقت

ڈیپارٹمنٹل سٹور

(وہاں جمال سٹور کے ملازم کی منتیں کر رہا ہے)

جمال: دیکھیں کریم صاحب میری عزت آپ کے ہاتھ میں ہے۔ میں تو آپ کی اتنی عزت کرتا ہوں۔ میں تو شیونگ کریم کو بھی شیونگ کریم صاحب کہہ کر پکارتا ہوں۔

کریم: نہیں.... میں یہ نہیں کر سکتا!

جمال: دیکھو شیخ صاحب نے اس سٹور سے مجھے نکال دیا۔ میں کچھ نہیں کر سکتا سوائے ہیرو آنے کے۔ ڈائریکٹر کے سامنے ذرا عزت بنا دینا۔ تمہارے پاؤں پڑتا ہوں۔

(ان کے قریب آکے سرمد دوسری طرف دیکھتے ہوئے)

سرمد: وہ سٹور کے مالک جمال صاحب کدھر ہوں گے؟

کریم: جمال صاحب؟

(پاؤں سے یکدم جمال شرمندہ سا ہو کر اٹھتا ہے)

سرمد: جمال صاحب آپ کیا کر رہے تھے؟

جمال: وہ... میری گاڑی کی چابی گر گئی تھی، اٹھا رہا تھا۔ نئی گاڑی ہے پرانی ہوتی تو خود نہ اٹھاتا۔ سلام کرو صاحب کو یہ بہت بڑے ڈائریکٹر ہیں۔

(جھلا کر کریم سے ہاتھ جوڑ کر منتیں کر رہا ہے۔ کریم دوسری طرف چلا جاتا ہے)

جمال: وہ آئیں سٹور دکھاؤں۔

سرمد: وہ ایک منٹ، میری مسز کو پتہ چلا۔ میں ادھر آرہا ہوں تو کہنے لگی، مجھے بھی جانا ہے۔ اس کو دیکھ لیں!

(کیمرہ دکھاتا ہے ساجدہ وہاں کپڑے دیکھ رہی ہے)

سرمد: آپ کب آئے؟

جمال: بڑی مشکل سے ویگن ملی۔

سرمد: جی!

جمال: وہ میرا مطلب وہ ویگن نے میری گاڑی کو سائیڈ لگا دی، وہ ویگن بڑی مشکل سے ملی۔ آپ کی مسز نہیں آئیں۔

(دیکھ رہے ہیں یکدم ساجدہ سرمد کو دیکھ لیتی ہے۔ اسی کی طرف آتی ہے)

ساجدہ: جان آپ یہاں کیسے؟

سرمد: وہ..... ساجدہ..... تم.... (خود کلامی) یہ یہاں کیا کر رہی ہے۔ میں نے تو سویرا کو بلایا ہے۔

جمال: یہ بھابی ہیں؟

سرمد: وہ ہاں.... وہ......

ساجدہ: جان آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟

جمال: وہ سرمد صاحب آپ کا انتظار کر رہے تھے۔

ساجدہ: جی! آپ کو کیسے پتہ تھا، میں یہاں آرہی ہوں۔

جمال: کیا مطلب! ابھی کہہ رہے تھے تمہاری بھابی سے کہا ہے، وہ بھی آرہی ہیں۔

سرمد: دوسری کی بات ہے!

ساجدہ: کیا!

سرمد: مطلب دوسری بات ہے۔ وہ جان میرا دل کہہ رہا تھا تم یہاں آرہی ہو۔ اس لئے میں نے انہیں کہا!

ساجدہ: ہائے اللہ! سرمد آپ کو میرے دل کی بات معلوم ہو جاتی ہے۔

سرمد: وہ آنہ جائے۔ (بات ٹالتے ہوئے) وہ ساجدہ سٹور کے مالک ہیں۔

ساجدہ: (اونچی) آپ سٹور کے مالک ہیں۔

جمال: (گھبرا کر) آہستہ بولیں۔ وہ لوگوں کو پتہ چل گیا کہ میں مالک ہوں تو ڈسکاؤنٹ کروانے آنے لگیں گے۔

ساجدہ: سرمد آپ نے بتایا نہیں، یہ آپ کے دوست کا ہے!

ساجدہ: آپ باہر کیا دیکھ رہے ہیں؟

جمال: ڈائریکٹر یہی دیکھتے ہیں کہ سین کیا بن رہا ہے؟

سرمد: ہاں یہی دیکھ رہا ہوں۔ وہ آگئی تو بڑی بے عزتی ہو گی!

ساجدہ: کون آگئی تو بے عزتی ہو گی!

سرمد: وہ مطلب وہ... یہ فلم کی ٹرمینالوجی ہے، وہ تم نے شاپنگ کر لی۔

ساجدہ: نہیں جان! ابھی تو آئی ہوں۔ سوٹ دیکھے بھی نہیں۔

جمال: وہ بھابی آئیں۔ آپ کو پہلے سٹور دکھاتا ہوں۔ پھر ڈریسز دکھاتا ہوں۔

سرمد: نہیں وہ ساجدہ کو جلدی ہو گی۔ جان آپ جلدی سے کوئی ڈریس لیں اور جائیں۔ وہ، میں تو شوٹنگ کے لئے لوکیشن دیکھنے آیا ہوں۔

جمال: آئیں بھابی آپ کو سٹور دکھاتا ہوں۔

(جمال لے کر جاتا ہے) کریم کے قریب جا کے کھنگار کر اسے متوجہ کرتا ہے تاکہ وہ سلام کرے۔ پھر منت کرتا ہے۔ کریم بمشکل ساجدہ کو سلام کرتا ہے)

جمال: او کے۔ او کے میرے ملازم بہت پسند کرتے ہیں مجھے۔

ان ڈور — دن کا وقت

ڈیپارٹمنٹل سٹور کے باہر

(سویرا گاڑی سے نکل کر اندر آرہی ہے۔ اس کے موبائل پر بیل ہوتی ہے۔ سویرا اٹھاتی ہے)

سویرا: ہیلو! ہاں سرمد!

سرمد: وہ جان وہ.... جان دراصل وہ!

سویرا: کوئی مسئلہ ہو گیا!

سرمد: ہاں وہ جان میں ایک گھنٹے بعد سٹور آسکوں گا۔

(باتیں کرتے دونوں پاس سے گزر جاتے ہیں۔ دونوں کو نہیں پتہ)

سویرا: جان کیا ہوا؟

سرمد: کیا ہوا؟ وہ دراصل۔ ہاں وہ ٹریفک میں پھنس گیا ہوں۔

سویرا: کہاں ہیں؟

سرمد: وہ میں ہاں مین بلیوارڈ پر۔

سویرا: وہاں تو بالکل رش نہیں۔ ہاں مال پر تھا۔

سرمد: ہیں تو پھر یہ مال ہی ہو گا۔ وہ دراصل رکشے میں پتہ نہیں چل رہا، کونسا علاقہ ہے۔

سویرا: رکشے کی آواز نہیں آرہی۔

سرمد: رکشے کی آواز کیسے آئے۔ وہ جان رکشہ رکا ہے ناں اس لئے نہیں آرہی۔ جان آپ گھنٹہ بعد سٹور آجاؤ۔

سویرا: اتنی دیر جان.... وہ آپ جلدی آئیں ناں!

سرمد: اسے سوٹ پسند کرنے میں گھنٹہ تو لگنا ہے!

سویرا: کیا!

سرمد: وہ جان رکشہ ٹھیک کرنے میں..... وہ..... میں اور رکشہ لے کر آجاتا ہوں۔ آپ گھنٹے بعد سٹور پہنچنا (فون بند کرتا ہے اور سکھ کا سانس لیتا ہے) اب ساجدہ کو جلدی یہاں سے بھیجتا ہوں۔

ان ڈور — دن کا وقت

ڈیپارٹمنٹل سٹور

(وہاں گھبرایا سرمد ساجدہ کو کپڑے پسند کرتا دیکھ رہا ہے۔ جمال بھی موجود ہے۔ ساجدہ نے تین سوٹ پکڑے ہیں)

ساجدہ: جان ان تینوں میں سے کونسا اچھا ہے؟

سرمد: اتنی دیر لگا کر بھی تم نے کچھ پسند نہیں کیا۔ جان جلدی کرو ناں! (خود کلامی) سویرا آ ہی نہ جائے۔

ساجدہ: آپ ہی تو کہتے ہیں شاپنگ سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے!

سرمد: ہاں دوسری سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے۔

ساجدہ: وہ جان بتائیں ناں، کونسا پسند ہے آپ کو؟

سرمد: چلو یہ لے لو!

ساجدہ: پر مجھے تو یہ پسند ہے۔

سرمد: یہ لے لو!

ساجدہ: پر آپ کو تو یہ پسند ہے ناں!

سرمد: اوہو جلدی کرو، دونوں لے لو۔

جمال: ویسے یہ بھی برا نہیں۔

ساجدہ: اچھا (اسے بھی دیکھنے لگتی ہے)

سرمد: تیسرا بھی لے لو۔ جلدی کرو۔

ساجدہ: سرمد آپ کتنے اچھے ہیں! جان اس سوٹ کے ساتھ یہ جوتی چلے گی؟

سرمد: ہاں جوتی چلے گی اگر وہ.... آگئی!

ساجدہ: جی!

سرمد: وہ مطلب چلے گی اس سوٹ کے ساتھ۔

جمال: نہیں سر! اس کے ساتھ شوز سیکشن میں بہت اچھی جوتی ہے۔ میں نے وہاں کام کیا ہے ناں... وہ میرا مطلب اس سیکشن میں دیکھی ہے وہ... آئیں دکھاتا ہوں۔

ساجدہ: جان یہ پکڑیں میں ابھی آئی!

(تینوں سوٹ سرمد کو پکڑا کر زبردستی وہ جاتی ہے)

سرمد: وہ دیکھو ساجدہ.... وہ....

جمال: سرمد صاحب ڈریسز ہاتھ میں رکھیے گا کوئی اور نہ پسند کرلے۔

(سرمد وہاں دیکھتا رہ جاتا ہے)

ان ڈور　　　دن کا وقت

ڈیپارٹمنٹل سٹور

(سویرا چیزیں دیکھتی، کپڑوں والے سیکشن میں آتی ہے۔ ڈریسز والے سیکشن میں

سرمد تین سوٹ لئے کھڑا ہے۔ ادھر سویرا آتی ہے)

سویرا: ابھی تک سرمد نہیں آیا!

(وہ سوٹ دیکھتے ہوئے آگے سے کپڑے ہٹاتی ہے تو سامنے سرمد سوٹ لئے کھڑا ہے)

سویرا: سرمد آپ!

سرمد: (دیکھ کر چونکتا ہے) وہ.... ساجدہ.... وہ میرا مطلب سویرا تم۔

سویرا: آپ کب آئے؟

سرمد: وہ میں.... ہاں۔ میں جان کب آیا! ہاں ابھی آیا، تم کب آئی؟

سویرا: آپ نے جب فون کیا تھا تب میں سٹور میں ہی تھی۔

سرمد: کیا! (خود کلامی) اس نے سب دیکھ تو نہیں لیا۔ (گھبرا کر سویرا کو) وہ جان تم نے کچھ دیکھا؟

سویرا: ہاں سب دیکھا!

سرمد: مر گیا! دیکھو جان! تمہیں بہت غصہ آیا ہوگا!

سویرا: نہیں خوشی ہوئی!

سرمد: تم طنز کر رہی ہو۔

سویرا: نہیں بہت اچھا سٹور ہے۔ خوشی ہوئی۔

سرمد: اچھا وہ..... اس کا مطلب ہے تم نے نہیں دیکھا!

سویرا: کیا مطلب.... ویسے جان آپ نے میرے لئے بہت اچھے سوٹ سلیکٹ کئے ہیں۔ آپ کا ٹیسٹ بہتر نہیں ہو گیا!

سرمد: جی!.... وہ یہ تو.... (ادھر ادھر دیکھتا ہے)

سویرا: آپ ادھر ادھر کیوں دیکھ رہے ہیں؟

سرمد: وہ دیکھ رہا ہوں، کدھر سے آئے گی!

سویرا: کون!

سرمد: وہ جان شوٹنگ پوائنٹ آف ویو سے کہ ہیروئن کدھر سے آئے گی۔

سویرا: ڈریسز کی سلیکشن کا مسئلہ تو آپ نے حل کر دیا۔ میں یہی لے رہی ہوں!

سرمد: یہ! پر یہ تو......

سویرا: آپ نے میرے لئے سلیکٹ جو کئے تھے، اس لئے لے رہی ہوں!

سرمد: میں نے سلیکٹ تو نہیں کئے تھے۔

سویرا: پھر بھی لے رہی ہوں۔

سرمد: (دیکھتا ہے ساجدہ آرہی ہے) اونو! وہ آگئی!

سویرا: کون آگئی!

سرمد: وہ یاد آگیا کہ مجھے دوسرے سیکشن میں تمہیں کچھ دکھانا تھا، جلدی آؤ جان ادھر۔
(ایک سیکشن کی طرف لے جاتا ہے)

سویرا: بتائیں بھی تو کیا دکھانا تھا؟

سرمد: جان سوچ تو لینے دو..... وہ میرا مطلب یہ بتاؤ کہ میں نے کیا دکھانا تھا؟

سویرا: او! وہ پتہ چل گیا!

سرمد: تمہیں پتہ چل گیا۔

سویرا: تم نے کہا تھا، کبھی تمہاری پسند کی ڈائمنڈ واچ لے کر سرپرائز دوں گا۔ یہی واچ مجھے چاہیے تھی۔ یہی دکھانا تھی ناں!

سرمد: نہیں وہ......
(مڑ کر دیکھتا ہے۔ ساجدہ ادھر ادھر دیکھ رہی ہے۔ پھر سویرا کو کہتا ہے بادل نخواستہ)

سرمد: ہاں.... وہ..... یہی دکھانا تھا۔
(وہ دیکھنے لگتی ہے۔ جمال دیکھ کر آتا ہے)

جمال: سرمد صاحب آپ یہاں ہیں، بھابی آپ کو ڈھونڈ رہی ہیں۔
(وہ اونچا کہتا ہے۔ سرمد اسے چپ کرانے لگتا ہے۔ مڑ کر سویرا دیکھ لیتی ہے)

سویرا: یہ کس بھابی کا ذکر کر رہا ہے؟

سرمد: وہ یہ جمال صاحب ہیں۔ دوست کی بیوی بھابی ہی ہوتی ہے ناں۔

سویرا: اچھا جمال صاحب کی مسز!

جمال: نہیں وہ سرمد کی مسز ہماری بھابی ہوئی ناں!

سویرا: (سمجھتی ہے اس کا ذکر کر رہا ہے) ہاں وہ تو میں ہوں۔

جمال: جی!

سرمد: وہ سویرا یہ اس سٹور کے مالک ہیں۔
(سویرا کے پاس ڈریسز دیکھ کر)

جمال: یہ تو وہ ڈریسز ہیں جو آپ نے بھابی کے لئے پسند کئے۔

سویرا: میرے لئے (مذاق کے موڈ میں ناراض ہو کر) سرمد آپ میرے ساتھ مذاق کر رہے تھے کہ میرے لئے پسند نہیں کئے۔

جمال: ویسے سرمد صاحب یہ محترمہ کون ہیں؟

سویرا: کیا! میں مسز سرمد ہوں۔

جمال: مسز سرمد تو... وہ ادھر.....

سرمد: وہ جمال صاحب ادھر بھی آتی ہیں۔ اس سیکشن کو تو دیکھ لیں۔ جان میں جمال صاحب سے بات کر کے آتا ہوں۔

جمال: ویسے سمجھ نہیں آئی۔
(سرمد اسے کھینچ کر دوسری طرف لے جاتا ہے)

سرمد: (سرگوشی) وہ میری دو بیویاں ہیں!

جمال: دو بیویاں....
(اونچی کہنے لگتا ہے تو سرمد جمال کے منہ پر ہاتھ رکھ دیتا ہے)

ان ڈور — دن کا وقت

ڈیپارٹمنٹل سٹور

(ساجدہ سرمد کو ڈھونڈ رہی ہے۔ اسے یکدم ایک سیکشن میں سرمد مل جاتا ہے)

ساجدہ: جان کدھر تھے آپ؟

سرمد: وہ جان وہ میں تمہیں ڈھونڈ رہا تھا۔

ساجدہ: وہ ڈریسز آپ کو دے کر گئی تھی، وہ کہاں ہیں؟

سرمد: وہ تو دوسری لے گئی۔

ساجدہ: کیا!

سرمد: وہ کوئی دوسری نہ لے گئی ہو.... وہ کہاں رکھے تھے؟ سوچ تو لینے دو۔

ساجدہ: اتنی محنت سے سلیکٹ کئے تھے (لٹکے ڈریسز میں دیکھتی ہے ان میں تو نہیں ہے)

سرمد: وہ جان ان میں سے کوئی جلدی سے لے لو۔ وہ کسی اور نے اٹھالئے ہوں گے۔

ساجدہ: آپ کہیں رکھ کے بھول گئے ہوں گے، دیکھتی ہوں!

سرمد: وہ ساجدہ، وہ جان سنو!

(ساجدہ جاتی ہے۔ سویرا نے ڈریسز رکھے ہیں اور کچھ پر فیوم پسند کر رہی ہے۔ ساجدہ جاکے اٹھالیتی ہے)

ساجدہ: یہ تو یہاں پڑے ہیں۔

(اٹھاکر لے جانے لگتی ہے)

سویرا: ایکسکیوزمی۔ یہ آپ کیا کر رہی ہیں؟

ساجدہ: یہ ڈریسز میرے ہسبنڈ نے پسند کئے تھے، یہاں پتہ نہیں کون لے آیا!

سویرا: یہ۔ یہ تو میرے ہسبنڈ نے لے کر دیے تھے۔

ساجدہ: ابھی آپ کے سامنے اپنے ہسبنڈ کو بلاتی ہوں۔ انہوں نے پسند کئے ہیں۔

سویرا: میں اپنے ہسبنڈ کو بلاتی ہوں۔

(دونوں سرمد کو ڈھونڈ رہی ہیں۔ سرمد کپڑوں والے اس سیکشن میں ہے۔ بیویوں کے دونوں طرف سے آنے کی وجہ سے ڈر کر اس کپڑوں کے ہینگرز میں چھپ جاتا ہے۔ وہ ادھر ادھر ڈھونڈ رہی ہیں۔ اس دوران کوئی لیڑا خریدنے والا بندہ آتا ہے۔ وہ اس ہینگر کو گھماتا ہے۔ سرمد کو تکلیف ہوتی ہے۔ کوئی بچہ سرمد کو چھپا دیکھ کر بتانے لگتا ہے۔ سرمد اس کی منتیں کر رہا ہے۔ اس دوران جمال ڈھونڈ رہا ہے)

جمال: ڈائریکٹر صاحب کہاں چلے گئے؟

(ساجدہ سویرا بھی قریب ہیں۔ سرمد یکدم جمال کو بھی اندر کھینچ لیتا ہے)

ساجدہ: ادھر جمال صاحب تھے، کہاں گئے؟

(کپڑوں کے اندر چھپے)

جمال: وہ آپ یہاں سین بنا رہے ہیں، ویسے مجھے کس ہیروئن کے ساتھ ہیرو لے رہے ہیں!

سرمد: ریما، میرا، صائمہ ہر کسی کے ساتھ، پہلے میرا ساتھ تو دو۔ میں ڈبل ٹربل میں

ہوں۔ اس سے مجھے نکالو۔

جمال: اچھا۔ ڈبل ٹربل (ہنسنے لگتا ہے)

سرمد: مجھے دو بیویوں سے بچاؤ۔

جمال: ایک وکیل میرا واقف ہے، کام ہو جائے گا۔

سرمد: کیا! کسی طرح ان میں سے ایک کو اپنے آفس میں لے جاؤ۔

جمال: اپنے آفس میں، میرا آفس کہاں ہے؟

سرمد: یہ تمہارا اسٹور ہے تو یہاں تمہارا آفس ہوگا۔ اوہاں اسے چائے پلاؤ۔

جمال: ہاں یاد آیا ہے.... وہ.... میں انتظام کر کے آتا ہوں! مطلب دفتر کی صفائی کروا کے۔

ان ڈور — دن کا وقت

ڈیپارٹمنٹل سٹور

(جمال ملازم کریم کے پاؤں پڑ رہا ہے)

جمال: یار شیخ صاحب پانچ بجے آتے ہیں۔ ان کے آفس میں پانچ منٹ بیٹھنے سے میرا مستقبل سنور جائے گا۔ ہیرو بن جاؤں گا۔ تمہارے پاؤں پڑتا لیکن تمہارا جو تا ٹوٹا ہوا ہے۔ یہ (رقم دیتا ہے) لے لو۔ نئے جوتے لے لینا۔

کریم: ٹھیک ہے۔ (جمال جاتا ہے۔ کریم دوسری طرف دیکھتا ہے شیخ صاحب آرہے ہیں)

کریم: اونو! شیخ صاحب اس وقت؟

ان ڈور — دن کا وقت

شیخ صاحب کا آفس

(ان کی ریوالونگ چیئر پر جمال بیٹھا گھوم رہا ہے۔ کسی کے آنے کی آواز آتی ہے)

جمال: لگتا ہے بھابی آگئیں۔

(دیکھے بغیر)

جمال: بھابی یہ ڈیپارٹمنٹل سٹور تو میں نے ویسے ہی کھولا ہے۔ اصل میں میں اندر سے

فنکار ہوں۔ بس مجھے فلم میں ہیرو کا چانس دلوا دیں۔

شیخ: میں دلواتا ہوں تجھے چانس۔

جمال: ہیں وہ شیخ صاحب! آپ وہ دراصل بات تو سنیں!

شیخ: تمہاری انہی حرکتوں کی وجہ سے تمہیں نوکری سے نکالا تھا! (فون پر نمبر ملاتا ہے)
سکیورٹی!

جمال: وہ شیخ صاحب! وہ آپ ذرا ادھر ہوں، آپ کے پاؤں پڑتا ہے۔

ان ڈور — دن کا وقت

ڈیپارٹمنٹل سٹور

(خاموش سین میں سرمد، ساجدہ کو چیزیں لے کر دے رہا ہے۔ وہ اور اور چیزیں پسند کئے جا رہی ہے۔ مجبوراً سرمد اسے وہ بھی لے دیتا ہے۔ کئی شاپنگ بیگ اٹھائے ساجدہ کاؤنٹر پر آتی ہے)

سرمد: جان جلدی کرو!

ساجدہ: سرمد آپ اتنے اچھے ہیں، اتنی شاپنگ کروائی۔

سرمد: وہ جلدی بل بنائیں جی ان کا!

(کیشیئر بل دیتا ہے لمبا سا)

سرمد: جان تم جاؤ، میں بل دے کر آتا ہوں۔ (ساجدہ جاتی ہے۔ کیشیئر کو) ابھی دیتا ہوں۔ (خود کلامی) جمال صاحب کہاں ہیں؟

(جمال وہاں سے کھسک رہا ہے۔ سرمد اسے دیکھ لیتا ہے۔

سرمد: وہ جمال صاحب! آپ کدھر جا رہے ہیں؟ میں آپ کے آفس ہی آ رہا تھا۔

جمال: میرے آفس!

سرمد: ہاں.... وہ سویرا کہاں ہے؟۔

سویرا: میں ادھر ہوں۔

(بہت سامان اٹھائے آ رہی ہے)

سرمد: تم نے اتنی چیزیں پسند کیں!

سویرا: اتنے وقت میں اس سے زیادہ پسند نہیں ہو سکتیں۔

سرمد: جی! ویسے جمال صاحب کا سٹور ہمارا اپنا ہی ہوا! کیوں جمال صاحب!

جمال: ہاں وہ.... تو ہے..... آپ بل بنائیں، میں ابھی آتا ہوں)

(سرمد بل بنواتا ہے)

سرمد: سویرا جان جاؤ، میں بل دے کر آتا ہوں۔ (سویرا جاتی ہے۔ سرمد خوش ہوتا ہے) شکر ہے بچ گیا!

کیشیئر: آپ کے دونوں بل ملا کر 23 ہزار بن گئے، لائیے!

سرمد: وہ.... میرے پاس کیش نہیں۔ ویسے بھی میں تمہارے مالک کا مہمان ہوں۔

کیشیئر: آپ بل دیجئے۔

سرمد: آپ کو بات کرنے کی تمیز نہیں، تمہاری ابھی چھٹی کرواتا ہوں نوکری سے۔ کہاں ہیں سٹور کے مالک؟

کیشیئر: آئیے۔ اپنے آفس میں ہیں وہ.....

(لے جاتا ہے شیخ صاحب کے کمرے میں)

کیشیئر: سر انہوں نے 23 ہزار کی شاپنگ کی ہے اور بل نہیں دے رہے۔ کہہ رہے ہیں آپ کے دوست ہیں!

شیخ: میرے دوست؟

سرمد: ان کے نہیں، سٹور کے مالک جمال صاحب کے! ابھی یہاں تھے وہ...

شیخ: اچھا وہ.... جمال صاحب ہیرو!

سرمد: (خوش ہو کر بیٹھتا ہے) ہاں ہاں۔ وہی، بلائیں انہیں۔

شیخ: ابھی بلاتا ہوں۔

(کیشیئر کو اشارہ کرتا ہے۔ وہ جاتا ہے اور سکیورٹی کے دو تین غنڈے آتے ہیں)

شیخ: آ گئے!

سرمد: یہ تو جمال صاحب نہیں!

شیخ: ابھی مانو گے کہ یہی جمال صاحب ہیں۔

(وہ غنڈے سرمد کو قابو کرتے ہیں اور ٹیلپ چلتے ہیں)

☆....☆....☆

ڈبل ٹربل 13

کردار	اداکار
سرمد	جاوید شیخ
ساجدہ	ماریہ واسطی
سویرا	فرح شاہ
عالی	اسمٰعیل تارہ
شبنم	زیب چودھری
ارشاد	خالد بٹ
شکور	خواجہ سلیم
غفور	آغا عباس

ان ڈور — دن کا وقت

ساجدہ کا گھر

(سرمد تیار ہو رہا ہے۔ بال بنا رہا ہے۔ یکدم گھڑی دیکھتا ہے۔)

سرمد: اوہو لیٹ ہو گیا! سویرا انتظار کر رہی ہو گی۔ 5 بجے جانا ہے!

(باہر نکلتا ہے یا سیڑھیوں سے اتر کر نیچے آتا ہے تو ساجدہ کھڑی اسے حیرانی سے دیکھتی ہے)

ساجدہ: آپ ابھی سے تیار ہو گئے، جانا تو 5 بجے کے بعد ہے!

سرمد: کیا! (خود کلامی) اسے کیسے پتہ چلا، میں سویرا کے ساتھ ہنی مون پر جا رہا ہوں۔ (ساجدہ کو) وہ جان.... وہ تمہیں کس نے بتایا جانا ہے؟

ساجدہ: مجھے کس نے بتانا ہے۔ میں نے خود ہی تو ہفتہ پہلے کہا تھا کہ سنڈے کو چلنا ہے میری سہیلی کی شادی ہے۔

سرمد: کونسی.....

ساجدہ: پہلی!

سرمد: مطلب کونسی سہیلی۔ ویسے اگر اس کی پہلی شادی ہے تو اگلی بار سہی۔

ساجدہ: کیا مطلب.... وہ فلمی ہیروئن تو نہیں ہے۔ شادی کی شادی ہے۔

سرمد: ادھر وہ تیار بیٹھی ہے!

ساجدہ: کون تیار بیٹھی ہے؟

سرمد: وہ... میرا مطلب ٹیم تیار بیٹھی ہے۔ شوٹنگ کے لئے نکلنا ہے۔ جان تم چلی جانا۔

ساجدہ: وہ کیا سوچے گی، میں بغیر خاوند کے اس کی شادی پر چلی جاؤں!

سرمد: وہ بھی تو ہماری شادی پر بغیر خاوند کے آئی تھی۔

ساجدہ: ہاں یہ تو ٹھیک ہے.... (سوچ کر) پر تب تو اس کی شادی نہیں ہوئی تھی۔

سرمد: (خود کلامی) اسے کیسے بے وقوف بناؤں! (ساجدہ کو) دیکھو جان اس وقت میں جس مقام پر موجود ہوں، تمہاری وجہ سے ہوں!

(جہاں وہ کھڑا ہے اسے غور سے دیکھ کر)

ساجدہ: ’آپ اس مقام پر میری وجہ سے کھڑے ہیں!

سرمد: میرا مطلب جان تمہاری وجہ سے میں نے کامیابیاں حاصل کیں۔

ساجدہ: پر آپ نے تو کوئی کامیابی حاصل نہیں کی!

سرمد: اس لئے.... میرا مطلب اگر کرتا تو تمہاری وجہ سے کرتا۔ جان اپنی فرینڈ سے میری طرف سے افسوس کر لینا!

ساجدہ: کیا؟

سرمد: مطلب افسوس کہ میں نہیں آسکا۔ جان تمہیں پتہ ہے کتنی مشکل سے مجھے فلم ملتی ہے۔ وہ مل گئی ہے لیکن تم کہو گی تو میں شوٹنگ پر جاؤں گا۔ مجھے پتہ ہے اگر میں نہ گیا تو ہمیشہ کے لئے فلم ساز ایسوسی ایشن والے میرا بائیکاٹ کر دیں گے لیکن تم کہو گی تو جاؤں گا۔ جان کہو ناں!

ساجدہ: اچھا جائیں!

سرمد: نہیں میں اپنا نقصان برداشت کر لوں گا۔

ساجدہ: نہیں جان آپ جائیں!

سرمد: تم اتنی منتیں کر رہی ہو تو چلا جاتا ہوں۔

(سرمد جاتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد ساجدہ کو سمجھ آتی ہے)

ان ڈور دن کا وقت

سویرا کا کمرہ

(بہت بڑا بیگ رکھے سویرا کھڑی ہے۔ کسی جگہ جانے کے لئے تیار۔ ساتھ ایک چھوٹا سا شاپنگ بیگ ہے۔)

سویرا: یہ وقت ہے آنے کا۔ اٹھاؤ سامان۔

سرمد: لگتا ہے شادی Repeat نہیں کی، بے عزتی Repeat کی ہے۔

سویرا: جی!

سرمد: (سامان دیکھ کر) ویسے جان! ہم دو تین دن کے لئے آؤٹ سٹیشن جا رہے ہیں یا مکان شفٹ کر رہے ہیں..... اس میں کیا ہے؟

سویرا: میرے سوٹ ہیں۔ میں نے صرف 20 رکھے ہیں۔

سرمد: دو دن کے لئے بیس کم نہیں!

سویرا: جان بیگ میں اور جگہ نہیں تھی۔ آپ کے کپڑے اس شاپنگ بیگ میں ہیں۔

سرمد: (شاپنگ بیگ کھول کر) میرے سارے کپڑے ہی رکھ لئے!

سویرا: جان تم شادی والا سوٹ پہنو ناں!

سرمد: نہیں جان اسے پہن لوں تو ملنے والے تسلیاں دینے لگتے ہیں۔

سویرا: اچھا (سمجھ کر) کیا مطلب!

سرمد: جان چلو.... نائٹ کوچ کے ٹکٹ لئے ہیں۔

سویرا: کیا ہم فلائنگ کوچ پر جائیں گے؟

سرمد: جان ایسی باتیں نہ کیا کرو۔ فلمی ہیروئن لگتی ہو۔ چلیں!

ان ڈور دن کا وقت

ہوٹل کا لان

(باہر سے سیر کر کے سرمد اور سویرا واپس ہوٹل آ رہے ہیں۔ وہاں ایک حوالدار اور ایک سپاہی ایک سکیچ لئے ہر آنے والے کی شکل اس تصویر سے ملا رہے ہیں۔ سرمد سویرا آتے ہیں تو سپاہی تصویر سرمد کے ساتھ ملانے لگتا ہے)

سرمد: یہ کیا کر رہے ہو؟

شکور: چودھری صاحب! ہم کیا کر رہے ہیں؟

غفور: اوئے ہم کیوں بتائیں کہ اس شکل کا دہشت گرد تلاش کر رہے ہیں۔

سویرا: تین دن سے ہم یہاں ہیں، آپ ہر بار اسکیچ سے ان کی شکل ملاتے ہیں!

شکور: بندے کی شکل بدلتے کونسی دیر لگتی ہے۔ چودھری صاحب کی شکل بھی پہلے ایسی نہ تھی، پہلے یہ پڑھے لکھے لگتے تھے۔ (باریکی سے سرمد کی شکل سکیچ سے ملاتا ہے)

سرمد: آپ تو خود دہشت گرد لگتے ہیں۔ ٹورسٹوں کو تنگ کرتے ہیں۔

شکور: چودھری صاحب کی دہشت تو ہے۔ ان پر گرد پڑ جائے تو دہشت گرد تو ہو گئے ناں!

(سرمد اور سویرا اندر ہوٹل کی لابی میں آ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ بیرے کو بلاتے ہیں، وہ نہیں آتا)

سویرا: مجھے یہاں کا ماحول بہت اچھا لگا!

سرمد: اپنے گھر کا سا ماحول ہے، یہاں بھی میری کوئی نہیں سنتا۔

سویرا: دل کرتا ہے وقت یہیں رک جائے۔

(اپنی گھڑی دیکھ کر)

سرمد: تمہاری دعا قبول ہو گئی ہے۔ گھڑی رک گئی ہے۔

(پس منظر میں ساجدہ نو بیاہتا جوڑے شبنم اور ارشاد کے ساتھ اسی ہوٹل میں آتی ہے۔ ارشاد نئی دلہن شبنم کے بہت آگے پیچھے پھر رہا ہے۔ شبنم دلہن والے کپڑوں میں ہے مگر حرکتیں عام لڑکیوں والی کر رہی ہے۔ پس منظر میں دکھاتے ہیں سرمد اور سویرا کو کچھ نہیں پتہ۔ ساجدہ شبنم اور ارشاد کمرہ لینے کے لئے کاؤنٹر پر ان کی طرف کمر کر کے کھڑے ہو جاتے ہیں)

سرمد: جان چلو چلتے ہیں واپس!

سویرا: نہیں ابھی تو میں نے یہاں کی جھیل نہیں دیکھی۔

سرمد: اس جھیل میں کیا ہے؟

سویرا: پانی ہے اور کیا ہوتا ہے جھیل میں.....

سرمد: پانی تو جان ہر جگہ ایک جیسا ہوتا ہے۔ لاہور جا کے دیکھ لینا۔ وہ جان دیکھو ناں، وہ شادی سے آ گئی ہو گی.... وہ میرا مطلب ٹیم شادی کا سین کر کے۔ مجھے مشکل سے فلم ملی ہے، چلتے ہیں۔

سویرا: نہیں.... میں تو چند دن اور یہاں رہوں گی۔

(استقبالیہ کاؤنٹر پر ساجدہ، شبنم اور ارشاد کھڑے ہیں۔ پس منظر میں سرمد اور سویرا بحث کرتے نظر آتے ہیں)

ارشاد: یہ بڑا اچھا ہوٹل ہے۔ ہنی مون کے لئے یہیں آتا ہوں!

شبنم: کیا!

ارشاد: وہ... مطلب سوچا تھا ہنی مون کے لئے یہیں آؤں گا۔

شبنم: ساجدہ تم کیا سوچ رہی ہو؟

ساجدہ: وہ..... سرمد کو بتایا نہیں، تم زبردستی مجھے ہنی مون پر ساتھ لے آئی ہو۔

شبنم: اوہو تو فون کر کے بتا دو ناں!

(ساجدہ کاؤنٹر سے فون کرتی ہے۔ پس منظر میں سرمد اور سویرا میں بات اتنی بڑھتی ہے کہ سویرا غصے سے اٹھ کر چلی جاتی ہے۔ سرمد جانے لگتا ہے۔ موبائل فون کی بیل ہوتی ہے)

سرمد: ہیلو! ہیں... وہ ساجدہ.... جان.... وہ میں تمہیں ہی فون کرنے لگا تھا!

ساجدہ: جان آپ کہاں ہیں؟

سرمد: وہ.... میں (خود کلامی) اسے کہاں بتا کر آیا تھا۔ کمزور حافظے والے بندے کو دوسری شادی نہیں کرنا چاہیے۔ (فون پر) وہ جان شوٹنگ پر ہوں!

ساجدہ: وہ جان بتانا تھا میری دوست مجھے زبردستی ہنی مون پر ساتھ لے گئی۔ دو تین دن اور لگ جائیں گے آنے میں!

سرمد: کیا دو تین دن اور لگ جائیں گے..... ویری گڈ!

ساجدہ: آپ کو بُرا لگا؟

سرمد: وہ کوئی بات نہیں، بے شک چار دن لگا لو!

ساجدہ: آپ ناراض ہو گئے ہیں۔ اچھا میں ابھی آ جاتی ہوں!

سرمد: نہیں جان! ناراض نہیں، میں تو خوش ہوں..... تھینک یو

(فون بند کرتا ہے۔ ساجدہ حیران ہے)

ساجدہ: وہ تو خوش ہو گئے!

ارشاد: شادی کے تین چار سال بعد خاوند ایسے ہی ہو جاتے ہیں۔ یہ آپ کے کمرے کی چابی، آئیں۔

ان ڈور **دن کا وقت**

ہوٹل

(سرمد لفٹ میں سوار ہوتا ہے۔ بہت خوش ہے۔ خوشی میں زیادہ خوش اخلاق ہو کر وہ ارشاد کو آتا دیکھ کر لفٹ کو روکتا ہے)

سرمد: آجائیں.... آجائیں!

ارشاد: وہ.... بیگم.... آئیں پہلے آپ

(شبنم آتی ہے۔ ساتھ ساجدہ ہے مگر سرمد نے نہیں دیکھا۔ جونہی لفٹ کے قریب پہنچتے ہیں۔ لفٹ میں کوئی اور داخل ہو کر اسے بند کر کے اوپر لے جاتا ہے۔ ارشاد، شبنم اور ساجدہ وہیں رہ جاتے ہیں)

ان ڈور **دن کا وقت**

ہوٹل کا کمرہ

(ہوٹل کا کمرہ۔ سویرا غصے میں وہاں سامان پیک کر رہی ہے۔ سرمد آتا ہے)

سرمد: جان تم تو ناراض ہو گئی! تمہاری کوئی بات ٹال سکتا ہوں، تم جو کہو گی، مانوں گا، کہو۔

سویرا: مجھے یہاں نہیں رہنا!

سرمد: جی! وہ میرا خیال ہے دو تین دن اور ٹھہرتے ہیں۔ تم کہو تو سہی، تمہاری خاطر تو جان بھی قربان کر سکتا ہوں۔

سویرا: کیا تم اب مجھے قربان کرو گے؟

سرمد: میں تو اپنی جان قربان کرنے کا.... اچھا تم ہی تو میری جان ہو۔ میں تو تمہاری ہر بات مانتا ہوں۔ چاہے کتنی ہی نامعقول کیوں نہ ہو.... تم نے شادی کے لئے کہا، میں فوراً مان گیا۔

سویرا: کیا!

سرمد: تم ریسٹ کر لو، پھر جھیل پر چلیں گے۔ خود جھیل پر کیسے چلیں گے۔ کشتی میں چلیں گے۔

(سویرا جو پیکنگ کر رہی تھی، سرمد وہ چیزیں چھینتا ہے۔ تھوڑی دیر میں دونوں کا موڈ اچھا ہو جاتا ہے)

ان ڈور **دن کا وقت**

ہوٹل کاریڈور

(ہوٹل کے کاریڈور میں ساجدہ آ رہی ہے۔ وہ آ کے دستک دیتی ہے۔ کٹ کر کے اندر دکھاتے ہیں۔ سویرا تیار ہو رہی ہے۔ سرمد تیار ہے)

سویرا: یہ کون ہے دیکھنا؟

(سرمد دروازے کے سوراخ سے دیکھتا ہے۔ باہر ساجدہ کھڑی ہے۔ یکدم سرمد سوراخ سے دیکھ کر چکرا جاتا ہے)

سرمد: او نو! یہ یہاں کیسے آ گئی؟

سویرا: کون آ گئی؟

سرمد: وہ.... کوئی نہیں ہے جان.... اب کیا ہو گا!

(ساجدہ پھر دستک دیتی ہے)

ساجدہ: شبنم کھول نہیں رہی! (پھر دستک دیتی ہے) او نو! یہ تو 217، وہ تو 117 میں ہیں۔ یہ کسی اور کا کمرہ ہے۔

(یکدم وہاں سے بھاگتی ہے)

سویرا: کوئی ہے تو دستک ہو رہی ہے ناں!

سرمد: یقین نہیں آ رہا، وہ یہاں آ کیسے گئی... وہ جان نہ کھولو... وہ ہم یہاں نہیں ہیں۔ پلیز نہ کھولو!

(زبردستی کھولتی ہے۔ باہر چائے کے لئے بیرہ ہے۔ سرمد دوسری طرف منہ کر کے کھڑا ہو جاتا ہے۔)

سویرا: آجاؤ! اتنی دیر کر دی۔

سرمد: (منہ دوسری طرف کئے) اس کا مطلب ہے سویرا نے اسے بلایا تھا۔ وہ دیکھو بات یہ

ہے کہ..... (بیرے کو دیکھ کر) وہ... تم تھے۔ وہ کدھر گئی!

(یکدم جا کے باہر دیکھتا ہے۔ دور تک کاریڈور میں کچھ نہیں، پھر دروازے کے سوراخ میں سے دیکھتا ہے۔ سویرا حیران ہے)

سرمد: وہ (بیرے کو) تم نے کسی اور کو یہاں دیکھا؟

بیرا: نہیں جی!

سرمد: اس کا مطلب ہے وہ... میرا وہم تھا! ویسے بھی ساجدہ یہاں کیسے آسکتی ہے!

سویرا: کون کیسے آسکتی ہے؟

سرمد: وہ مطلب جھیل.... وہ یہاں کیسے آسکتی ہے۔ خود جا کے دیکھنا پڑے گا ناں، چلو۔

سویرا: سرمد آپ کی طبیعت ٹھیک ہے ناں!

سرمد: طبیعت کو چھوڑو، میں ٹھیک ہوں۔ شکر ہے وہم تھا۔ خواب ڈراؤنے ہوتے ہیں، یہ پتہ تھا، اب پتہ چلا وہم بھی ڈراؤنے ہوتے ہیں۔

آؤٹ ڈور — دن کا وقت

جھیل کنارے

(جھیل کے کنارے حوالدار اور سپاہی تصویر لئے لوگوں کی شکلیں اس سے ملا رہے ہیں۔ سرمد اور سویرا آ کر کشتی میں سوار ہوتے ہیں)

سرمد: جان تم نے تو بتایا تھا تمہیں بوٹنگ سے ڈر لگتا ہے؟

سویرا: مجھے.... کب کہا؟

سرمد: اچھا.... وہ اسے لگتا ہوگا!

سویرا: اسے کسے؟

سرمد: وہ جان.... وہ میری فلم کی ہیروئن کو۔ تم بیٹھو ناں!

(وہ منہ دوسری طرف کر کے بیٹھ جاتے ہیں۔ اتنے میں شبنم، ارشاد اور ساجدہ آتے ہیں۔ ارشاد شبنم کو لے کر اسے بٹھاتا ہے)

ارشاد: آیئے۔ احتیاط سے گرنا نہیں۔

(خود ارشاد کو ڈر لگ رہا ہے مگر شبنم کے سامنے بہادر بن رہا ہے)

شبنم: ساجدہ تم بھی آجاؤ ناں!

ساجدہ: نہیں مجھے ڈر لگتا ہے۔

(سرمد دیکھتا ہے کہ ساجدہ کھڑی ہے۔ فوراً منہ دوسری طرف کر لیتا ہے)

سرمد: (خود کلامی) یہ تو ساجدہ.... سرمد آج تو ڈوبا!

شبنم: آجاؤ ناں پلیز!

سرمد: (یکدم بول پڑتا ہے) اسے ڈر لگ رہا ہے تو کیوں بلا رہی ہو (کشتی والے کو) چلاؤ ناں!

(شبنم، ارشاد، سویرا سرمد کے اچانک بولنے پر چونکتے ہیں۔ کشتی والا چلانے لگتا ہے۔ شبنم ارشاد چپ ہو جاتے ہیں)

سویرا: کیا بات ہے تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے ناں!

سرمد: آج نہیں لگتا بچوں گا.... وہ میرا مطلب ایسے ہی چکر آ رہے ہیں)

(سرمد کونے پر دوسری طرف منہ کئے بیٹھا ہے۔ کچھ دیر شبنم ارشاد چپ رہتے ہیں۔ ارشاد ذرا رعب لا کر)

ارشاد: جان تمہیں ڈر تو نہیں لگ رہا!

شبنم: نہیں میں تو کالج بوٹنگ ٹیم کی کپتان تھی۔

ارشاد: اچھا پھر مجھے لگ رہا ہے۔

شبنم: جی! پانی کو ہاتھ لگائیں ناں، مزے کا ٹھنڈا ہے۔

(شبنم ہاتھ لگاتی ہے۔ ارشاد ڈر رہا ہے۔ سویرا دونوں کو ہنستے دیکھتی ہے۔ پھر سرمد کو دیکھتی ہے جو منہ بنائے دوسری طرف دبکا بیٹھا ہے۔)

سویرا: تم بھی ہنسو ناں!

سرمد: میری جگہ تم ہوتی تو پوچھتا کیسے ہنستے ہیں.... وہ میرا مطلب میری جگہ (جہاں بیٹھا ہے) Danger ہے۔ (مڑ کر شبنم کو دیکھتا ہے اور خود کلامی کرتا ہے) شبنم پہچان ہی نہ لے۔

(سویرا مڑ کر شبنم کو دیکھتی ہے تو شبنم شرما کر کہتی ہے)

شبنم: آپ بھی ہنی مون پر آئے ہیں؟

سویرا: وہ ہم... نہیں... ہاں میرے میاں بڑے بزی ہوتے ہیں۔ شادی کے دو سال بعد ہنی مون پر لائے۔ یہ بہت بڑے ڈائریکٹر ہیں ناں!

سرمد: (سرگوشی) ہر کسی کو راز کی باتیں نہ بتایا کرو!

سویرا: جی!

سرمد: (سرگوشی) میں فلم انڈسٹری میں دس سال سے ہوں۔ وہاں کسی کو پتہ نہیں چلنے دیا کہ میں بہت بڑا ڈائریکٹر ہوں۔ لوگوں کو پتہ چلے تو جیلس ہو جاتے ہیں۔

شبنم: (غور سے دیکھ کر سرمد کی جھلک دیکھتی ہے) آپ کے میاں کو کہیں دیکھا ہے!
(سوچتی ہے) کہاں دیکھا ہے؟

سرمد: مر گئے.... وہ.... سویرا وہ رومال دینا.... وہ دل گھبرا رہا ہے۔ وہ کشتی ادھر روک دینا۔ جلدی کرو!

سویرا: سرمد کیا بات ہے! رومال کیوں لے رہے ہو؟

سرمد: وہ چھینکوں کی وجہ سے۔

سویرا: پر تمہیں تو چھینکیں نہیں آرہیں۔

سرمد: وہ ابھی آجاتی ہیں (کوشش کرتا ہے) آجاؤ! (چھینک آتی ہے) یہ آگئی۔
(کشتی رکتی ہے۔ سرمد آتا ہے۔ شبنم دیکھتی ہے)

شبنم: ہیں! یہ تو سرمد بھائی لگتے ہیں۔ ساجدہ کا میاں! دیکھیں سنیں!

سرمد: جلدی دوڑو، جلدی کرو۔

سویرا: کیا بات ہے؟

سرمد: وہ کمرے میں چلو بتاتا ہوں۔

(سرمد سویرا کو لے کر بھاگ جاتا ہے۔ شبنم حیرانی سے دیکھتی ہے۔ وہ بھی کشتی سے اتر کر ساجدہ کے پاس آتے ہیں)

ساجدہ: شبنم تم ابھی واپس آگئے؟

شبنم: مجھے وہاں دال میں کالا نظر آیا ہے۔

ساجدہ: تم نے کشتی پر دال کہاں سے لے لی؟

شبنم: وہ سرمد بھائی یہاں ہنی مون پر آئے ہیں۔

ساجدہ: ہیں سرمد ہنی مون پر اکیلے..... اتنے کنجوس نہیں ہیں وہ..... وہ تو لاہور میں فلم کی شوٹنگ کر رہے ہیں۔

ارشاد: فون کر کے پتہ کر لیں، وہ کہاں ہیں!

ان ڈور — دن کا وقت

ہوٹل کا کمرہ

(سویرا ہوٹل کے کمرے میں حیران سرمد کو دیکھ رہی ہے)

سویرا: جان بتاؤ ناں کیا بات ہے؟

سرمد: کوئی بات نہیں، قسم لے لو۔

سویرا: ہیں! پھر بھگا کر یہاں کیوں لائے ہو؟

سرمد: میرا تو دل کرتا ہے تمہیں بھگا کر چاند پر لے جاؤں (سویرا گھورتی ہے) وہ جان یاد آیا، مجھے فوراً لاہور پہنچنا ہے۔ وہ آج تو مجھے فلم ملنا تھی نئی.... وہ میرے ستاروں میں لکھا ہے۔
(موبائل کی گھنٹی بجتی ہے)

سرمد: مر گئے، اسی کا فون ہے۔ لگتا ہے اسے پتہ چل گیا!

سویرا: کیسے پتہ چل گیا؟

سرمد: وہ جان۔ وہ فلم ساز کو کہ میں یہاں ہوں (فون پر) ہیلو.... وہ جان!

سویرا: جان؟

سرمد: وہ جان محمد.... فلمساز ہے (فون پر) فلمساز ہے!
(ہوٹل کی لابی سے ساجدہ فون کر رہی ہے)

ساجدہ: (ان کے پاس تو فلم ساز ہے)

سرمد: وہ.. میں... میں جان صاحب! میں لاہور میں ہی ہوں اپنے دفتر میں۔ (فون پر ہاتھ رکھ کر سویرا سے کہتا ہے) وہ کسی کو فلم نہ دے دے، اس لئے کہہ رہا ہوں۔

ساجدہ: میری فرینڈ نے آپ کو یہاں دیکھا ہے؟

سرمد: جھوٹ بولتی ہے۔ وہ میں نہیں تھا کشتی میں....

ساجدہ: جی!

سرمد: وہ... ہیلو!... ہیلو... آواز نہیں آرہی (فون بند کر کے سویرا کو) جان فوراً یہاں سے چلو، عزت خطرے میں ہے۔

سویرا: جی! عزت خطرے میں ہے؟

سرمد: وہ... مطلب یہ فلم کا نام ہے ناں۔ فلم ساز کہہ رہا ہے جلدی پہنچو ورنہ مجھ سے پہلے کوئی اور ڈائریکٹر پہنچ گیا تو اسے دے دوں گا۔

ان ڈور دن کا وقت

ہوٹل لابی

(ساجدہ لابی سے فون کر رہی تھی۔ وہاں شبنم اور ارشاد کھڑے ہیں۔ پھر فون ملاتی ہے)

ساجدہ: موبائل فون مل ہی نہیں رہا۔ صحیح طرح سے بات نہیں ہو سکی۔

ارشاد: موبائل فون پر کونسا پتہ چلتا ہے بندہ کہاں ہے۔ میں بھی موبائل پر.... (شبنم کو دیکھ کر بات بدلتا ہے) وہ آپ گھر یا دفتر کے نمبر پر بات کر لیں۔

شبنم: مجھے تو وہ بالکل سرمد بھائی ہی لگے تھے۔

ساجدہ: (گھبرا کر) ہیں! سرمد جھوٹ نہیں بولتے!

ارشاد: جو شادی شدہ کہتا ہے، میں جھوٹ نہیں بولتا، وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

ساجدہ: جی! (فون سے نمبر ملاتی ہے)

(کٹ کر کے دکھاتے ہیں۔ دفتر میں عالی بیٹھا ہے۔ بیل ہوتی ہے)

عالی: ہیلو! جی! کون سرمد! کرائیں بات.... کیا میں سرمد سے بات کرواؤں؟ ہیں وہ ساجدہ بھابی آپ، وہ میں پہچانا نہیں۔ وہ فون پر تصویر صاف نہیں آرہی۔ وہ مطلب آواز نہیں آرہی۔ میں سمجھا کوئی ہیروئن ہے۔

ساجدہ: عالی سچی سچی بتائیں، سرمد کہاں ہیں؟

عالی: (فون پر ہاتھ رکھ کر) سچی سچی... اس کا مطلب ہے گڑبڑ ہے۔ (فون پر) بھابی کیا بات ہے؟

ساجدہ: وہ میری سہیلی نے اسے یہاں کسی کے ساتھ ہنی مون پر آئے دیکھا ہے۔

عالی: ہیں! اس نے تیسری کر لی!

ساجدہ: کیا مطلب؟

عالی: وہ مطلب.... وہ بھابی سرمد تو کسی کے ساتھ باہر جاتے ہی نہیں، اندر ہوتا ہے۔ کیا سرمد نے کہا، وہ دفتر میں ہے.... اچھا بلاتا ہوں۔

(فون ہولڈ کر کے)

عالی: اتنے جھوٹ بولنے پڑتے ہیں کہ لگتا ہے میں بھی شادی شدہ ہوں۔ اب کیا کروں۔ (کچھ دیر کے بعد) وہ سویرا بھابی.... سرمد تو باتھ روم میں ہیں، آپ نمبر بتا دیں۔ میں کال کرواتا ہوں۔

ساجدہ: انہیں فوراً بلاؤ میں لانگ ڈسٹنس کال کر رہی ہوں، فوراً بلاؤ۔

عالی: (فون ہولڈ کر کے خود کلامی) وہ موجیں کر رہا ہے اور میں..... بھابی کو پتہ چل گیا تو تیسری کے ساتھ ہی تیسرا ہو جائے گا۔ (فون پر) بھابی پکی بات ہے۔ کہا تھا وہ دفتر میں ہے.... وہ مجھے تو نہ ڈانٹیں۔ میں بات کراتا ہوں۔

(آواز بدل کر سرمد بن کر فون کرتا ہے)

عالی: ہیلو! میں سرمد صاحب بول رہے ہیں۔ وہ... ساجدہ.... بھابھ.... وہ ساجدہ کیا بات ہے؟

ساجدہ: ہیں! آپ پہچانے نہیں جا رہے؟

عالی: نہیں پہچانا جا رہا، شکر ہے بچ گیا!

ساجدہ: آپ بدلے بدلے ہیں!

عالی: کپڑے بدلے ہیں۔ وہ بس ساجدہ یقین کریں میں.....

ساجدہ: ساجدہ!

عالی: کہیں یہ سویرا تو نہیں (عالی بن کر) وہ آپ ساجدہ بھابی ہی ہیں ناں!

ساجدہ: یہ درمیان میں عالی کیوں بول رہا ہے؟

عالی: (آواز بدل کر) عالی کے بچے چپ کر..... یا اللہ بچالے۔

ساجدہ: آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے ناں!

عالی: نہیں.... وہ میری طبیعت ٹھیک نہیں۔ ہاں اسی لئے میری آواز عالی جیسی ہے۔

ساجدہ: جی!

عالی: (مصنوعی کھانسی) ہائے ...وہ میری طبیعت بہت خراب ہے۔ پھر بات ہوگی، یا اللہ بچا۔

ساجدہ: ہیں جان کیا ہوا.... (فون بند ہوتا ہے) سرمد کی طبیعت تو خراب ہے۔

شبنم: کہاں، یہاں یا لاہور میں؟

ساجدہ: وہ لاہور ہیں تو طبیعت بھی وہیں خراب ہوگی ناں! یا اللہ بچا کہہ رہے تھے۔ مجھے فوراً لاہور بھجوائیں۔ میرے سرمد کو پتہ نہیں کیا ہوگیا!

ان ڈور — دن کا وقت

ہوٹل کاریڈور

(ساجدہ سامان لئے شبنم اور ارشاد کے ساتھ گزرتی ہے۔ کیمرہ وہیں رہتا ہے۔ سرمد اپنے کمرے سے بیگ لے کر نکلتا ہے)

ان ڈور — دن کا وقت

ہوٹل لابی

(لابی میں ساجدہ سامان رکھے کھڑی ہے۔ شبنم اور ارشاد موجود ہیں)

ساجدہ: پتہ نہیں انہیں کیا ہوا؟

شبنم: حوصلہ کرو...

ارشاد: اور بھی مسافر جا رہے ہیں۔ ہوٹل کی گاڑی لے جانے کے لئے آنے والی ہے۔

(اتنے میں سرمد سامان اٹھائے آ رہا ہے)

سرمد: ساجدہ.... میرا مطلب سویرا، جلدی کرو۔ فلمساز کا کیا پتہ کب بدل جائے۔ یہ کدھر چلی گئی۔

(سویرا پیچھے نہیں ہے)

(سرمد جا کے سویرا کو لاتا ہے۔ آگے آگے سویرا ہے، سرمد سامان اٹھائے پیچھے ہے)

سویرا: خود سامان کیوں اٹھایا ہے؟

سرمد: جلدی ہے ناں....

(یکدم دیکھتا ہے سامنے ساجدہ بیٹھی ہے۔ سویرا سمجھتی ہے سرمد ساتھ ہے)

سویرا: اس بار تو میں تمہاری مان رہی ہوں، آئندہ ایسا نہ کرنا۔ سن رہے ہو ناں (مڑ کر دیکھتی ہے) ہیں یہ سرمد کدھر گیا!

(اسے وہ ایک طرف جاتا نظر آتا ہے)

سویرا: جان کہاں جا رہے ہیں؟

سرمد: وہ... میرا خیال ہے پھر چلیں گے!

سویرا: کیا مطلب آئیں، فوراً میں ابھی جاؤں گی، آئیں۔

سرمد: وہ یاد آیا.... میں کمرے میں اپنا موبائل بھول آیا ہوں۔ ابھی آیا...

سویرا: جلدی کرو، سب کو ہوٹل کی ایک گاڑی ایئرپورٹ چھوڑنے جائے گی۔

سرمد: کیا! اچھا! اب کیا کروں (سوچتا ہے) سرمد تو اب گیا! آئیڈیا!

(بھاگ کر جاتا ہے۔ ہوٹل میں کٹنگ سیلون ہے۔ وہاں سے فرنچ داڑھی اور مونچھیں لگا کر نکلتا ہے)

سرمد: اب ساجدہ نہیں پہچان سکے گی۔

(سرمد گزرتا ہے ساجدہ کے پاس کھڑے حوالدار اور سپاہی غفور، شکور اسے دیکھتے ہیں جو ایسی ہی تصویر ہاتھ میں لئے کھڑے ہیں)

شکور: چودھری صاحب یہی ہے وہ دہشت گرد! دیکھیں شکل ملتی ہے!

غفور: اوئے جلدی پکڑ اوئے اسے۔ ہینڈز اپ!

سرمد: جی.... کیا مطلب!

شکور: چودھری صاحب اسے ہینڈز اپ کا مطلب نہیں پتہ۔ مطلب ہے بازو اوپر کر لو!

یوں کر کے چودھری صاحب میں نے صحیح بتایا ہے ناں!

سرمد: دیکھیں وہ.... میں تو کوئی اور ہوں۔ میں دہشت گرد نہیں..... ابھی داڑھی مونچھیں اتارتا ہوں۔

ساجدہ: (گھڑی دیکھتی ہے) یہ کون ہے؟ (ایک طرف سے سویرا، دوسری طرف سے ساجدہ آتی ہے)

سرمد: وہ... مر گئے (پولیس کو) وہ.... میں.... دہشت گرد ہوں۔ یہ داڑھی مونچھیں نہ اتارنا۔ میں ہی ہوں دہشت گرد۔ جلدی سے لے جاؤ مجھے.....

(دونوں حوالدار سپاہی اسے پکڑ کر لے جاتے ہیں۔ فریم سٹل ہوتا ہے)

☆....☆....☆